حکومت پنجاب کی باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
یوتھ انٹرنیشنل
لاہور پاکستان

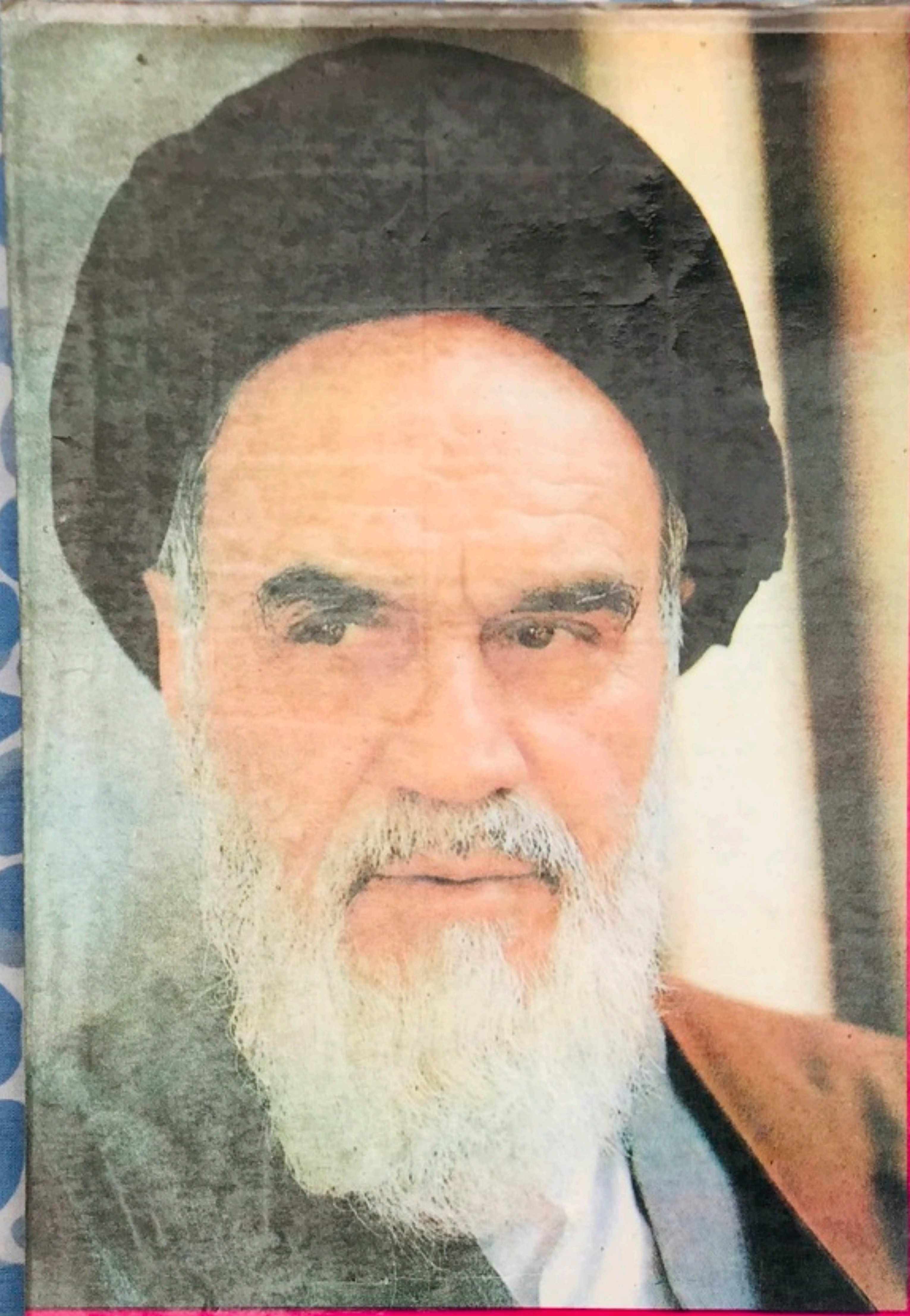

اُمّت مُسلّمہ کے عظیم امام
آیتُ اللہ خمینی رحمتہ اللہ علیہ
کی برسی کے موقعہ پر خصُوصی اشاعت

ملائیشیا میں پاکستانی مفادات کو سب سے زیادہ نقصان وفاقی وزیر میاں زمان نے پہنچایا ہے، چوہدری افضل

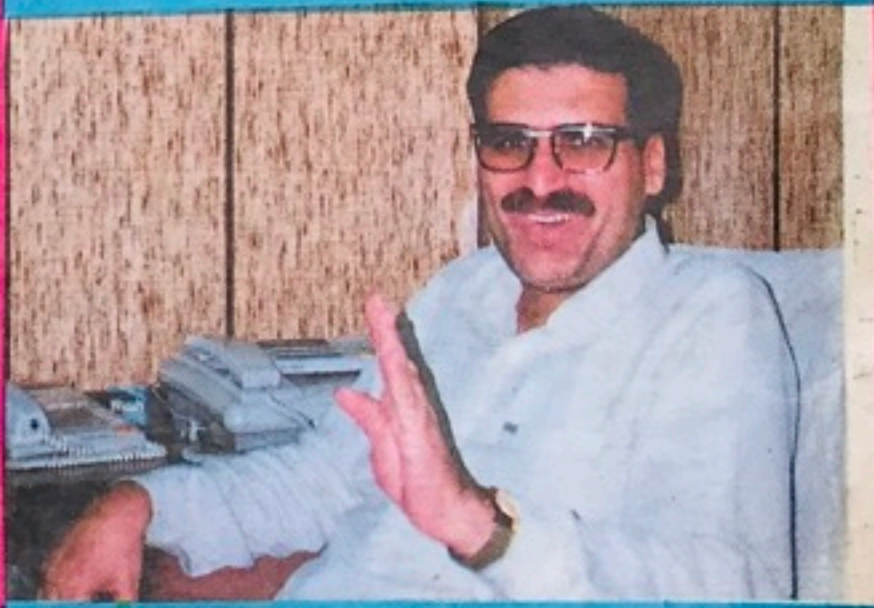

پروموٹرز برادری میں نااتفاقی گروپ بندیاں صرف ذاتی انا اور عہدوں کیلئے ہیں، چوہدری غلام حسین

کنٹرولر آف آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کا عہدہ میاں شبیر انور کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے

یوتھ
اِنٹرنیشنل
میگزین کے

سالانہ خریدار بنا کر قیمتی انعامات
حاصل کریں!

یُوتھ انٹرنیشنل میگزین نے قارئین کی پُرزور خواہشات کے مطابق قیمتی اِنعامات کا سلسلہ

۵۔ عدد سالانہ خریدار بنانے پر خوبصورت گھڑی کا تحفہ
۱۰۔ عدد سالانہ خریدار بنانے پر خوبصورت چھوٹا کیمرے کا تحفہ
۲۰۔ عدد سالانہ خریدار بنانے پر بہترین ٹیپ بمعہ ٹرانسسٹر ریڈیو کا تحفہ
۵۰۔ عدد سالانہ خریدار بنانے پر بہترین ۱۴" بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن کا تحفہ
۱۰۰۔ عدد سالانہ خریدار بنانے پر بہترین ۱۴" کلر ٹیلی ویژن کا تحفہ

کوپن اِنعامی سکیم سالانہ خریدار برائے یُوتھ انٹرنیشنل میگزین لاہور

خریدار بنانے والے کا نام ________ ولدیت ________ پیشہ ________
مکمل ایڈریس ________
____
نئے سالانہ خریدار کا نام ________ ولدیت ________ پیشہ ________
مکمل ایڈریس جہاں میگزین بذریعہ رجسٹرڈ بھیجا جائے ________
بنک ڈرافٹ بمعہ / منی آرڈر نمبر ________ تاریخ ________ دستخط خریدار بنانے والے کے ________
نوٹ: ڈرافٹ / منی آرڈر ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے نام آنا ضروری ہے۔ دستخط سالانہ خریدار ________

ہمارا پتہ: ماہنامہ یُوتھ انٹرنیشنل میگزین اُردو، اِنگلش ۶۔ فلور ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پرانا سٹیٹ بنک لاہور پاکستان فون ۳۵۴۷۲۹

A GROWING COMMITMENT
TO PROVIDING THE BEST

MANPOWER

FOR YOUR PROJECTS AROUND THE WORLD

پاکستان سے تجربہ کار اور قابلِ انحصار افرادی قوت فراہم کرنے والا ادارہ

چوھدری ایسوسی ایٹس

M.D. Ghulam Hussain Chaudhary.

شودری ایسوسي ایتس
CHAUDHRY ASSOCIATES
وكالة توظيف العمال لماوراء البحار رقم الرخصة ٧١٨ لاهور
١٤/١١ مركز خالد بلوك كريم مدينة علامة اقبال لاهور ٥٤٥٧٠ پاكستان
تليفون ٤٤٢٧٧٩-٤٤٩٥٩٨-٤٣ فاكس ٤٤٣٧٧٩-٤٣ تلكس ٤٧٦٧٨ شودری ب ك
جي - أتش - شودري
رئيس المكتب

CHAUDHRY ASSOCIATES

LIC. NO. 0718.LHR

14/11, KHALID CENTRE, KARIM BLOCK,
ALLMA IQBAL TOWN, LAHORE. (PAKISTAN).
TEL : 443779-449598 RES.: 443778-430258
TLX : 44769 LHAIR PK. FAX : 0092-42-443779

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

کثیر الاشاعت بین الاقوامی میگزین یوتھ انٹرنیشنل میگزین اُردو، انگلش شعبے کے لیے سکول۔ کالجز، یونیورسٹیز دیگر اہم اداروں اور شہروں میں بحیثیت نمایندہ لیڈیز اینڈ جنٹس، فل ٹائم، پارٹ ٹائم آغاز کیجیے، معقول تنخواہ، پرکشش مراعات، طلبا و نوجوانوں کی تنظیموں کے عہدیداروں، سماجی ورکروں مستند محنتی تجزیہ نگاروں کو ترجیح دی جائے گی!

آج ہی رابطہ کیجیے: **انچارج شعبہ نمایندگان یوتھ انٹرنیشنل میگزین**
۶۔ فلور ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پُرانا سٹیٹ بنک لاہو پاکستان
فون نمبر ۲۹۷۳۴۵

یوتھ انٹرنیشنل فرینڈ شپ کلب

یہ کالم بین الاقوامی سطح پر نوجوان نسل کا رابطہ بڑھانے کے لیے ہے یہ کلب قلمی دوستی، کاروبار، سیر و سیاحت تعلیم، بیرون ممالک جانے کے لیے مؤثر رابطے کا باعث بنے گا۔ آپ ایک عدد تصویر بمعہ مختصر تعارف فری شائع کروا سکتے ہیں:

کوپن

نام ---------- ولدیت ----------

تعلیم ---------- مشغلہ ----------

مختصر تعارف ----------

مکمل پتہ ----------

نوٹ: اس کالم میں شامل ہونے کی کوئی فیس نہیں صرف کوپن آنا لازمی ہے۔

نئی نسل کا اُردو، انگریزی زبان میں بیک وقت شائع ہونے والا بین الاقوامی نیوز میگزین

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل میگزین
لاہور پاکستان

گورنمنٹ آف پاکستان وزارت اطلاعات و نشریات کی سنٹرل میڈیا لسٹ میں شامل
آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC) سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

جلد نمبر
شمارہ
ماہ

ایڈیٹر انچیف
صدیق القادری

● ایسوسی ایٹ ایڈیٹرز
محمد جمیل قریشی، پروفیسر محمد وسیم بھٹی، پروفیسر محمد اجمل چشتی، غلام مرتضٰے قادری
مس روبینہ، توصیف القادری

● ڈیزائنر
مقصود آرٹسٹ، ارشد آرٹسٹ

● آرٹ: شیخ ندیم احمد
ایڈورٹائزمنٹ منیجر: تنویر صدیق

اسسٹنٹ ایڈورٹائزمنٹ منیجر: حافظ عزیز الرحمٰن
سرکولیشن: جمال دین، کمرشل ایگزیکٹو منیجر: تحسین قادری
فوٹوگرافرز: محمد یامین صدیقی، تبسم نوید

متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین، قطر، اومان، کویت مصر، جاپان، کوریا، بنگلہ دیش، برونائی، چین، ہانگ کانگ انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، فرانس، نیپال، فلپائن، سنگاپور سری لنکا، تائیوان، امریکہ، برطانیہ، جرمنی، انڈیا، آسٹریلیا ہالینڈ، کینیڈا، مالدیپ

ہیڈ آفس برائے رابطہ: یوتھ انٹرنیشنل میگزین،
۶۔ فلور ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پُرانا سٹیٹ بنک لاہور پاکستان

فون ۲۹۷۳۴۵

خط و کتابت کا پتہ یوتھ انٹرنیشنل میگزین پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ لاہور پاکستان

اس شمارے میں

صفحہ نمبر

اداریہ۔ نام نہاد ایجنٹوں کی لوٹ کھسوٹ
ہونہار طالب علم آرٹسٹ احمد بلال سے ملاقات
کیا بنکاک ڈوب رہا ہے
میاں شبیر انور (کنٹرولر آف ABC)
کی شخصیت کے بارے میں تجزیہ
امام خمینی کی چوتھی برسی پر خصوصی اشاعت
امام خمینی کی نوجوانوں کے نام وصیت
امت مسلمہ کا امام ـــ امام خمینی
حضرت امام خمینی اور شاہ کا زوال
عزت مآب حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی
کے تاریخی دورہ پاکستان کی مکمل رپورٹ
معروف پروموٹر چوہدری محمد افضل سے خصوصی انٹرویو
امام خمینی اور انقلاب ایران (انگریزی سائیڈ)
نوجوانوں کے حسین سید الشباب اہل جنۃ (انگریزی سائیڈ)
کلام نور۔ ارشادات امام خمینی (انگریزی سائیڈ)
پا کے رہنما چوہدری غلام حسین سے
خصوصی بات چیت (انگریزی سائیڈ)

قیمت ۲۵/- روپے

اداریہ

نام نہاد ریکروٹنگ ایجنٹوں کے شکار مظلوم بے روزگاروں کا المیہ

ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور سیکورٹی کے اداروں کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ریکروٹنگ ایجنٹوں نے ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو سنہرے مستقبل کے خواب دکھا کر نہ صرف کروڑوں روپے سے محروم کر دیا ہے بلکہ اچھے مستقبل کی تلاش میں جانے والے یہ مظلوم بے سہارا نوجوان اب کوریا' تائیوان' ہانگ کانگ' جاپان اور ملائشیا کی جیلوں میں لاوارثوں اور بے سہاروں کی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ بیورو آف امیگریشن' ایف آئی اے' دیگر ایجنسیوں کی موجودگی میں بے روزگار نوجوانوں کے ساتھ ناقابل معافی سلوک حکمرانوں اور قوم کے لئے ایک المیہ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے وزارت مین پاور کی غفلت سے بعض ریکروٹنگ ایجنٹ بے روزگار نوجوانوں کو سنہرے مستقبل کے خواب دکھا کر لوٹنے اور پھر انہیں پردیس میں طے شدہ معاہدوں کے مطابق روزگار فراہم نہ کرنے کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں یہ واقعات گذشتہ کئی برسوں سے بعض بااختیار لوگوں کی سرپرستی میں تواتر کے ساتھ جاری ہیں بعض ریکروٹنگ ایجنٹ بے روزگار نوجوانوں سے کوریا' ہانگ کانگ' جنوبی افریقہ' کینیا' جاپان' اور ملائشیا میں دلکش ملازمتیں فراہم کرنے کی آڑ میں ورک ویزا اور دیگر سہولتوں کے نام پر فی کس 80 ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک وصول کر رہے ہیں بیرون ملک روانہ ہونے والی ہر فلائٹ سے ایسے درجنوں بدنصیب اپنے وطن کو خیرآباد کہتے ہیں۔ ستم یہ ہے نام نہاد کہ ریکروٹنگ ایجنٹ اولاً تو انہیں سفر کے پہلے مرحلے پر ہی بے یارومددگار چھوڑ کر فرار ہو جاتے ہیں اگر کبھی روزگار کی تلاش میں وطن سے نکلنے والے بے روزگاروں کا قافلہ مقررہ منزل تک پہنچ بھی جائے تو بھی انہیں حسب وعدہ ملازمت کی فراہمی کا کوئی بندوبست نہیں ہوتا ایسے نوجوان یا تو ان ملکوں میں جرائم پیشہ عناصر کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں یا جعلی سفری دستاویزات کی بدولت جیلوں میں ٹھونس دیئے جاتے ہیں فراڈ' دھوکہ دہی کی ان سینکڑوں وارداتوں میں ملوث بعض نام نہاد ریکروٹنگ ایجنٹ کسی خوف یا محاسبے کی پرواہ کئے بغیر اپنے کاروبار میں مصروف ہیں ان ظالم اور قابل سزا ریکروٹنگ ایجنٹوں کے فریب میں آ کر بھاری رقومات اور آزادی سے محروم ہونے والے نوجوانوں کی تعداد بلاشبہ کئی ہزار سے زائد ہے۔

ہمارے خیال میں گو اس میں بیروزگار نوجوانوں کا کسی حد تک اپنا قصور بھی ہے کہ وہ بغیر تحقیق کے جعلی ریکروٹنگ ایجنٹوں کے ہاتھ چڑھتے ہیں لیکن چونکہ زیادہ سے زیادہ دولت کا حصول ہمارے پورے معاشرے کا مقصد قرار پا چکا ہے سو یہ مفلوک الحال نوجوان بھی جعلی ریکروٹنگ ایجنٹوں کو دی جانے والی رقم سے چھوٹا موٹا کاروبار کرنے کی بجائے دنوں میں امیر بننے کے سنہری خواب لے کر بیرون ملک روانہ ہو جاتے ہیں بے روزگاری کا شکار ہونے والے نوجوانوں کے سنہری خواب اور منصوبے اپنی جگہ' بے روزگاروں کو بیرون ملک پرکشش ملازمتوں کے اشتہار دیکھ کر ایجنٹوں کا شکار ہونے والے نوجوانوں کی داستانیں قومی اخبارات و جرائد میں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں مگر ذمہ دار وزارت اور سیکورٹی کی ایجنسیاں اس قدر بے حس ہیں کہ ان شکایات پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کوریا' ہانگ کانگ' جنوبی افریقہ' کینیا' جاپان اور ملائشیا میں ریکروٹنگ ایجنٹوں کے ہاتھوں جیلوں میں بند سینکڑوں نوجوانوں کے والدین کی شکایات ہمارے پاس آ رہی ہیں ان نوجوانوں کے والدین کو ان ملکوں میں متعین سفارت کاروں سے خصوصاً شکائت ہے والدین کو شکائت ہے کہ ان ملکوں میں متعین پاکستانی سفارت کار ریکروٹنگ ایجنٹوں کے فراڈ کا نشانہ بننے والے مظلوم پاکستانیوں کی امداد کرنے کی بجائے بھرپور بے حسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ مظلوموں کی جیلوں میں جا کر خیر خبر لینا بھی گوارا نہیں کرتے۔

ہماری رائے میں بعض دھوکہ باز قسم کے ریکروٹنگ ایجنٹوں کے اس قابل نفرت کاروبار کی بھینٹ چڑھنے والے بے روزگاروں کے اہل خانہ حکومت پاکستان کی وزارت مین پاور بیورو آف امیگریشن کی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں وزیراعظم پاکستان کو ریکروٹنگ ایجنٹوں کے اس کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف فی الفور ایکشن لے کر ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن تشکیل دینا چاہئے جو اس امر کی تحقیقات کرے وہ کون سے بااختیار طاقتور ادارے ہیں جن کے اہلکاروں کی کھلم کھلا پشت پناہی سے دیدہ دلیری کے ساتھ ملک کے مستقبل کے وارثوں کو سنہری خواب دکھا کر سرعام لوٹا جا رہا ہے مظلوم نوجوانوں کی خون پسینے کی کمائی کو ہڑپ کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے تاکہ آئندہ جعلی ریکروٹنگ ایجنٹوں کے ہاتھوں لٹنے والے بے روزگاروں کی حالت زار پر رحم کیا جا سکے ہمیں یقین ہے وزیراعظم پاکستان' وفاقی وزیر داخلہ' وزارت مین پاور اور سیز پاکستانیز' بیورو آف امیگریشن خاموش تماشائی بننے کی بجائے فی الفور ایسے واقعات کے سدباب کے لئے فی الفور منصوبہ بندی کریں گے۔

محمد صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف

طلبأ و طالبات کیلئے خوشخبری

یوتھ انٹرنیشنل میگزین نے سکولز، کالجز، یونیورسٹیز کے

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے اِس کالم میں

طلبأ و طالبات اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ کالم شروع کیا ہے

آپ کی ارسال کردہ کہانیاں، افسانے، سفرنامے، حالات حاضرہ پر تبصرے، تعلیمی مسائل، بے روزگاری کے مسائل، معاشرتی، سماجی، ثقافتی مسائل، اہم تقریبات کی رپورٹیں

مفت شائع کر رہے ہیں آپ بھی لکھیے بمعہ تصویریں ہمیں بھیجیے، خوبصورت دلکش تحریروں پر حوصلہ افزائی کے قیمتی انعامات دیے جائیں گے۔

DISCOVER YOURSELF AND ENJOY LIFE WITH YOUTH INTERNATIONAL

SUBSCRIPTION FORM

SUBSCRIBE NOW A ENROLE AMONG THE YOUTH!

Please tick the appropriate column.

Annual Subscription Rates :

* Pakistan	Rs. 150.00	
* Middle East / Sub-Continent.	Rs. 375.00	US $ 25
* Europe / Africa / Far East / South East Asia.	Rs. 450.00	US $ 32
* U.S.A. / Canada / Australia	Rs. 550.00	US $ 37
* South & Central America	Rs. 625.00	US $ 42
Regular Price Per Copy	Rs. 15.00 (Pak)	

Cheques / Money Order Payable to:

The Youth International

(Circulation Department)

8th Floor Aiwan - e - Auqaf Building

Near High Court, Lahore - Pakistan

Tel : 042 / 354729

Note : SUBSCRIPTION SLIP

Please allow 2 to 3 weeks for delivery of th 1st issue of the magazine.

Kindly commence my subscription from ____ (month) 1993 / 94

Name : ________________ IC No. : ________

Sex : ____________ Age ________

Address : ________________________

ہونہار طالب علم آرٹسٹ احمد بلال

احمد بلال

بی۔ ایف۔ اے پارٹ (II) کے امتحان دیئے ہیں۔ گرافک ڈیزائن میرا شعبہ ہے۔ جو کہ بنیادی طور پر "Art" اور "Marketing" کا امتزاج ہے۔ "Art" آپکی ذات کے اظہار کا طریقہ ہے اور نامعلوم حقیقتوں کی تلاش کا نام ہے۔ جبکہ "Marketing" میں ہمیں دوسروں کی سوچ کے مطابق سوچنا ہوتا ہے۔ چنانچہ گرافک ڈیزائننگ میں ہم لوگوں کے نقطۂ نظر کے تحت ڈیزائن کرتے ہیں۔ یہ ایک وسیع میدان ہے جس میں advertising, Interior Commercials, سے لے کر Textile اور Architect تک بے شمار چیزوں کی ڈیزائننگ آ جاتی ہے۔

سکول سے پہلے "Color pencils" کی حفاظت میری "Hobby" تھی، پھر ان کا استعمال میری "hobby" ہوا اور پھر یہی میری "فیلڈ" بن گئیں۔ میٹرک سائنس کے مضامین اور ڈرائنگ بہت اچھے تھے۔ والد صاحب سی۔ ایس۔ ایس کروانا چاہتے تھے اور والدہ "Engineer" بنانا چاہتی تھیں۔ "U.E.T." بہت کم مارجن سے miss کیا تو ڈرائنگ ٹیسٹ دے کر "فائن آرٹس ڈیپارٹمنٹ" میں آ گیا۔ جس کا انکو کافی shock لگا۔ مگر انہوں نے کبھی میری حوصلہ شکنی نہیں کی۔ ہمیشہ کی طرح مجھے گائیڈ کرتے رہے ہیں۔

فائن آرٹس ڈیپارٹمنٹ میں آنا ایک دلچسپ تجربہ رہا۔ یہ بڑا مختلف فیلڈ ہے۔ آپ adjust کرنے میں وقت لیتے ہیں۔ یونیورسٹی کا ماحول بھی مختلف ہوتا ہے اور یہاں کام کرنے کے نسبتاً زیادہ مواقع ہیں۔ اساتذہ اور students کے ساتھ ایک "working relation" بنتا ہے اور نہایت ہی دوستانہ ماحول میں ایک family کی طرح لوگ آپکی طاقت بنتے ہیں۔ سر بٹ، سر امجد، میڈم صفیہ اور میڈم صبیحہ نے کافی guidence دی اور کم سہولتوں کے باوجود بہت بہتر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

اسی عرصہ میں میرے چار پوسٹر اور ایک پرنٹ کو انعام ملے۔ سب سے پہلے لائبریری سائنسز کی طرف سے آل پاکستان پوسٹر competition میں انعام ملا۔ یہ پوسٹر گلبرگ لائبریری میں آویزاں ہے۔ پھر فیملی پلاننگ والوں کی طرف سے پوسٹر competition میں میرے دو پوسٹرز کو پرائزز ملے۔ اسکے بعد .GC میں competition پر ایک پوسٹر کو دوسرا انعام ملا۔ اسکے علاوہ میرے ایک Etching print کو پینٹنگ کی نمائش میں IInd پرائز ملا۔ یہ Print الحمرا میں نوجوان مصوروں کے کام کی نمائش میں بھی شامل ہوا اور کافی سراہا گیا۔ دوسرے سال میں ہی ڈیپارٹمنٹ نے آرٹ فیر کا اہتمام کیا۔ جس میں ہم دوستوں نے مل کر face print کا سٹال لگایا۔ جس کی بہت پذیرائی ہوئی۔ سکول سے ہی مجھے لکھنے کا شوق رہا۔ کالج میگزین میں بھی لکھا۔ میرے ایک انشائیے "آدمی اور انسان" کو آل پاکستان رائٹنگ کے مقابلے میں پہلا انعام ملا۔

یہاں آرٹ کو ہر کوئی own کرتا ہے۔

میں نے ایک گنے کے رس بیچنے والے کے پاس painting کی ایک کتاب دیکھی جسے وہ بہت قیمتی اثاثہ سمجھتا تھا۔ اسی طرح ہر کوئی آرٹ کو own کرنے کو تیار رہتا ہے۔ ہم آرٹ کے نمونے دیکھنے ضرور جائیں گے۔ ہمارے ہاں عجائب گھروں، تاریخی عمارتوں، نمائشوں پر لوگوں کی بھیڑ ہو گی۔ ڈراموں، موسیقی اور آرٹ کی دوسری اقسام کی تعریف ہو گی۔ مگر گورنمنٹ سے لے کر عام تک کوئی بھی اسے support کرتا نظر نہیں آئے گا۔ شاید یہ آسائش پسندوں کا دور ہے اور سائنس کا علم انسان کو زیادہ سے زیادہ آسائش دیتا ہے۔ جسے ترقی کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ آرٹ لوگوں کے طرز زندگی کی بجائے لوگوں کو بدل دیتا ہے۔ وہ انہیں انکی اقدار کا احساس دلاتا ہے اور کیونکہ انسان عظیم ترین مخلوق ہے اور اسکی قدریں بہت بلند ہیں اس لئے اس احساس کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور مشکل پسند کم لوگ ہیں۔

اگر گرافک ڈیزائننگ کی بات کریں تو یہ بصری ابلاغ کا نام ہے اور ہماری روزمرہ زندگی کی بدلتی ہوئی ضروریات کے تحت بنائی گئی اشیاء کے بارے میں بنیادی معلومات اس میں شامل ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ، صابن، دودھ، آٹا اور چینی سے کر کر فریج، ٹی۔ وی اور گاڑیوں تک۔ ڈیزائننگ کے بغیر ہونا ناممکن ہے۔ اسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی

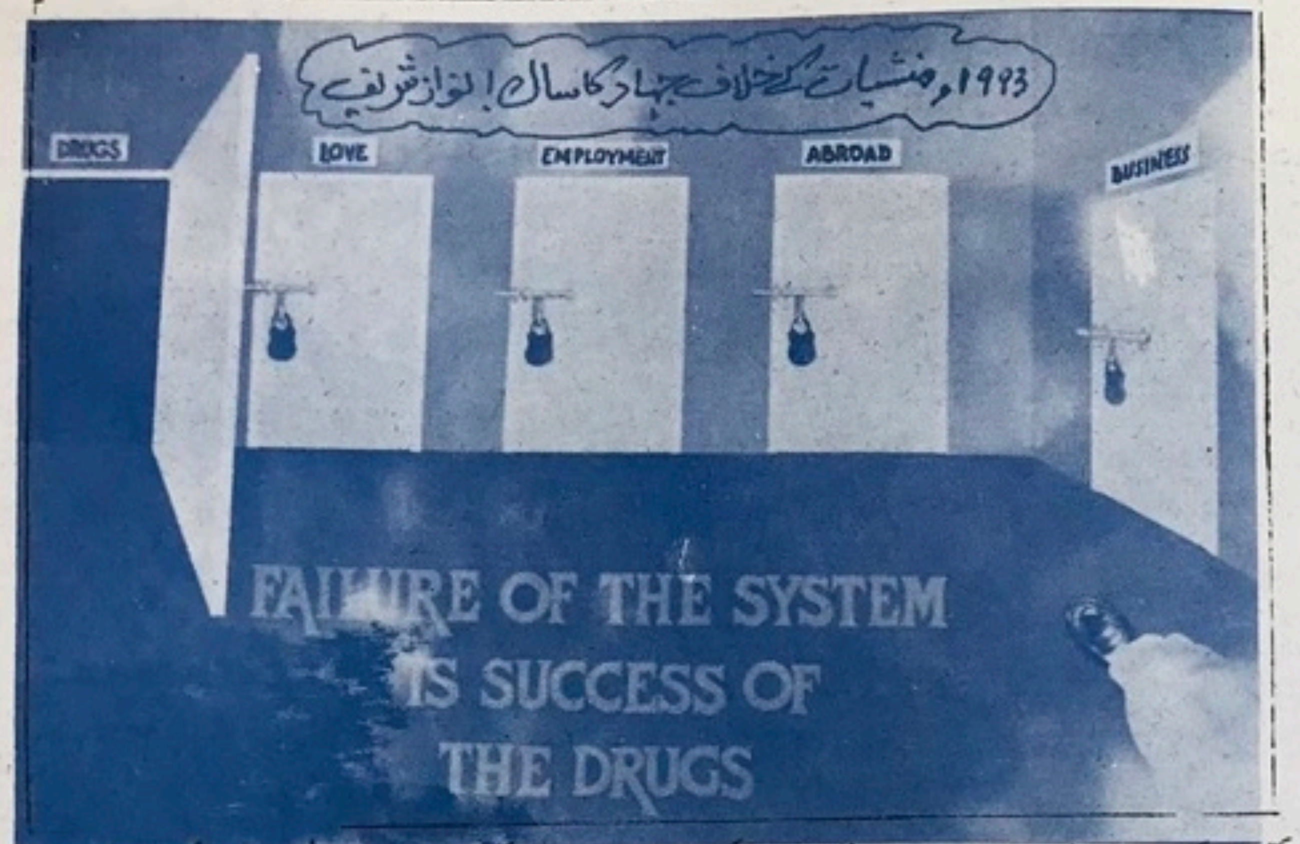

ہو سکتا ہے کہ ہمارے شعبہ میں 80 % ڈیزائنرز ہیں اور دوران تعلیم ہی ان میں سے بیشتر کے پاس jobs موجود ہیں۔ لیکن یہاں میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ ہمارے شعبہ کی خاصیت ہے کہ یہاں پر designers کو آرٹ سے کاٹ کر الگ نہیں کر دیا جاتا بلکہ ان کا اپنا expression ان کی designing میں بھی زندہ رکھا جاتا ہے جو کہ کسی اور institute کا خاصہ نہیں ہے۔ مجھے اب تک ہر میڈیم میں کام کا کافی مزہ آیا ہے۔ پنسل، ink, pastel یا water color میں ڈرائینگ، یا پھر color poster یا spray work جیسا کمرشل کام۔

بہترین منتخب شعر پر
اِنعامی ریڈیو مُفت حاصل کیجیے

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے قارئین کے پرزور اصرار پر بہترین پسندیدہ منتخب شعر پر ہمراہ ۵ بینڈ کا خوبصورت ریڈیو مفت تحفہ میں حاصل کریں۔ منتخب پسندیدہ شعر کے کالم میں شرکت کی کوئی فیس نہیں شعر کے ہمراہ یہ کوپن کاٹ کر لازمی ارسال کریں ورنہ شعر شائع نہیں کیا جائے گا!

کوپن اِنعامی سکیم منتخب پسندیدہ شعر برائے یوتھ اِنٹرنیشنل میگزین لاہور
میرا پسندیدہ منتخب شعر ______
______
نام ______ ولد ______ پیشہ ______
مکمل ایڈریس جہاں ریڈیو بھیجا جائے ______
فون ______

انچارج کالم میرا پسندیدہ شعر یوتھ اِنٹرنیشنل ۶ فلور ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پرانا سٹیٹ بنک لاہور پاکستان
فون نمبر ۳۵۴۷۲۹

دیس دیس کی سیر

کیا بنکاک ڈوب رہا ہے

تحریر فاروق بھٹی

آج بنکاک تھائی لینڈ کا دارالخلافہ ہے۔ بنکاک کو تھائی لینڈ کا دارالخلافہ بنے تقریباً" دو سو گیارہ سال ہونے کو ہیں۔ ۱۷۸۲ء میں بنکاک محض ایک دیہات تھا۔ اکثر لوگوں کا پیشہ ماہی گیری تھا اور پھر اسے نئے دارالخلافہ کی حیثیت منتقل کیا لیکن اس پر پاگل پن کے آثار نمایاں ہونے لگے اور اس نے اپنے آپ کو بدھ قرار دینا شروع کیا کہ وہ بدھ کا دوسرا جنم ہے۔ آخر کار سیام کے اثرورسوخ رکھنے والے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ مملکت کے امن وامان کو بحال رکھنے بدھا" Emerald Buddha کا مجسمہ دوبارہ حاصل کیا تھا۔ بادشاہ راما اول کی حیثیت سے اس نے سب سے پہلا کام بنکاک کو دارالخلافہ بنانے کا کیا جو کہ دریا کے مشرقی کنارے پر اور حملہ آوروں کی زد سے محفوظ تھا۔ اس نے اس

ویت نام کی جنگ کے دوران بنکاک فوجیوں کے آرام اور تفریح کا مقام تھا

سے چن لیا گیا۔ بنکاک کی تاریخ میں یہ کوئی مبارک موقع نہ تھا۔ آیوتھایا Ayathaya کا خوبصورت شہر جو کہ چاؤفایا Chaophya نامی دریا کے ایک جزیرے پر تعمیر تھا تقریباً ۴۰۰ سال تک دارالخلافہ رہا تھا۔ اس شہر کو برمی فوج کے حملہ آوروں نے تباہ کردیا تھا۔ تا کسن نامی بادشاہ نے دارالخلافہ تھونبوری Thonburi کے مقام بنکاک سے پرے دریا کے دوسرے کنارے کے لیے بادشاہ کو ہٹا دیا جائے۔ اسے محل میں موت گھاٹ اتار دیا گیا اور جنرل چاؤپھایا چاکری (Chao Phya Chakri) کو فوج کا سربراہ "Supreme Warlord" بنادیا گیا۔

جنرل چاکری ہر دل عزیز شخصیت تھا ویسے بھی اس نے چند سال قبل وائن تائن (Vientiane) کا دارالخلافہ لاؤ "Lao" فتح کیا تھا اور تھائی لینڈ کی سب سے متبرک نشانی "ایمرلڈ شہر کو رتنا کوسن "Ratanakosin" کا نام دیا جس کا مطلب ہے فرشتوں کا خوبصورت شہر' عظیم دیوتا اندرا کا مسکن' خوشیوں اور رعنایوں سے بھرپور امیر شہر' اور ایمرلڈبدھا کی لافانی رہائش گاہ لیکن بادشاہ راما اول کے خوابوں کا شہر اب گندگی اور شور اور آبادی کی کثرت سے اپنی رعنایاں اور پرسکون فضا کھو چکا ہے۔ سینکڑوں چھوٹے اور کچے گھر لکڑی اور لوہے کے فلیٹ

بنکاک جوان لڑکیوں کی خریدوفروخت کا بڑا مرکز ہے

تر معمولی قیمت کے عوض دستیاب ہوجاتی ہیں یہاں کی کرنسی بھات "Baht" کہلاتی ہے۔ جسم فروشی کی قیمت ۲۰۰ بھات سے ۱۰۰۰ بھات تک ہے ان کے علاوہ ہوٹلوں میں رقص کرنے والی لڑکیاں جو کہ اکثر نیم برہنہ ڈانس کرتی ہیں وہ بھی ہوٹل کے مالک کے توسط سے "Take out fee" پر دستیاب ہو جاتی ہیں۔ یہاں ٹی ہاؤس اور ریستوران گاہکوں کی خدمت کیلئے لڑکیاں ملازم رکھتے ہیں جو کہ گاہکوں کو لقمہ کھلانے سے لے کر دیگر خدمات بھی پیش کرتی ہیں۔ اپنی ہوس کی تسکین کیلئے مختلف ممالک سے امیر اور کاروباری حضرات یہاں آتے ہیں اور مختلف بہانوں سے گھر سے دور رہ کر یہاں قیام کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی ہی ہوس کا شکار بن جاتے ہیں اور واپسی پر خطرناک جنسی بیماریاں لے کر لوٹتے ہیں جن میں بعض اتنی خطرناک ہیں کہ پنسلین کا استعمال بھی کارآمد ثابت نہیں ہوتا۔

ہرنئی آنے والی تھائی حکومت نے لذت کی خاطر سیاحت "Sex tourism" کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کیلئے مختلف تجاویز پر غور کیا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف تو حکومت یہ چاہتی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ان کے ملک کا تاثر برا نہ پڑے دوسری طرف وہ دولت کا بہاؤ بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں اور پھر سیاحت ہی ملک کا فارن ایکسچینج حاصل کرنے کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ اکثر تھائی ٹریول ایجنٹ بھی اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتے کہ کوئی اپنی ہوس کی پیاس بجھانے کیلئے ان کے ملک آتا ہے یا کسی اور غرض سے بلکہ اسی چیز کو وہ بنکاک کی خصوصیت سمجھتے ہیں کہ یہاں دام کم اور چیز اچھی دستیاب ہے ورنہ دنیا کے ہر بڑے شہر میں ایسی روایات موجود ہیں اور راتوں کی خوشیاں خریدی جاتی ہیں۔

گو جسم فروشی بنکاک میں غیر قانونی ہے مگر اس کے باوجود بنکاک میں سینکڑوں رجسٹرڈ مساج

اور ایک کمرے کے دوکان نما گھر اتنی بہتات میں شہر میں موجود ہیں کہ ان کی وجہ سے شہر کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ چاؤفایا دریا کے کنارے بھی سینکڑوں عمارتیں۔ کاروباری دفاتر اور فیکٹریاں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ۱۹۶۰ء کی دھائی میں جہاں دریا میں چپوؤں والی چھوٹی کشتیاں چلا کرتی تھیں وہاں جہاں افسران GI.s کو گاڑی۔ بنگلہ۔ عورت غرضیکہ ہر نعمت دینا مہیا کی جاتی تھی پھر اس کی خوبصورت عمارتیں بھی سیر کیلئے آنے والوں کی دلچسپی کا محور رہتی تھیں جس وجہ سے یہ شہر دنیا کے خوبصورت ترین شہروں میں شمار کیا جانے لگا۔ یوں تو بنکاک میں ریڈی میڈ گارمنٹس اور

مساج پارلرز میں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں اپنے گاہکوں کے انتظار میں رہتی ہیں

زیادہ قوت والی سٹیم بوٹس آچکی ہیں اور اپنے شور سے ماحول کی آلودگی میں اضافہ کرتی ہیں۔ شہر کی غلاظت ٹریفک کا شور۔ اور پھر لوگوں کا رش اونچی اونچی کنکریٹ اور شیشے کی عمارتیں بنکاک کو ہر طرح سے ایک ماڈل شہر کے طور پر پیش کرتی ہیں جوکہ معاشرتی طور پر انحطاط پذیر ہو۔ اس شہر کی عظمت کے زوال کی ایک علامت یہ ہے کہ اب یہ شہر مشرق کا "Sex Capital" کہلاتا ہے۔ ویت نام کی جنگ کے دوران یہ شہر فوجیوں کیلئے آرام اور تفریح کا مقام تھا میک اپ کا کاروبار عروج پر ہے لیکن بنکاک زیادہ مشہور جوان لڑکیوں کی خرید وفروخت کے بڑے مرکز کی حیثیت سے ہے اور لڑکیوں کا حصول یہاں بڑا آسان ہے لاتعداد مساج پارلرز میں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں اپنے گاہکوں کے انتظار میں بیٹھی نظر آتی ہیں۔ اسی طرح بعض کھلی کھڑکیوں میں بیٹھ کر آنے جانے والوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جسم فروشی کے دھندے میں نوجوان خوبصورت لڑکیوں سے لے کر نوعمر بچیاں تک شامل ہوتی ہیں اور زیادہ

ہوٹلوں میں رقص کرنے والی لڑکیاں نیم برہنہ ڈانس کرتی ہیں

پارلرز موجود ہیں۔ ایک دفعہ جب ان مساج پارلرز کی تعداد گھٹانے کی کوشش کی گئی تو بڑی تعداد میں نئی ہاؤسز اور باربرشاپس وجود میں آگئیں۔ عام طور پر پارلرز کثیر سرمائے سے تیار ہوتے ہیں اور ان میں ۲۰۰ سے ۵۰۰ کی تعداد تک لڑکیاں ہوتی ہیں ایسے بڑے اداروں پر پولیس بھی ہاتھ نہیں ڈالتی کیونکہ وہ ان کی پہنچ سے بالا ہوتے ہیں البتہ پولیس چھوٹے مالکان اور غریب لوگوں کے ٹھکانوں پر ریڈ کرتی رہتی ہے جو کہ رشوت ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے۔ بعض رنڈی خانوں میں تو لڑکیوں کو لاک آپس میں رکھا جاتا ہے گویا وہ قیدی کی حیثیت سے رہتی ہیں۔

گزارتے ہیں انہیں فیکٹریوں میں معمولی کاموں میں لگا دیا جاتا ہے اگر کوئی لڑکا بھاگ جائے تو والدین کو پہلے کی جگہ دوسرا لڑکا مہیا کرنا پڑتا ہے البتہ لڑکیوں کو بھاگنے کی صورت میں جسم فروش کے ذریعے ہی زندہ رہنے کیلئے پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

دیہات کی غربت اور شہروں میں جسم فروشی کے پیشے کا آپس میں گہرا تعلق ہے شمال کے بعض دیہاتوں میں تو لڑکی کی پیدائش پر خاص خوشی منائی جاتی ہے کیونکہ والدین جانتے ہیں کہ کم ازکم یہ لڑکی بڑی ہو کر پیسہ کمانے کے قابل ہوجائے گی۔

تھائی لینڈ کے دیہاتی علاقوں میں انتہائی غربت کی وجہ سے لوگ اپنی بیٹیوں کو بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں

بعض پڑھی لکھی خواتین جسم فروش کے بڑھتے ہوئے رجحان پر کافی فکر مند ہیں کیونکہ اس دھندے کی طرف لائی جانے والی لڑکیاں غربت اور جہالت کی وجہ سے آنے پر مجبور ہیں۔ نیو پاپیری روڈ "New Petchburi Road" ایسی نوجوان لڑکیوں کی خرید وفروخت کیلئے ایک خاص مقام کی حیثیت رکھتی ہے یہاں ہوٹلوں کے مالکان ۱۵۰۰۰ بھات تک مالیت میں خرید کر غیر ملکیوں سے سودا کردیتے ہیں یہ کہا جاتا ہے کہ ۵۰۰۰ تک تعداد تو مغربی جرمنی میں فروخت ہوجاتی ہیں۔

اس خریدوفروخت کی اصل وجہ تھائی لینڈ کے دیہاتی علاقوں کی انتہائی غربت کی زندگی ہے جس کی وجہ سے لوگ اپنی بیٹیوں کو بیچنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ بروکر بچوں کو ۳۵۰۰ بھات تک میں خرید کر ان سے کام لیتے ہیں تاوقتیکہ وہ اپنی قیمت ادا کردیں۔ لڑکیوں کو گناہ کی زندگی کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے اور پھر لڑکیاں کبھی واپس والدین کے پاس نہیں پہنچتیں۔

ایک عام اندازے کے مطابق تقریباً ۵۰،۰۰۰ سے زاید بچے جس کی عمریں ۱۵ سال سے کم ہیں بنکاک شہر میں غلاموں کی سی زندگی

تمیں سال پہلے بنکاک میں آبادی تقریباً ۱،۵ ملین تھی۔ ۱۹۷۵ء میں آبادی خطرناک حد تک بڑھ کر ۴ ملین تک بڑھ گئی۔ اور ۱۹۹۵ء تک یہ تعداد بڑھ کر ۶ ملین سے تجاوز کر جائے گی جس کا متحمل یہ شہر نہیں ہو سکتا۔ اس اعداد وشمار میں پہلے ہی نمایاں کمی ہے کیونکہ ۱۹۸۲ء تک بنکاک کی آبادی ۶ ملین تک پہنچ گئی تھی اور آنے والے سالوں میں اس میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ تمیں سال پہلے منصوبہ بندی کرنے والوں نے شہر میں نہروں "Klongs" کا جال بچھانے کا منصوبہ بنایا لیکن یہ منصوبہ ناکام ہوگیا اور نہروں میں ہر سال طغیانی کے ساتھ پانی کی سطح بلند ہوتی گئی۔ پہلے پہل تو پانی آسانی سے دستیاب ہونے لگا لیکن پھر کنویں کھودنے تک نوبت آئی۔ پانی کی کوالٹی بھی گرتی گئی۔ اور کنوؤں کو گہرا کھودا جانے لگا۔ مکانوں کی بنیادیں اور فٹ پاتھوں کی زمین بیٹھنے لگی اور دیواروں میں خلا بننے لگے۔ اس طرح بنکاک جسے مشرق وینس کہا گیا زمین کے اندر دھنسنا شروع ہو چکا ہے۔ اور تقریباً ۴ انچ فی سال کے حساب سے دھنس رہا ہے۔ شہر کی پانی کی سطح سے اونچائی تقریباً ۳ فٹ ہے یقیناً اس کے دھنسنے میں

زیادہ سال نہیں لگیں گے حکومت کے مختلف حلقوں میں بھی اس سلسلے میں تشویش ہے اور ایک کمیٹی دارالخلافہ بنکاک سے منتقل کرنے کے بارے میں غوروخوض کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ اس مسئلے کا کوئی دوسرا علاج نہیں۔

جہاں تک جسم فروشی کا تعلق ہے ہو سکتا ہے حکومت اس کو قانونی حیثیت دے دے اس طرح کم از کم اصلاح کے بدنام ادارے ختم ہو جائیں گے۔ جن کا اصل کام اصلاحی تعلیم وتربیت ہے دوسرا یہ کہ گھریلو ملازمین جو کہ لیبر لاء کی زد میں نہیں آتے اور ان کی مزدوری نہایت کم ہوتی ہے ان کی حالت بھی بہتر ہو جائے گی۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ اصلاحی اداروں سے نکل کر آنے والی لڑکیاں پارلرز میں واپس آجائیں گی اور زیادہ آمدن حاصل کریں گی۔ اور اس طرح ان کی معاشی حالت بھی کافی سدھر جائے گی۔ گو کہ یہ اقدام ہوس کی خاطر سیاحت کرنے والوں کو کسی طرح بھی نہ روکے گی پھر ویسے بھی کسی کو اس شہر کی عزت وذلت سے کوئی سروکار نہیں کہ لوگوں پر اس کا کیا تاثر ہے۔

تجزیہ: صدیق القادری

میاں شبیر انور نے اے بی سی کا عہدہ ایک چیلنج کے طور پر قبول کیا ہے

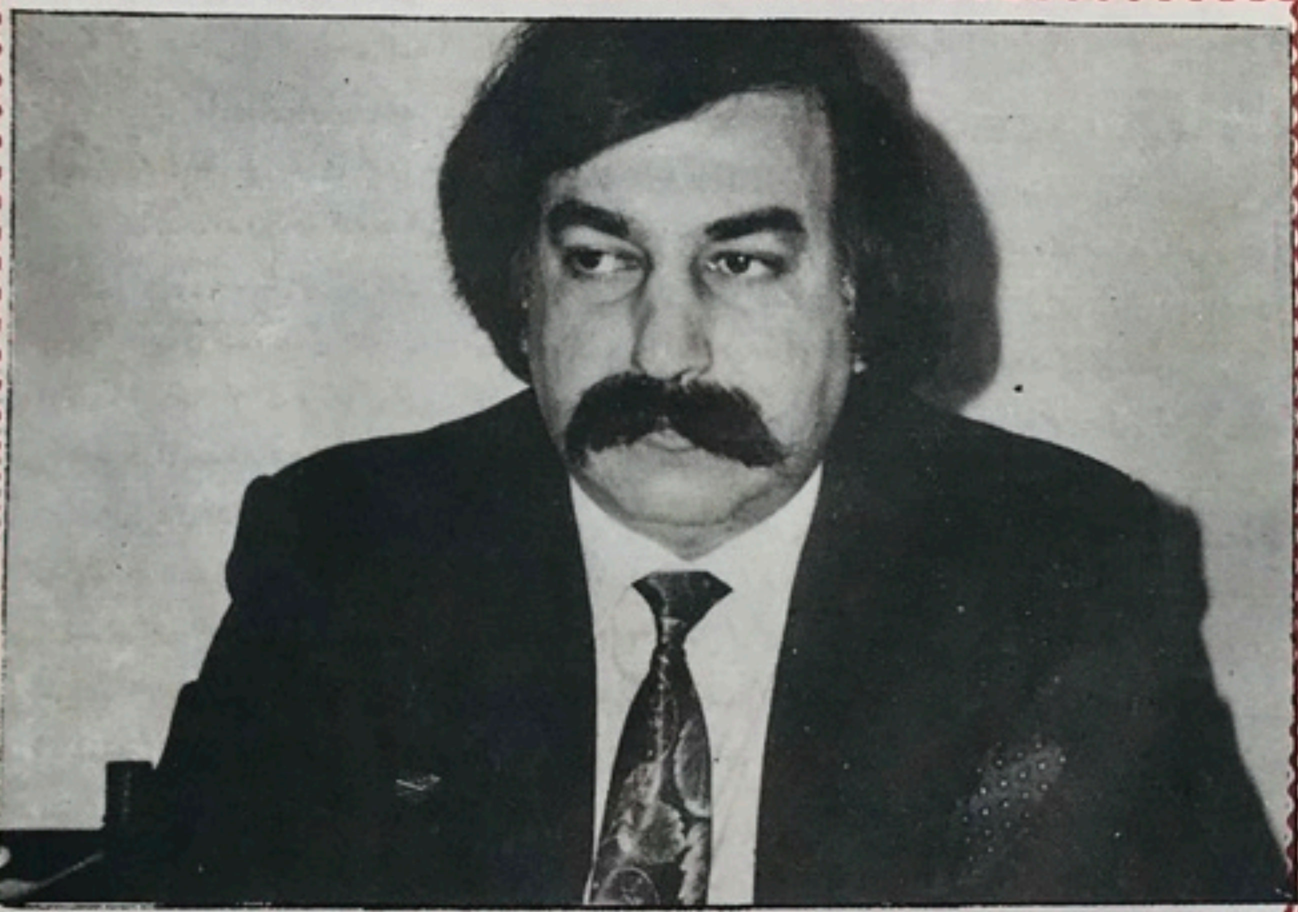

اطلاعات و نشریات کا ادارہ ملک کا سب سے اہم ترین شعبہ ہے اس شعبے کا تعلق براہ راست ذرائع ابلاغ سے ہے پرنٹنگ میڈیا کی اہمیت و افادیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ اس کی مثبت اور منفی کارکردگی کا اثر براہ راست ملک کے تمام شعبوں پر پڑتا ہے اسی حوالے سے آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کے ادارہ کی اہمیت اور رول نمائت ہی اہم ہے۔ کیونکہ پرنٹنگ میڈیا کے معیار کو بڑھانے حکومت اور پریس کے مابین خوشگوار تعلقات کے عملی فروغ میں اس ادارہ کی اہمیت و کارکردگی کو کسی بھی صورت میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا گذشتہ چند سالوں تک اس ادارے کی

شبیر انور ایک دیانتدار، فرض شناس باصلاحیت افسر ہیں

حالت و کارکردگی ہر لحاظ سے کمزور اور قابل تنقید تھی اگرچہ وزارت اطلاعات کے ارباب و اختیار بھی آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کی گرتی ہوئی ساکھ سے نہ صرف آگاہ تھے بلکہ فکر مند بھی تھے جبکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس اہم ترین ادارے کی طرف خصوصی توجہ دے کر اصلاح و احوال کی جاتی ـــــ۔ ایسے حالات میں موجودہ حکومت جہاں دیدہ وزیراطلاعات جناب عبدالستار لالیکا نے دلیرانہ قدم اٹھائے ہوئے ایک دیانتدار' فرض شناس' باصلاحیت میاں شبیر انور کو (اے بی سی) کا کنٹرولر مقرر کیا ہے۔ جس کا سابقہ ریکارڈ ہر لحاظ سے بے داغ' قابل تحسین اور شاندار ہے۔

شبیر انور بیورو کے کنٹرولر مقرر ہونے سے پہلے انفارمیشن گروپ کے سی ایس ایس ہیں آپ نے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے ساتھ چھ سال انفارمیشن آفیسر کی حیثیت سے کام کیا اس کے بعد میڈیا مینجمنٹ میں (Specialization) برطانیہ سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈپٹی ڈائریکٹر ایکسٹرنل پبلسٹی ونگ میں دو سال کام کیا محترمہ بے نظیر بھٹو حکومت میں وزیراعظم کے پریس سیکرٹری کے اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام کیا ایک سال

اے بی سی کے ادارہ میں رشوت اور سفارش نام کی کوئی چیز نہیں

وزیر اطلاعات کے ڈائریکٹر آفس کے طور پر کام کیا گذشتہ تین سالوں سے شبیر انور کنٹرولر کے عہدے پر ایک چیلنج کے طور پر کام کر رہے ہیں اس اہم سیٹ پر آتے ہیں انہوں نے ادارہ میں حتی باتوں کا سختی سے نوٹس لیا آڈٹ بیورو آف سرکولیشن میں بنیادی تبدیلیاں کر کے کرپشن اور بدعنوانیوں کو ختم کرنے کے لئے کئی ٹھوس اقدامات کئے جس کی بدولت وزارت اطلاعات کا یہ اہم شعبہ پرنٹنگ میڈیا کے لئے مفید ایڈوائزری سنٹر میں بدل گیا آپ کی شب و روز کی محنت اور ذاتی کاوشوں کی بدولت اخبارات و رسائل کو درپیش مشکلات اور شکایات کا ازالہ ہوا۔

شبیر انور کی انتظامی صلاحیتوں، انتھک محنت و جانفشانی کی بدولت (اے بی سی) کے ادارہ میں قابل تعریف تبدیلیاں نظر آئی ہیں بہر حال یہ کریڈٹ موجودہ حکومت کو جاتا ہے کہ ان کے وزیر اطلاعات نے شبیر انور جیسے ایماندار دیانت دار باصلاحیت تجربہ کار محنتی شخص کی خدمات سے استفادہ کیا ہے جس نے موجودہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اخبارات و جرائد کے معیار اور کارکردگی کو جدید تقاضوں کے مطابق لانے کے لئے کئی ٹھوس اقدامات کئے جس میں سرفہرست اس ادارہ میں رشوت اور سفارش نام کی چیز کو ختم کرنا ہے۔

شبیر انور کے ذاتی قریبی دوست کی حیثیت سے میں جانتا ہوں کہ انہوں نے زندگی میں ہر ذمہ داری کو ایک فرض اور چیلنج کے طور پر قبول کیا ہے یہ عہدہ بھی ان کے لئے چیلنج ہے انہوں نے پورے خلوص نیت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے ہیں یہی وجہ ہے نیک نامی اور کامیابی شبیر انور کا مقدر بنی ہیں۔

شبیر انور کی قیادت میں آڈٹ بیورو آف سرکولیشن نے جو پالیسی بنائی ہے اس سے اخبارات کے معیار میں قابل تعریف حد تک اضافہ ہوا ہے اس ادارہ کے مشوروں کی بدولت خوبصورت

آپ نے اے بی سی کے ادارہ کو ایڈوائزری سنٹر میں بدل دیا ہے

معیاری صحافت اور سرکولیشن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غیر معیاری صحافت اور ڈمی پرچوں کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے تاکہ ملک میں جدید تقاضوں کے مطابق صحتمندانہ معیاری صحافت فروغ پا سکے شبیر انور کی انکاوشوں ہی کی بدولت موجودہ حکومت نے اخبارات و رسائل کو نیوز پرنٹ کی ایک قابل تعریف سہولت دی ہے اخبار و جرائد ایل سی کھول کر ڈیوٹی فری پرمٹ کے ذریعے نیوز پرنٹ منگوا رہے، چھوٹے اخبارات و جرائد کو جو دس ٹن سے کم براہ راست ایل سی کھول کر نہیں منگوا سکتے انہیں ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان سے کم نرخوں میں کاغذ پرچیز کرنے کی اجازت ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے

نیوز پرنٹ کے حصول میں رشوت و سفارش کو ختم کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے اسمبلی کے ذریعے نیوز پرنٹ کے حصول کے قوائد و ضوابط پاس کئے ہیں جس کے مطابق نیوز پرنٹ کو اے بی سی سرٹیفکیٹ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اس لئے اب کوئی ادارہ اپنے سیاسی و حکومتی اثر و رسوخ کے ذریعے اپنے حق سے زیادہ نیوز پرنٹ کا کوٹہ حاصل نہیں کر سکتا یہ سہولت صرف اخبارات، رسائل اور قرآن پاک چھاپنے والوں کے لئے ہے موجودہ حکومت کے اس اقدام سے نیوز پرنٹ کی بلیک مارکیٹنگ ختم ہو گئی ہے حکومت کا یہ اقدام صرف اخباری صنعت کے وسیع تر مفاد میں ہے۔

اے بی سی کے ادارہ نے جہاں ایک طرف اخباری صنعت کی بھلائی کے لئے خوش آئند اقدامات کئے ہیں وہاں دوسری طرف اے پی این ایس سی پی این کے ساتھ حکومت کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ڈمی پرچوں کی حوصلہ شکنی کے لئے سخت اقدامات کئے ہیں ایسے پرچے جو آؤٹ نہیں کر رہے ہیں اور ایسے پرچے جو ڈمی ہیں ایسے پرچوں کو وارننگ دے کر سخت ایکشن لیا ہے جس سے یقیناً ملک میں بین الاقوامی معیار کے مطابق صحت مندانہ صحافت پھلے پھولے گی۔

موجودہ حکومت کی پرائیویٹائزیشن کی پالیسی کے مطابق اخباری صنعت خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گی اخباری ادارے خود کمائیں گے اور خود کھائیں گے موجودہ حکومت کے نزدیک آزاد اور فری پریس ملک اور جمہوریت کے لئے مفید ہے اے بی سی کے ادارے کے ان قابل ذکر اقدامات سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت اخبارات و رسائل پر کسی قسم کا کنٹرول نہیں چاہتی گورنمنٹ اداروں کا پرائیویٹائزیشن ہونے سے موجودہ حکومت اشتہارات کا بتدریج کنٹرول ختم کر رہی ہے حکومت کے اس اقدام سے اخبارات و رسائل میں کھل کر مقابلہ ہو گا کمرشل ادارے اشتہارات خود صرف اسی کو دیں گے جن کا معیار اور سرکولیشن زیادہ ہو گی جو اچھے پرچے ہوں گے وہ ترقی کریں گے جو ڈمی ہوں گے وہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

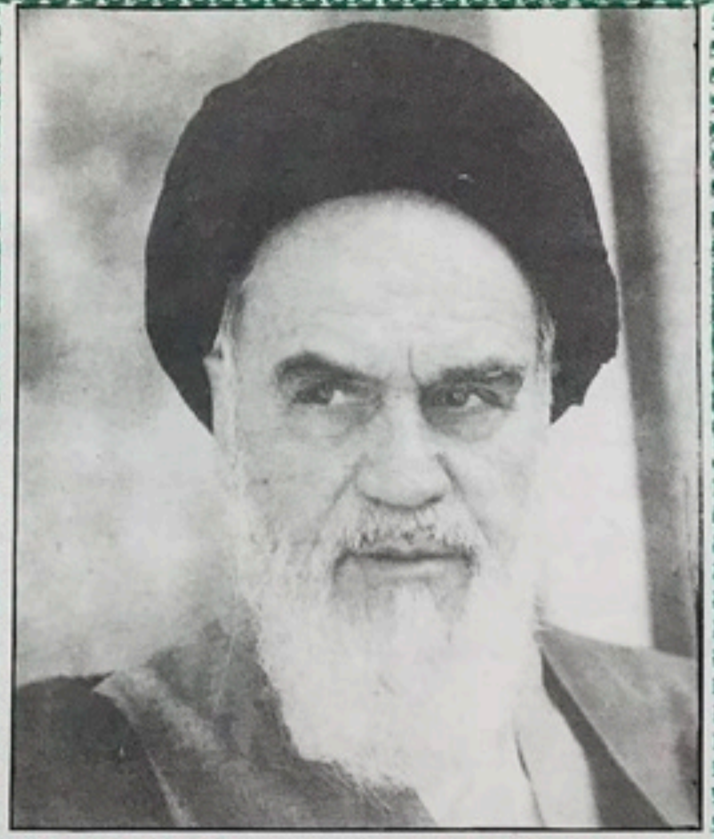

امام خمینی کی وصیت

نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنی آزادی، خودمختاری اور انسانی اقدار کی چاہے سختیوں کو برداشت کرنے، مغرب اور ملک دشمن ایجنٹوں کی طرف سے آپ کو پیش کئے جانے والے سامان تعیش، عیش و عشرت، بے راہروی اور فحاشی کے اڈوں پر جانے کے عمل کو ترک کر کے، قربانی دیتے ہوئے بھی کیوں نہ ہو، حفاظت کریں۔

امام خمینیؒ کی برسی پر خصوصی اشاعت

اس ماہ کی اہم بین الاقوامی شخصیت

اُمّتِ مسلّمہ کا امام - امام خمینیؒ

اسلامی انقلاب کے رہبرِ کبیر حضرت امام خمینیؒ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۰ ہجری کو ایران کے شہر خمین میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام گرامی مرحوم آقائے حاج مصطفیٰ تھا اور آپ کی والدہ ماجدہ ہاجر بانو تھیں جو مرحوم آقائے مرزا احمد مجتہد کی صاحبزادی تھیں۔ امام خمینیؒ صرف ۹ ماہ کے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے مرحوم افتخار العلماء سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ۱۶ برس کی عمر میں مزید تعلیم کیلئے "اراک" تشریف لے گئے جہاں آپ نے آیت اللہ شیخ عبدالکریم حائریؒ سے اکتساب فیض کیا۔

۱۹۲۰ء میں امام خمینیؒ نے تہران کے مشہور و معروف مذہبی رہنما مرحوم آقائے مرزا محمد ثقفی کی صاحبزادی سے شادی کی۔ آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حاج سید مصطفیٰ جو علم و فضل میں اپنے آباؤاجداد کی طرح یکتا و بے نظیر تھے، انہیں سینتالیس سال کی عمر میں پہلوی حکومت کے گماشتوں نے شہید کر دیا تھا۔

۱۹۶۲ء میں جب امریکی صدر کینیڈی نے غدار شاہ کے ذریعے انقلاب سفید نامی سازشی منصوبہ پیش کیا تو امامِ اُمتؒ نے اس امریکی سازش کے خلاف نہ صرف یہ کہ زبردست احتجاج کیا بلکہ پورے ایران کے مسلمانوں کو اس سازش سے مطلع کر کے انہیں اس منصوبے کا بائیکاٹ کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ غدار شاہ نے جب اس سلسلے میں نام نہاد ریفرنڈم کا سہارا لیا تو امام امتؒ کی طرف سے ۴۰ دن تک سوگ منانے کا اعلان کیا گیا۔ امام امتؒ نے جب قم کے مدرسۂ فیضیہ میں مجلس عزا کا انعقاد کیا تو اس دن حکومتی کارندوں اور ساواک والوں نے مدرسہ میں گھس کر طلبہ اور علماء کے خون سے ہولی کھیلی۔

شاہ ایران نے امام خمینیؒ کو خاموش رکھنے اور اپنے راستے سے ہٹانے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا حتیٰ کہ امامؒ کو قتل کر دینے کی دھمکی بھی دی مگر امامؒ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اگر میرے تمام جسم کو چھلنی کر دیا جائے تب بھی میں اعلائے کلمۂ حق سے دستبردار ہونے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

اس ماہ کی اہم بین الاقوامی شخصیت

امامِ اُمتؒ جوں جوں ایران کے مسلمان عوام کو شاہ ایران کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کرتے گئے توں توں ملک بھر میں شاہ کے خلاف عوام کا غیظ و غضب بڑھتا چلا گیا چنانچہ آخر کار خائن شاہ کے حکم پر امامؒ کو ان کے گھر سے گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا پھر امامؒ کو ایران سے جلاوطن کر کے ترکی روانہ کر دیا گیا۔ جلاوطنی کے زمانہ میں بھی جب امامؒ نے ترکی میں شاہ ایران کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھی تو انہیں ترکی سے جلاوطن کر کے عراق بھیج دیا گیا۔ عراق میں بھی امامِ اُمتؒ نے ایران کی مسلمان قوم کو خائن شاہ اور اس کے سامراجی آقا کے چنگل سے نجات دلانے کیلئے اپنی تحریک کو آگے بڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا اور آخر کار وہ اسلامی تحریک جس کا سنگ بنیاد امام امتؒ نے ۱۹۶۲ء میں امریکی سازشی منصوبے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر کے رکھا تھا ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو ان کی مدبرانہ قیادت کے زیرِ سایہ فتح و ظفر سے ہمکنار ہوئی۔ ایران سے اڑھائی ہزار سالہ طاغوتی شہنشاہی دور کا خاتمہ ہوا۔ امریکہ اور عالمی سامراجیت کے تمام تر منصوبوں پر پانی پھر گیا۔ ایران میں ایک ایسی حقیقی اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا جو پوری دنیا کے مسلمانوں کو پرچم اسلام کے سایہ میں متحد ہو کر اسلام و قرآن اور مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو بحال کرنے کی عملی دعوت دینے والی ہے۔

ابھی ایران میں قائم ہونے والی اسلامی حکومت اپنے سفر کے صرف چند سال ہی گذار پائی تھی کہ مورخہ ۴ جون ۱۹۸۹ء کو بروز اتوار عالم اسلام کا محبوب قائد، محرومینِ عالم کی امیدوں کا مرکز اور اسلامی انقلاب ایران کا قائد و رہبرِ کبیر امام خمینیؒ اس دارفانی سے کوچ کر کے اپنے معبود حقیقی سے جاملا۔

آج جبکہ امام خمینیؒ کی چوتھی برسی قریب ہے اگرچہ امام امتؒ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں تاہم ان کے اقوال و افکار اور افکار و کردار پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس ماہ کی اہم بین الاقوامی شخصیت

امام اُمتؒ کے سیاسی،الٰہی وصیت نامے سے اقتباس

آج ہمیں فخر ہے کہ ہم قرآن وسنت کے احکام کو نافذ کر رہے ہیں. اس عظیم اور تاریخ ساز مقصد کی خاطر ہماری قوم کے مختلف طبقے ازخود رفتہ ہو کر اپنی جان و مال اور اپنے اعزاء و اقارب کو خدا کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔

ہم نے کئی بار دیکھا ہے کہ معزز خواتین حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی طرح صدائے احتجاج بلند کر رہی ہیں جبکہ وہ اپنے بیٹوں کو قربان کر چکی ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ، انہیں اس پر فخر ہے وہ جانتی ہیں کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا ہے وہ بہشت بریں سے بھی بالاتر ہے، کہاں دنیا کی ناچیز پونجی؟

یہ سب اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا کرشمہ ہی ہے کہ اس نے مختلف اقوام خصوصاً اسلامی جمہوریہ ایران کی قوم کو بیدار کیا اور ستم شاہی کی اندھیر نگری سے نورِ اسلام کی طرف ان کی راہنمائی کی۔

ہم سب جانتے ہیں کہ یہ عظیم انقلاب جس نے ایران کو عالمی لیٹروں اور ظالموں کے چنگل سے نجات دلائی، یہ خدا کی غیبی تائیدات سے کامیاب ہوا ہے۔

اور مسلمان اقوام کے لیے تاکید کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ کی حکومت اور مجاہد ایرانی قوم سے سبق لیں اور اپنی جابر حکومتوں کو اگر قوموں کے [illegible]ملوں کے سامنے سرنہ جھکائیں تو پوری طاقت کے ساتھ اپنی جگہ بٹھا دیجئے اس لیے کہ مسلمانوں کی بدبختی کا سبب مغرب و مشرق سے وابستہ حکو[illegible]ں ہیں۔

یونیورسٹیوں کے عزیز دانشور اور غیرت مند جوان علما اور اسلامی علوم کے طلبہ کے ساتھ دوستی اور مفاہمت کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنائیں

نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنی آزادی، خود مختاری اور انسانی اقدار کی حفاظت کریں چاہے سختیاں کیوں نہ جھیلنا پڑیں نیز مغرب اور ملک دشمن ایجنٹوں کی طرف سے آپ کو پیش کیے جانے والے سامان تعیش، عیش و عشرت، بے راہروی اور فحاشی کے اڈوں میں جانے کے عمل کو ترک کر کے (اس راہ میں ہر قسم کی) قربانی دیں۔

جہاں تک یونیورسٹیوں کا تعلق ہے (استعماریوں کا) منصوبہ یہ ہے کہ جوانوں کو اپنی ثقافت، ادب اور اقدار سے منحرف کر کے مشرق یا مغرب کی طرف کھینچ لیں اور انہی میں سے حکومتی عہدیداروں کو منتخب کر کے ممالک کا حاکم بنائیں تاکہ جو ان کے جی میں آئے انہی کے ذریعے انجام دے سکیں۔

یونیورسٹیوں کے انحراف سے نجات ملک و قوم کی نجات ہے۔

اب جبکہ خدا کی عنایت اور عظیم الشان قوم کی ہمتوں سے ملک کی تقدیر عوام کے ہاتھ میں آئی ہے، اراکین پارلیمنٹ عوام ہی میں سے اور ان ہی کی مرضی سے حکومت اور سرداروں کی مداخلت کے بغیر مجلس شورائے اسلامی (پارلیمنٹ) میں آئے ہیں، اُمید ہے اسلام اور ملکی مفادات سے متعلق ان کی فرض شناسی کے ذریعے ہر قسم کے انحراف کا سدباب کیا جا سکے گا۔

اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے (اور ان کے) حکام کو بیدار کرنے اور اتحاد و یکجہتی کی طرف دعوت دینے کی سعی و کوشش کریں، اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

میں محروم طبقوں کی فلاح و بہبود کے لیے سب کو کوشاں رہنے کی وصیت کرتا ہوں کہ معاشرے کے ان محروموں کی خبر گیری میں ہی آپ لوگوں کیلیے دین و دنیا کی بھلائی ہے جو شاہی، خانی اور سرداری ستم کی طویل تاریخ میں رنج و مصیبت میں مبتلا رہے ہیں۔

امام خمینی کی چوتھی برسی پر خصوصی اشاعت

حضرت امام خمینیؒ — شاہ کا زوال

ایران میں اسلامی انقلاب کا برپا ہونا اور 2500 سالہ شہنشاہیت کا خاتمہ مغرب و بالخصوص امریکہ کے اسلامی ملک ایران پر تسلط کا سورج غروب ہونے کے سلسلے کا آغاز تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے اور ایران بطور مجموعی سارے خطے پر امریکی سامراج کے تسلط کی کہانی پر ایک سرسری نظر دوڑانے سے مذکورہ حقیقت ثابت ہو جائے گی۔

"بغداد پیکٹ" نامی دفاعی معاہدہ کے انعقاد سے پہلے 1955ء کے آخر میں امریکیوں کا چند وجوہات کی بناء پر خلیج فارس اور مشرق وسطیٰ کے خطے میں کوئی قابل ذکر اثر و رسوخ نہیں تھا۔

لیکن نہر سوئز میں جنگ کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھنے سے خستہ حال برطانوی سلطنت کی تمام تر توجہ اس طرف مبذول ہو گئی۔ اس جنگ اور اس کے ساتھ ساتھ ہنگری کے بحران نے جو کہ روسیوں کی اس ملک میں فوجی مداخلت کی وجہ سے شروع ہوا تھا.......... امریکیوں نے اس خلا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خلیج فارس کے خطے میں اپنی خارجہ پالیسی کو طاقتور بنانے پر توجہ دی۔

1958ء میں عراق میں کیمونسٹ بغاوت کے ساتھ ہی بغداد پیکٹ کی مرکزیت معاہدہ نیٹو کے رکن ممالک میں ایک ملک یعنی ترکی میں منتقل ہو گئی اور اس کے بعد سے سینٹو معاہدہ ناامیدی کا شکار ہوا اور خطے میں پہلے سے زیادہ امریکہ کی سیاسی کامیابی کی راہ ہموار ہو گئی۔

فطری طور پر عراق میں ہونے والی کیمونسٹ بغاوت اور اس کے بعد بغداد میں عبدالکریم قاسم کی دھمکیاں بھی حکومتی سطح پر اس استقبال اور سیاسی و فوجی میدانوں میں امریکیوں کی بامقصد حمایت کا نتیجہ تھیں۔

امریکیوں نے تدریجاً ایران میں اپنی سیاسی موجودگی کے ساتھ ساتھ عملی موجودگی میں بھی اضافہ کیا اور اس ملک پر اپنے مکمل تسلط کی راہ ہموار کی۔ اسلامی ملک ایران شاہ کے سامراجی پالیسیوں کی وجہ ہی بتدریج اور وقت کے ساتھ ساتھ مغرب اور بالخصوص امریکہ کے زیر تسلط آگیا اور ایران کا معاشی اور سیاسی نظام اور فوج شدید امریکی اثر و رسوخ و تسلط سے متاثر ہوئے۔ مغربی تہذیب کے صارف معاشرے کے سٹینڈرڈ اور اس کے معیاروں نے ایران کے اسلامی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

ایران کا اقتصادی نظام رفتہ رفتہ امریکیوں سے وابستہ ہوتا چلا گیا۔ ایران کی صنعتیں اسمبل پلانٹوں میں بدل گئیں اور ضرورت کی تقریباً ساری اشیاء باہر سے درآمد کی جانے لگیں۔ اس صورتحال کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ 1956ء میں ایران میں پیدا ہونے والی غذائی اجناس صرف 31 دنوں کیلئے ملک کی غذائی ضروریات پوری کر سکتی تھیں اور عوام کی دیگر ضروریات پوری کرنے کیلئے 11 مہینوں بعد انہیں مغربی دنیا سے درآمد کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ اس وقت حکومت روزانہ 60 لاکھ بیرل تیل کی پیداوار حاصل کر رہی تھی اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی شاہی دربار کے اخراجات پورے کرنے' اسلام مخالف سامراجی پروگراموں پر عملدرآمد' ملک میں سامراجی ثقافت کی ترویج اور "ساواک" کو طاقتور بنانے پر خرچ ہوتی تھیں۔

ایران میں شاہ کی امریکہ نواز حکومت کی ساری مدت کے دوران اور بالخصوص اس حکومت کے آخری عشرے میں ہر اسلامی تحریک امن و امان میں خلل ڈالنے میں سختی سے کچل دی جاتی تھی۔ 1343/3/15 کو رونما ہونے والی اسلامی تحریک انقلاب سے پہلے کے سالوں میں ایرانی عوام کی سب سے اہم اسلامی تحریک تھی۔

انقلاب سے پہلے کے سالوں میں امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں کی طرف سے ہزاروں سامراجی معاہدے ایران پر مسلط کئے گئے اور ان کی بنا پر ایران کے قدرتی وسائل اور دولت اغیار کے قبضے میں چلے گئے۔ ایران کی زراعت و صنعت نے تباہی اور بربادی کا سفر شروع کر دیا۔

سرمایہ دارانہ نظام سے متعلق شرمناک سامراجی معاہدہ کہ جس کی رو سے ایران میں مقیم سارے امریکی شہری کسی بھی جرم کا ارتکاب کرنے کے باوجود ہر قسم کی قانونی چارہ جوئی سے مستثنٰی تھے اور صرف امریکی عدالتوں کو ان کے جرائم پر غور کرنے کا حق تھا ایرانی قوم پر مسلط کر دیا گیا۔

اسلامی انقلاب الحاد کی موت

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے ۱۴ سال بعد دنیا میں سب سے بڑی ملحدانہ طاقت کا شیرازہ بکھر گیا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ سوویت یونین میں کیمونزم کا شیرازہ بکھرنے کا تعلق اگر براہ راست ایران میں اسلامی انقلاب کے ظہور پذیر ہونے سے نہیں تو یہ اس سے بالکل لاتعلق بھی نہیں ہے۔ اسلامی انقلاب کا وجود اس وقت صفحۂ ہستی میں آیا کہ جب دو بڑی طاقتیں یعنی سرمایہ دار امریکہ اور کیمونسٹ سوویت یونین ایکدوسرے کے خلاف ایک بھرپور سیاسی، فوجی اور پروپیگنڈا رقابت میں لگی ہوئی تھیں۔

ان ممالک میں سرفہرست کیوبا اور یوگوسلاویہ سوویت یونین کے حاشیہ برداروں کے طور پر کام کرتے تھے اور الجزائر، مصر اور انڈونیشیا مغرب اور امریکہ کی پالیسیوں کے ماتحت تھے اور دیگر ممالک کا کہنا تو معلوم ہی ہے۔

اسلامی انقلاب ایک ایسے ہی زمانے میں اور حکمت عملی کے اعتبار سے ایک انتہائی اہم خطے میں وقوع پذیر ہوا۔ یہ ایک ایسا خطہ تھا جو اہل مغرب کی نظر میں امن و استحکام کا گہوارہ تھا۔ اہل سوویت یونین کی نظر ایران کے دریچوں سے ہوتی ہوئی گرم پانیوں پر پڑتی تھی لیکن وہ ان تک رسائی کو ایک خواب سمجھتے تھے۔

انقلاب کی پہلی چنگاڑی نے دونوں بڑی طاقتوں کو ڈر اور خوف کی کیفیت میں مبتلا کر دیا۔ امریکہ اور اہل مغرب خطے میں اپنے پولیس مین کے دھڑن تختہ ہونے پر اس خوش فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ اسلامی انقلاب اپنی مذہبی خصوصیت کی بناء پر علاقے اور ایران میں کیمونزم کے خلاف ایک مضبوط بند ثابت ہوگا اور روسی مسئلہ سے ڈرتے ہوئے یہ امید رکھتے تھے کہ امریکہ مجبوراً" سوویت یونین کے برسے اس فتنہ کو ہٹا دے گا لیکن آخرکار تمام دشمنیوں کے باوجود خطے میں اسلامی انقلاب کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ بدیہی طور پر اب دنیا کے بہت سے مفکروں اور حالات سے باخبر دوراندیش حضرات نے اس انقلاب کو اس صدی کا سب سے بڑا واقعہ قرار دیا ہے لیکن اس کی عظمت اور کامیابیاں گرد و غبار کے بادل چھٹ جانے اور تاریخ کے کچھ اوراق الٹ جانے کے بعد دنیا میں مزید آشکارا ہو سکیں گی۔ انقلاب کے وقوع پذیر ہونے سے کئی برس بعد تاریخی پیمانوں سے ناپے جانے کے بعد دنیا میں جاری واقعات کے حوالے سے اس کا عظیم کردار واضح ہو چکا ہے کہ اسلامی انقلاب نے کس طرح الحاد کی کمر توڑی؟

اسلامی انقلاب کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے دنیا کے سیاسی کلچر کو اس طرح رقم کیا گیا تھا کہ گویا انقلاب سوشلسٹوں سے متعلق ہے۔ تیسری بات مشرق و مغرب سے عدم وابستگی کا نعرہ تھا۔ دراصل ایرانی عوام کا اسلام کے نام پر اٹھ کھڑا ہونا شاہ کی ذاتی یا ملک ایران اور یا خطے تک محدود نہ تھا بلکہ یہ ایک انقلاب تھا۔ غیراللہ اور ملحدانہ اقدار کے خلاف مزید برآں یہ انقلاب مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کے ظلم و ستم اور مشرق کی دین و مذہب سے دور کر دینے والی پالیسی کے خلاف اقوام عالم کیلئے مشعل راہ تھا۔

جب دنیا کے مظلوم ممالک کے پٹھو ڈکٹیٹر حاکموں کے ظلم و ستم کی وجہ سے جان پر بن آتی تھی تو انہیں اشتراکیت کی صورت میں اپنی نجات کا واحد راستہ ملتا تھا۔

ایک ایسے ہی زمانے میں اسلامی انقلاب نے حساس خطے میں دھرتی پر جنم لیا اور اقوام کو نیا راستہ دکھایا اس انقلاب کی وجہ خدا کی یاد نے مظلوم عوام کے ذہنوں میں گھر کر لیا۔

تجزیہ نگار جو کہ بال کی کھال نکالتے ہیں اور انتہائی باریک بین ہیں اس بات کو اقتصادی مسائل سے منسلک سمجھیں اور اسے شطرنج کی عالمی بساط پر مغرب کی ایک ماہرانہ چال سے تعبیر کریں۔

گورباچوف کی طرف دیکھیں کہ اپنی آخری تقریر میں کہا تھا کہ جنہوں نے اپنی آخری تقریر میں یہ کہا تھا کہ "ہماری غلطی یہ تھی کہ ہم نے اپنے عوام کی خداداد صلاحیتوں کو بھلا دیا تھا"۔

البتہ اس بات کا امکان بھی موجود ہے کہ وہ یہ کہیں کہ ہاں مشرق بلاک کی شکست معاشرے سے دین و مذہب کو نکال باہر کرنے اور خدا کو بھلا دینے کی وجہ سے ہوئی۔

اس انقلاب نے کم از کم ان معاشروں میں مذہب کے خوابیدہ جسم پر ایک ہلکا سا ٹھونکا مارا ہے۔ کوئی بھی اسلامی انقلاب کے افریقہ میں نقش قدم کا انکار نہیں کر سکتا۔ مزید برآں کوئی بھی مشرق وسطی کے عرب اور اسلامی تحریکوں میں اس انقلاب کے کردار کا منکر نہیں ہو سکتا اور اس سے چھوٹے پیمانے پر دیکھا جائے تو کوئی بھی دوسرے مذاہب الہیہ میں اس کی لہر کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔

یہ کوئی بیہودہ بات نہیں ہے مگر ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ کیمونزم کے چنگل سے آزادی پانے والی ہر قوم کی پہلی خواہش مذہب پر عمل پیرا ہونا ہے۔ مسلمانوں نے مسجدوں کو دوبارہ زندہ اور آباد کیا ہے۔ جیسا کہ ہمارا مشاہدہ ہے پامیر کے فلک بوس پہاڑوں کے پیچھے کیمونزم کے بکھرے ہوئے حصار میں رہنے والے مسلمان اسلام کی چاہت کا نعرہ لگا رہے ہیں اور مساجد کے منقش میناروں سے "اللہ اکبر" کی آواز سنائی دے رہی ہے۔

بیشک یہ لہر مشرقی بلاک تک محدود و مقید نہیں رہے گی۔ آخرکار یہ مقدونیہ سے ہوتا ہوا وائٹ ہاؤس کی بنیادیں ہلا دے گا۔ انشاء اللہ مستقبل میں خدا کی جستجو میں ممکن موحدین نیو ورلڈ آرڈر یا نئے عالمی نظام کی تشکیل کریں گے۔

ایران کی معاشی ترقی

مسلط کردہ جنگ اور جنگ کے دوران سے متعلق مشکلات اور رکاوٹوں میں کمی ہونے کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران نے اقتصادی اور معاشرتی شعبوں میں پیش رفت کا آغاز کیا۔ اسلامی جمہوریہ ایران کا پہلا پانچ سالہ اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی ترقی کے منصوبے 1989ء سے آغاز ہوا اسکی وجہ سے اکثر شعبوں میں مقررہ ہدف سے بھی بڑھ کر پیش رفت حاصل ہوئی ہے۔ جسکی بنا پر نئے سال (یعنی 93-94ء) میں شروع ہونے والے دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کو (اقتصادی ہم آہنگی کے پیش نظر) خاص اولیت حاصل ہو گئی ہے۔ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف و مقاصد کے قالب میں ڈھائی گئی اہم اقتصادی پالیسیاں درج ذیل ہیں۔

1- زرمبادلہ کی قیمتوں میں اعتدال تک رسائی کیلئے تدریجا ضروری مواقع کی فراہمی۔

2- زرمبادلہ کے بہترین ذرائع کی تخصیص اور پیداوار کو بروئے کار لانا۔

3- پرائیویٹ سیکٹر کے نقد سرمائے کو جذب کرنے کے ذریعے کرنسی میں توازن قائم کرنا۔

4- قومی بجٹ کے خسارہ میں کمی اور افراط زر پر قابو پانا۔

5- پیداوار کے موجودہ نظام کے علاوہ اسکی تقسیم اور قیمتوں کے تعین سے متعلق نظام کو کنٹرول کرنا اور اسکی پیچیدگیوں میں کمی کرنا۔

6- زرمبادلہ کی آزاد مارکیٹ کو محدود تر کرنا اور اسکی وجہ سے اقتصادیات پر مرتب ہونے والے اتار چڑھاؤ کے شدید اثرات کو کم کرنا۔

7- مصنوعات سے متعلق حقیقی قیمتوں کے مطابق انہیں زرمبادلہ کے اختیار دینے کے راستے ملکی مصنوعات سے استفادے میں اضافہ۔

8- اقتصادی شعبے میں پرائیویٹ سیکٹر کے کردار میں اضافہ اور خارجی (بیرونی) تجارت کو آزاد بنانے کی سمت قدم اٹھانا۔

پانچ سالہ اقتصادی اور معاشرتی ترقیاتی منصوبے کے اہداف و مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے ضمن میں متعدد اقدامات کئے جا چکے ہیں جنکی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ملکی زرمبادلہ کے نظام کی اصلاح

یہ کام پیداواری سرگرمیوں کی اصلاح مشترکہ سرمایہ کاری کی ترغیب دلانے ملکی قومی پیداوار بڑھانے کیلئے بینکوں کے بغیر دیگر زرمبادلہ کے ذرائع سے استفادہ' افراط زر کے دباؤ میں کمی پیدا کرنے اور برآمدات کی ترغیب و تسویق دلانے کیلئے انجام دیا گیا۔ زرمبادلہ سے متعلق قوانین میں ترقی اور آسانی پیدا کرنے کے علاوہ نظام زر کے مقررات کی اصلاح اور زرمبادلہ کی قیمتوں کو مناسب اور موزوں قرار دیا اور زرمبادلہ کی قیمتوں کو متحد ہونے (تضاد) میں کمی قابل الذکر ہیں۔

نظام زر کی پالیسی

نظام زر کی تمام تر پالیسیوں کی سمت کا تعین خصوصا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی بنیادوں پر حکومتی پالیسیوں اور اہداف کی تکمیل تاکہ افراط زر پر کنٹرول حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بینکاری نظام کے وسائل کو زرعی، صنعتی، معدنی، رہائشی اور عمارتی ضروریات سے متعلق اشیاء کی پیداوار میں بروئے کار لایا جا سکے۔ ضرورت مند شعبوں کو فنڈ فراہم کرنا' بینکاری کے نظام کو فعال بنانا اور کرنسی مارکیٹ سے استفادے میں اضافہ شامل ہیں۔ مذکورہ مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے متعدد اقدامات کئے جا چکے ہیں جن میں چند اہم اقدامات' منافع کی (شرح) میں (سرمایہ کاروں کی) توقع کے مطابق معقول اضافہ' طویل المدت سرمایہ کاری کیلئے نئی شرائط طریقہ کار معین کرنا' کرنسی پر کنٹرول برقرار رکھنے کیلئے غیر مباشرتا (بالواسطہ) ذرائع سے استفادہ' بینکوں کی سہولتوں میں اضافہ' وہ مراعات جنکی توقع کی جا رہی تھی ان کے منافع کی شرح کو مناسب رکھنا' مالی حسابات کی جانچ پڑتال نقد کرسی کی جگہ گارنٹی شدہ (کریڈٹ) وسائل کو بروئے کار لانا' بینکوں کی خدمات پیش کرنا اور آخر میں اسٹاک ایکسچینج (حصص) کو فعال بنانا نیز پیداواری یونٹوں کی پرائیویٹائزیشن قابل الذکر ہیں۔

متوازن پالیسیوں کے اجراء اور اقتصادی تعمیر نو نے ملکی اقتصاد پر مثبت اثرات اور نتائج مرتب کئے ہیں جن میں سے چند (اثرات) کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

1- بجٹ کے خسارہ میں کمی اور تعمیراتی اخراجات میں اضافہ

88-89ء کے مالی بجٹ کا خسارہ 2125 ارب ریال تھا جو 89-90ء کے مالی سال بجٹ میں کم ہو کر 1142 ارب ریال ہو گیا جبکہ 90-91ء کے مالی بجٹ میں ظاہر کیا جانے والا خسارہ 1675ء ارب ریال تھا جو کہ پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے میں مقررہ ہدف سے بھی 43 فیصد کم ہے۔ اسی طرح تعمیراتی اخراجات جو کہ 88-89ء میں 19.4 فیصد تھے 90-91ء میں 29.1 فیصد کی شرح تک جا پہنچے۔

2- نقد سرمائے کو جذب کرنا

بینکوں کی طرف سے غیر سرکاری شعبوں کو فراہم کی گئی 88-89ء میں 32.5 فیصد تھی اسے 90-91ء میں 13.9 تک کم کرنے کا باعث بنی ہے۔

3- افراط زر پر قابو پانا

89-90ء کے مالی سال کے دوران نقد سرمائے میں اضافے کے نتیجے میں کم ہونے والے دباؤ اور پیداوار کے معاملہ میں آسانی سے افراط زر میں بھی کمی واقع ہونے لگی ہے۔ چنانچہ 88-89ء میں اسکی شرح 28.9 فیصد تھی جبکہ مذکورہ (89-90ء) سال میں اس کی شرح 9 فیصد تک جا پہنچی۔

4- زرمبادلہ کی آزاد مارکیٹ پر کنٹرول اور زرمبادلہ کے ذرائع سے مفید (کارآمد) استفادہ

زرمبادلہ کا اتار چڑھاؤ (کمی بیشی) جسکے نامطلوب اثرات مرتب ہوتے ہیں اس میں زرمبادلہ سے متعلق پالیسیوں اور زرمبادلہ کے مقررات سے تعلق رکھنے والی اصلاحات کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ہے مثال کے طور پر ڈالر کا اتار چڑھاؤ 88-89ء کی سیجو کہ اس وقت 49 فیصد تھا۔ 90-91ء میں 18.7 فیصد تک پہنچ گیا چانچہ مارکیٹ میں اس سے قبل جو کساد بازاری ہو رہی تھی اسے بینکاری نظام اور قیمتی نوٹوں کے اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے پیداواری امور میں تبدیل کرویا گیا۔

5- بیرونی تجارت کی آزادی

کرنسی اور زرمبادلہ کے نظام جو نئی اصلاحات کی گئی ہیں وہ اس امر کا باعث بنی ہیں کہ ہر سال تقریبا 12 ارب ڈالر مالیت کی اشیاء کو ملکی زرمبادلہ کے بجٹ سے ایک ڈالر مخصوص کے بغیر درآمد کیا جائے۔

6- داخلی غیر خالص پیداوار میں اضافہ اور اقتصادی پیش رفت

88-89ء کے مالی سال میں صنعت کے شعبے کا متحرک ہونا اور دیگر اقتصادی سرگرمیاں داخلی غیر خالص پیداوار کی شرح میں 4 فیصد کے مثبت اضافے کا باعث بنیں۔ 79-80ء سے لیکر 90-91ء تک کے برسوں کے دوران ہر ایک اقتصادی شعبے کا داخلی غیر خالص پیداوار (جی ڈی پی) میں حصہ درج ذیل شرح کے مطابق رہا ہے۔

1- زراعت 18.4 فیصد
2- معدنیات 6 فیصد
3- صنعت 8.9 فیصد
4- تیل 10.6 فیصد
5- پانی، بجلی، گیس 1.8 فیصد
6- تعمیرات 7 فیصد
7- تجارت 16.1 فیصد
8- حمل و نقل و مواصلات 7.5 فیصد
9- مالی اداروں کی خدمات 1.8 فیصد
10- پیشہ وارانہ اور خاص مستقل خدمات 11.4 فیصد
11- عمومی خدمات 13.6 فیصد
12- معاشرتی خدمات 2.3 فیصد

اسلامی جمہوری ایران کے نئے مالی سال بجٹ 21 مارچ 1993ء سے شروع ہو گا متعدد خصوصیات کا حامل ہے نئے سالانہ بجٹ میں 88-89ء کے مالی سال سے اقتصادی توازن برقرار رکھنے کیلئے جو پالیسیاں اختیار کی گئی تھیں انہیں جاری رکھنے کی بناء پر زرمبادلہ کی قیمتوں کے یکساں اور متوازن رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

اس سے صنعتوں کی ترقی و پیش رفت

لئے مناسب راہ ہموار ہو جائیگی بجٹ کا خسارہ نئے مالی سال میں صفر تک پہنچ جائے گا۔

حالیہ چند برسوں کے دوران اختیار کی جانے والی اقتصادی پالیسیاں ملکی اقتصاد کے ڈھانچے کو سنوارنے اور اس میں توازن پیدا کرنے پر مبنی ہیں مسلط کردہ جنگ کے 8 سال تک جاری رہنے کی وجہ سے رونما ہونے والی مشکلات کے باوجود

اقتصادی شعبے میں ایران کی کارکردگی ان ممالک کی نسبت جو اقتصادی توازن برقرار رکھنے کیلئے اقدامات کر رہے ہیں۔ بہرحال اقتصاد کے ڈھانچے کو سنوارنے کے سلسلے میں اب بھی کئی رکاوٹیں اور مشکلات باقی ہیں تاہم اقتصادی توازن کے حصول کیلئے مختلف شعبوں میں ہم و آہنگی توازن برقرار رکھنے کی پالیسی کے جاری رکھنے کے معاملہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

ایک منصفانہ تقابلی جائزہ

قومیں اپنے اپنے ممالک کی تعمیر و ترقی اور اپنی قسمت سنوارنے کے سلسلے میں تگ و دو میں لگی ہوئی ہیں اور اس راستے میں حائل مشکلات اور دشواریوں کا بہترین حل ڈھونڈنے میں کوشاں ہیں۔ مختلف ثقافت رکھنے والی مختلف اقوام میں انسانی رقابت کے ناطے وہ قوم جو زیادہ تیزی سے حکومتی اداروں کے مطلوبہ تجربہ کا سامان بہم پہنچاتی ہے اور ملک کے انتظامی اداروں کی تشکیل کرتی ہے' تاریخ کے دھارے کو جانچنے میں زیادہ کامیاب' جستجو کرنے والی زیادہ سرفراز ہیں۔

اسلامی انقلاب مذکورہ نظریے کا واضح ثبوت ہے اور اس کا موجودہ صدی کے دوسرے انقلابات کے مدنظر تجزیہ کرنا چاہئے۔ اس ایک مقالے میں تو اس حیرت انگیز مظہر کی خصوصیات کی تشریح اور تعریف ممکن نہیں۔

یہ صدی گوناگو تحاریک' اعتراضات اور انقلابات سے عبارت ہے کہ ان میں سب سے اہم سوویت یونین' فرانس' چین' کیوبا' الجزائر اور ایران کے انقلابات ہیں۔ وہ چیزیں جو کہ ایران کے اسلامی انقلاب کو دوسرے انقلابات سے ممتاز کرتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- انقلاب کا الٰہی نظریہ

دوسرے انقلابات کے نظریہ کی بنیادی مادیت اور مادی فوائد یا آزادی و استقلال جیسی پامال شدہ اقدار کی بحالی کی جدوجہد پر مبنی ہوتی ہے لیکن اسلامی انقلاب کا نظریہ توحید اور الٰہی بصیرت پر مبنی ہے اور یہ تمام انسانی اعلیٰ اقدار کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

2- قیادت

دیگر انقلابات کے قائدین غیر معمولی ذاتی ذہانت کے حامل اور اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل میں کوشاں رہے اور انہوں نے اس راہ میں ایسی ہی دوسری تحاریک کے تجربات سے استفادہ کیا۔ لہٰذا حضرت امام خمینی کی اس الٰہی جدوجہد میں کامیابی کی دلیل' ان کی غیر معمولی ذہانت کے علاوہ' فقہی معاملات پر عبور اور انقلابی نظریے کا مکمل احاطہ تھا۔

3- عوام

ہر طبقہ اور گروہ سے تعلق رکھنے والے ایرانی عوام نے انقلاب کے جملہ مراحل میں شریک تھے جبکہ دیگر انقلابات میں صرف عوام کے مخصوص گروہ شرکت کرتے تھے کیونکہ ان انقلابات کے مقاصد انہی خاص طبقوں کے مفادات اور ان کی آرزوؤں پر مبنی تھے۔

4- قانون کی حاکمیت

صرف انقلاب ایران ایک ایسا انقلاب تھا کہ جس نے عوام الناس کی رائے کے پیش نظر حکومت کے انتخاب کی راہ ہموار کی اور تیزی سے ملک اور تمام اجتماعی امور پر قانون کی حاکمیت کا بندوبست کیا۔ اسمبلی' عدلیہ اور صدر جیسے تمام اہم اداروں نے انقلاب کی کامیابی کے دو سال کے اندر اندر اپنا کام شروع کر دیا تھا۔

5- آزادی اور اعتدال

ایرانی انقلاب نے اپنی کامیابی کے بعد دیگر انقلابات کے مقابلے میں سابقہ نظام حکومت اور اس سے منسلک عناصر کے ساتھ معاملہ کرنے میں بہت کم تشدد اور سختی کا مظاہرہ کیا۔

فرانس میں دو ملین سے زیادہ اور سوویت یونین میں 5 ملین سے زیادہ لوگوں کو پھانسی کی سزا دی گئی اور کئی ملین لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا اور سینکڑوں لوگ بھاگ گئے تھے۔

6- استقلال

کیوبا' چین اور الجزائر نے سوویت یونین کی مالی مدد اور پروپیگنڈے کے بل بوتے پر اور اس سے حاصل ہونے والے اسلحہ کی مدد سے انقلاب برپا کیا اور وہاں کے لوگوں نے ہمہ جہت حمایت کے تسلسل کی وجہ سے حکومتی اور ملکی نظم و نسق چلانے کیلئے ایک نظام کی تشکیل کی۔

لیکن ایران کے عوام اور قیادت نے انقلاب کی کامرانی اور اپنے من پسند نظام کی تشکیل کے سلسلے میں کسی بھی طاقت سے مدد کی درخواست نہیں کی۔

7- مزاحمت

جیسا کہ انقلاب ایران کامیابی کے بعد گزشتہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں جارحیت کا شکار ہوا اور اس جارحیت کے مقابلے میں سینہ سپر ہوا کوئی دوسرا انقلاب نہیں ہوا۔ تمام سامراجی طاقتوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے ابتدائی ایام سے ہی مختلف سیاسی' معاشی اور فوجی شوشے چھوڑتے ہوئے اس الٰہی تحریک کے مقابلہ کی ٹھان لی لیکن ایرانی قوم نے کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھا اور اپنے راستے پر چلتی رہی۔

8- استحکام

ایرانی انقلاب تیزی سے ایک سیاسی اور حکومتی نظام کی شکل اختیار کر گیا اور اس نے تمام سازشوں کو جو کہ کسی بھی ملک کے استحکام کا خاتمہ کر سکتی ہیں ناکام بنا دیا۔ ہمارے نظام کا استحکام بڑی طاقتوں اور حتیٰ کہ خطے کے بعض حکومتوں کی مصلحتوں سے متصادم تھا لیکن قیادت کے طریقے' عوام کے عزم اور ملک کے پالیسی سازوں کے تدبر اور ذہانت نے وہ حالات پیدا کر دیئے انقلاب نے اپنی حیات و شناخت اور اپنے اقتدار کے حامل نظام کو دفاع کیا اور سارے مراحل میں کامیاب و کامران ہوا۔ اقوام متحدہ کی طرف سے عراق کو جارح قرار دیا جانا یہ نہ صرف ایران کی عراق سے جنگ میں ایران کی فتح کے مترادف ہے بلکہ ایران کی حقانیت کو تسلیم کیا جانا اور اس کی عالمی شناخت پر مہر تصدیق ثبت کیا جانا اور اس کی طاقت کا اعتراف بھی ہے۔

9- جائزہ

ہر انقلاب کو نشیب و فراز' ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے توازن اور نظم و ضبط قائم کرنے کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے لیکن وہی انقلاب زیادہ کامیاب ہوتا ہے جو کہ انتہائی سرعت سے بنیادی تجربات کو مکمل کر لیتا ہے۔

ملکی قوانین اور ضابطوں کی تدوین کے تیزی سے مکمل ہو جانے والا تجربہ اسلامی انقلاب کی کامیابیوں میں شمار کیا جاتا ہے' ہر انقلاب کو اختلاف رائے کا سامنا کرنا پڑتا ہے' اسی لئے ہر ملک میں انقلابی کونسل انقلاب کے بعد کئی سال تک لوگوں کو شورائی طریقے سے فیصلہ کرنے والے مراکز اور اداروں کی تشکیل کی اجازت نہیں دیتی حالانکہ وہ انقلاب جو تیزی سے قانون سازی اور عوام کو ملکی امور میں شریک کرنے کا تجربہ کرے زیادہ کامیاب و کامران ہے' یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس انقلاب کے بعد دو سال کے اندر اندر مجلس' قانون ساز' قومی اسمبلی اور صدارتی انتخابات کا

باأصول جرأت مند شخصیت

چوہدری محمد افضل

پروپرائٹر: افضل انٹرپرائزز راولپنڈی سے انٹرویو!

چوہدری محمد افضل ایک ملنسار' خوش اخلاق' بے لوث ہمدرد اور بااصول روشن خیال کے مالک ہیں ملکاں پور جٹاں تحصیل کھاریاں ڈسٹرکٹ گجرات کی مشہور جاٹ فیملی کے چشم و چراغ ہیں تعلیم کے دوران طلبہ کے ہردلعزیز رہنما اور کالج کی نصابی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے ڈگری کالج گجرات سے بی اے کے بعد برٹش کمپنی میں فورمین کی حیثیت سے سعودی عرب چلے گئے وہاں 4 سال بطور فورمین کام کرتے رہے پھر 8 سال بلڈنگز کنٹریکٹر رہے 12 سال سعودی عرب میں قیام کے بعد واپس پاکستان آئے 1991ء میں ریکروٹمنٹ کا لائسنس لیا اپنی شبانہ روز محنت سے مین پاور کی ایکسپورٹ کے کاروبار میں مشغول ہو گئے ان کی بزنس کارکردگی اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ انہوں نے 9 ماہ کے قلیل وقت میں 800 سے زائد مین پاور' سعودی عرب' کویت' (امارت) قطر' بحرین' اور اومان میں ایکسپورٹ کی ہے ان کی فرم کا اعتماد پبلک میں کافی حد تک نمایاں ہوا ہے اتنے عرصے میں کسی ڈیپارٹمنٹ یا ایجنسی کو آپ کی فرم کے متعلق کسی قسم کی شکائت نہیں آئی۔ چوہدری افضل جس لگن اور محنت سے مین پاور کی ایکسپورٹ میں ترقی کر رہے ہیں یہ امید کی جا سکتی ہے مستقبل میں مین پاور کی برآمد میں پاکستان کا نام روشن کریں گے۔

ملائشیا میں پاکستانی مین پاور کی ایکسپورٹ کے مسئلہ پر ہمارے سوال کا جواب دیتے ہوئے چوہدری افضل نے کہا ملائشیا اس وقت مین پاور میں دنیا کی اہم ترین منڈی ہے زندگی کے ہر شعبہ میں وہاں بڑی تیزی سے ورک ہو رہا ہے۔ بلڈنگز' روڈز' انڈسٹریز تعمیر ہو رہی ہیں غیر ملکی سرمایہ کار بڑی تیزی سے ملائشیا حکومت کی انقلابی پالیسیوں کی بدولت سرمایہ کاری کر رہے ہیں یہ بھی سچ ہے ملائشیا میں مین پاور کی ضرورت ہے۔

افسوس کا مقام یہ ہے حکومت پاکستان اس

چوہدری افضل کی بزنس کارکردگی ہر لحاظ سے قابلِ تعریف ہے

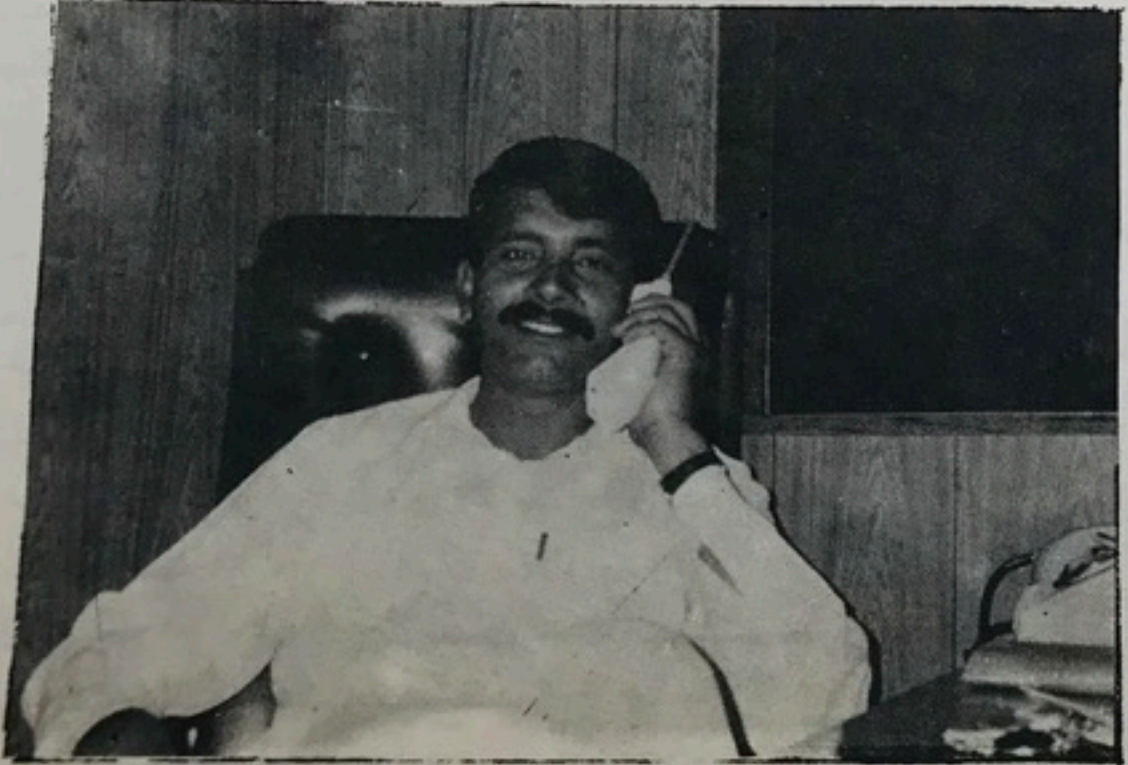

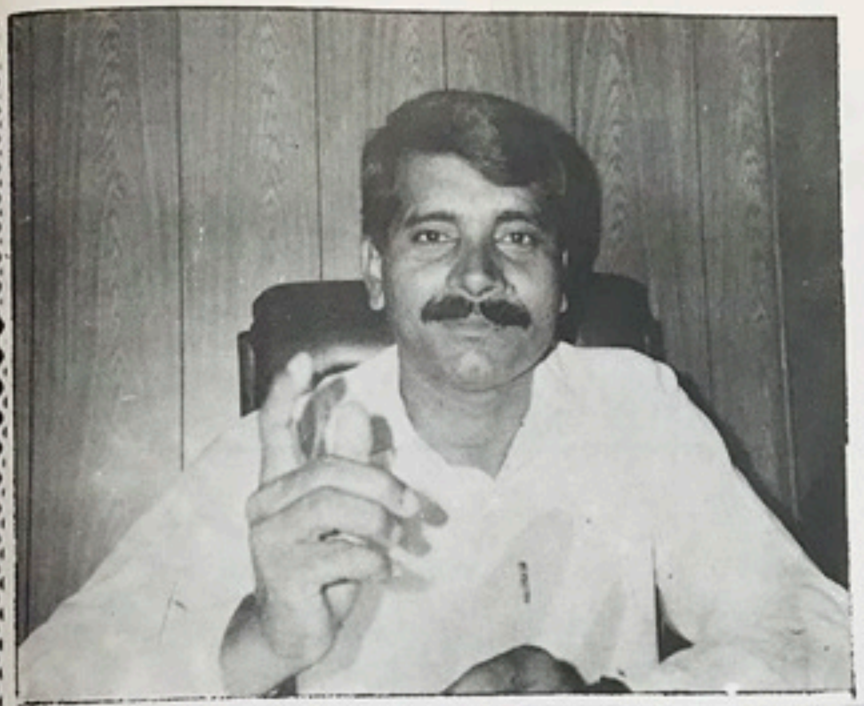

اہم مارکیٹ کو پاکستانی مین پاور کے لئے حاصل کرنے میں بری طرح ناکام رہ گئی ہے سب سے زیادہ نقصان ہمارے منسٹر میاں زمان کی ریکروٹمنٹ کے بارے میں لاعلمی' ناتجربہ کاری' کم عقلی اور پاکستانی مفادات کے تحفظ سے ناواقفیت کی وجہ سے پہنچا ہے چاہئے یہ تھا وفاقی وزیر محنت مین پاور اعجاز الحق' وزیر مملکت میاں زمان مل بیٹھ کر ملائشیا کی نئی مارکیٹ کے لئے جامع منصوبہ بندی کرتے" مین پاور کے ایکسپرٹ افراد کو (جس میں مین پاور منسٹری' ڈی جی بیورو اور تجربہ کار پروموٹرز) وفد کی صورت میں ملائشیا بھیجتے یہ وفد وہاں کی مارکیٹ کا تفصیلی سروے کرتا' معلومات

ملائیشیا میں پاکستانی مفادات کو سب سے زیادہ نقصان ●

وفاقی وزیر مملکت میاں زمان کی لاعلمی، ناتجربہ کاری، کم عقلی اور قومی مفادات کے تحفظ سے ناواقفیت کی وجہ سے پہنچایا ہے

اکٹھی کروا کر ملائشیا میں کس قسم کی پاکستانی مین پاور کی کھپت ہے ملائشیا کے فارن لیبر قوانین کے تحفظات کا جائزہ لیا جاتا۔ ملائشیا کے متعلقہ اداروں سے باضابطہ مذاکرات کرکے طے کیا جاتا کہ ملائشیا کو کس کس فیلڈ میں مین پاور کی ضرورت ہے حکومت پاکستان اس سلسلے میں ملائشیا کی کیا سپ کر سکتی ہے کون سے شعبے میں ملائشیا پاکستانی مین پاور کو ترجیح دے گا تفصیلی جائزے کے بعد وزارت محنت" افرادی قوت" وزارت خارجہ کے مشورے کے ساتھ ملائشیا کے لئے مین پاور کی ایکسپورٹ کے لئے ایک ٹھوس جامع پالیسی واضع کرتی اس کے بعد پاکستانی مین پاور کو باعزت' قانونی ذرائع اور مکمل تحفظ کے ساتھ ملائشیا بھیجا جاتا۔ تو پاکستان کے لئے زرمبادلہ کے حصول کے سنہری چانس تھے ہوا یوں ہمارے منسٹر میاں زمان نے ملائشیا کا سرسری چند روزہ دورہ کرکے پاکستان کے اخبارات میں سرخیاں چھپوائی کہ وہ ملائشیا سے 50 ہزار مین پاور کی ڈیمانڈ لے کر آئے ہیں میاں زمان کی اس بے وقوفی اور نالائقی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض ٹریول ایجنٹوں' پروموٹروں نے عوام کو ورغلا کر غیر قانونی ذرائع سے بڑی تعداد میں بھیج دیا جس سے ہزاروں لوگ حکومت پاکستان کے معزز وزیر کے بیان کو سچ سمجھ کر غیر قانونی ملائشیا بھیجنے والوں کے چنگل میں آگئے اپنی کروڑوں روپے کی پونجی غلط لوگوں کے ہاتھوں میں دے دی۔

نتیجہ یہ نکلا ہزاروں پاکستانی جو سنہرے مستقبل کا خواب لے کر ملائشیا گئے وہاں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے جیلوں میں پہنچ گئے۔

یہ سب کچھ وفاقی وزیر مملکت میاں زمان کی بیان بازی اور غلط اعداد و شمار کی وجہ سے ہوا جس سے ایک طرف پاکستانیوں کی عزت وقار مجروح ہوئی دوسری طرف پاکستان کے لئے ملائشیا کی مارکیٹ خراب ہو گئی ہزاروں افراد ملائشیا کی جیلوں میں پڑے میاں زمان کی ناقص منصوبہ بندی کا ماتم کر رہے ہیں۔

ملائشیا سے پاکستان کو فائدہ پہنچنے کی بجائے الٹا نقصان ہوا ہے ملائشیا میں ہزاروں پاکستانی جیلوں میں ہیں جس سے پاکستان میں ملائشیا کی حکومت کے بارے اچھے تاثرات نہیں پائے جاتے اور پاکستانی مین پاور بھی ملائشیا میں سخت قوانین امیگریشن کی پابندیوں سے سخت خوف زدہ ہیں۔

دکھ کی بات ہے وزارت محنت ملائشیا کی مارکیٹ کو پاکستانی مین پاور کے لئے بہتر بنانے میں قطعی طور پر ناکام ہوئی ہے ملک کا کثیر زرمبادلہ ضائع کر دیا گیا ہے۔ ملائشیا کی جیلوں سے لوگوں کی داستانیں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں اب وفاقی وزیر میاں زمان خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں مین پاور کی ایکسپورٹ پالیسی کے بغیر میاں زمان نے غلط بیان بازی کر کے ہزاروں لوگوں کو زندگی بھر کی پونجی سے محروم کروا دیا ہے وزیر اعظم

سعودی عرب میں ھیروئن کی سمگلنگ سے پاکستان بے حد بدنام ہوا ہے

منشیات کے دھندے میں پروموٹرز ہرگز ملوث نہیں ●

نواز شریف کو تحقیقات کروانی چاہئے پاکستانیوں کے اتنا ظلم کیوں ہوا حکومت پاکستان کو ملائشیا میں غیر قانونی بھجوائے گے پاکستانیوں کے معاملات کو طے کرنے کے لئے فی الفور ایک اعلیٰ اختیاراتی وفد ملائشیا بھیجنا چاہئے جو ملائشیا حکومت کے ساتھ نئے سرے سے گفت و شنید کے تفصیلی سروے اور جائزے کے بعد جامع پالیسی مرتب کرے۔

پروموٹرز پر سعودی عرب میں منشیات کی سمگلنگ کے الزام کی وضاحت کرتے ہوئے چوہدری افضل نے کہا سعودی عرب ہمارا برادر اسلامی ملک ہے سعودی عرب کے ساتھ ہمارے والہانہ تعلقات ہیں میرے 12 سال سعودی عرب میں گذرے ہیں میں نے دیکھا ہے سعودی عوام پاکستانیوں کو اپنا بھائی تصور کرتے ہیں وہاں پاکستانیوں کو بہت عزت تھی وہاں کے اہم گورنمنٹ ادارے بھی مصر' بنگلہ دیش انڈیا کی بجائے پاکستان کو ترجیح دیتے تھے میرے خیال میں سعودی عرب میں منشیات کی سمگلنگ میں پاکستان میں سعودی عرب کی مخالف لابی کا ہاتھ ہے جو ایک مجرمانہ سازش کے ذریعے منشیات فروشوں کو آلہ کار بنا کر ہمارے ملک کی بہت بڑی فارن ایکسچینج کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور پاک سعودیہ تعلقات میں رخنہ ڈال کر اسلام دشمن قوتوں کو تقویت پہنچانا چاہتے ہیں سعودی عرب میں جن پاکستانی پاسپورٹ ہولڈر سمگلروں کے سر قلم کئے گئے ہیں ان ناقابل معافی جرائم سے پاکستان کے قومی مفادات کو نقصان پہنچا ہے یہی وجہ ہے پاکستانی مین پاور کی سعودی عرب میں برآمد میں کمی واقع ہو رہی ہے ڈرگ مافیا کی خطرناک سرگرمیاں پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کی ریکروٹمنٹ پالیسی میں تبدیلی کا مظہر بن سکتی ہیں۔

جہاں تک منشیات کی سمگلنگ میں پروموٹرز کی شمولیت کا مسئلہ ہے میں پورے یقین کے ساتھ اس الزام کی تردید کرتا ہوں حکومت پاکستان لائسنس ہولڈر پروموٹر کسی صورت میں بھی منشیات کے دھندے میں ملوث نہیں کیونکہ پروموٹر کا ذریعہ معاش مین پاور کی ایکسپورٹ ہے یہ لوگ غیر قانونی دھندے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

ہاں اگر کوئی پروموٹر ہیروئن فروشوں کو بھجواتا ہوا پکڑا جائے یا منشیات فروشوں کے ساتھ تعلق ثابت ہو جائے تو ایسے بھیڑیئے کو سزائے موت دینی چاہئے تاکہ کوئی پروموٹر ایسی ناقابل معافی حرکت نہ کر سکے۔

وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق کی خدمت میں میری تجویز ہے کہ وہ وزارت خارجہ' وزارت داخلہ وزرات محنت مین پاور اور بیوپا کے سینئر نمائندوں پر مشتمل ایک اعلیٰ وفد لے کر سعودی عرب کا دورہ کریں پاکستان کی گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے کے لئے سعودی عرب کے لیڈروں اور متعلقہ اداروں کو بتائیں کہ حکومت پاکستان نے منشیات کی سمگلنگ کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں سعودی عرب کے متعلقہ اداروں کے ساتھ باہمی مشورے سے ایسی ٹھوس پالیسی ترتیب دیں جس سے برادر اسلامی ملک سعودی عرب کی شکایات کا ازالہ ہو سکے پروموٹروں کے خلاف اس خطرناک پروپیگنڈے کا آزالہ ہو سکے

پروموٹرز کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری افضل نے کہا حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ مین پاور کے بزنس کو فی الفور قومی انڈسٹریز کا درجہ قرار دے۔ سفیروں اور لیبر اتاشیوں کی صلاحیت اہلیت اور ترقی کو مین پاور کی ڈیمانڈ سے منسلک کر دیا جائے۔ انہیں پابند کیا جائے کہ وہ مین پاور کے لئے پروموٹروں سے تعاون کریں۔ قومی مفادات کے حصول کے لئے حکومت پروموٹروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں جبکہ انہیں ایکسپورٹ بزنس کی مانند مین پاور ایکسپورٹ پر بھی قرضہ کی سہولت دی جائے پرائیوٹائزیشن پالیسی کا اطلاق سرکاری ادارے او۔ ای۔ سی پر لاگو کر کے مین پاور ایکسپورٹ کے بزنس کو فری کیا جائے۔

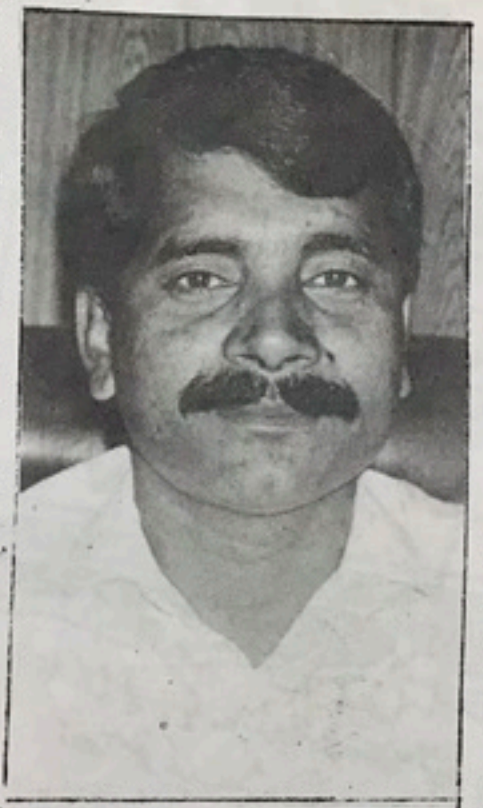

سرکاری ادارے او ای سی کو ختم کر کے مین پاور کے بزنس کو فری کیا جائے

مین پاور کے بزنس کو قومی انڈسٹریز قرار دیا جائے

انعقاد کیا گیا؟

ہر انقلاب خارجہ اور اندرونی پالیسیوں اور اقتصادی و معاشرتی پالیسیوں کی تدوین کے سلسلے میں عجلت اور سست روی کی ملی جلی کیفیت اور طاقت کے مختلف مراکز اور افراد کی خود سرانہ روش کا شکار ہوتا ہے کیونکہ یہی انقلاب کی فطرت اور اجتماعی کام کا تقاضا ہے۔

انقلابات کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حالات قطعی اور جامع پالیسیوں کے بنانے اور ان پر عمل درآمد کے سلسلے میں کئے جانے والے تجربات کے حصول تک قائم رہتے ہیں اور اسی میں بیسیوں سال لگ جاتے ہیں' لیکن ایران کے اسلامی انقلابات کے ضمن میں جس بات کا عمل دخل ہے اور جو بات اس انقلاب کو ایک خاص و امتیازی حیثیت دیتی ہے' وہ اس کا تیزی سے استحکام اور توازن کے مرحلہ تک پہنچنا ہے۔ انقلاب کی کامیابی کے دس سال بعد انقلاب کے قائد کی ہدایات کے مطابق تیار اور منظور کیا جانے والا ترقی کا پانچ سالہ پروگرام تمام تجربات کا آئینہ اور تعمیر و ترقی کی بڑی بڑی پالیسیوں کا حامل ہے۔

سائنسی انداز میں موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے انقلاب ایران نے قطعی قوانین کی تیاری اور اپنے توازن و استحکام کی تیزی سے پہنچنے کے سلسلے میں دوسرے تمام ہم عصر انقلابات سے زیادہ کامیاب و تعمیری رہا ہے اور اس تجزیے میں یہ کامیابی اور وقت دو چند ہو جائے گی کہ جب ایران کی اندرونی اور بیرونی مشکلات اور اس ملک کی بڑی طاقتوں سے عدم وابستگی اور ایران کی طرف سے ان طاقتوں کے اطلاعات' سیکورٹی اور تعلیمی نظاموں سے فائدہ نہ اٹھائے جانے کی خصوصیت پر توجہ دی جائے' لہٰذا یہاں یہ بات عیاں ہوئی کہ مذکورہ نکات کے بغور مطالعہ اور اسلامی انقلاب کی اس خصوصیت کے بارے میں بحث و تمحیص ضروری ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران میں خواتین کا مقام

عابد عسکری

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت خواتین اقتصادی' سیاسی' اجتماعی اور انفرادی لحاظ سے بے پناہ مشکلات کا شکار ہیں اور یہ مسئلہ عالمی سطح پر درپیش ہے خاص کر یورپ میں عورت نہایت پریشانی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ بدقسمتی سے وہ حکومتیں جو خود کو "اسلامی جمہوریہ" کہلوانے میں فخر محسوس کرتی ہیں وہ بھی عورتوں کے حقوق سے پہلو تہی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ لیکن ایران دنیا میں واحد' اسلامی حکومت ہے جو کہ نہ فقط خواتین کو ان کے جائز اور فطری حقوق دلاتی ہے۔ بلکہ معاشرہ میں عورت کو اس کے شایان شان حیثیت بھی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کی عورت تمام شعبہ ہائے حیات میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ حضرت امام خمینی نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد جس مسئلہ کے بارے میں پہلا حکم جاری کیا تھا وہ عورتوں کے حقوق سے متعلق تھا۔ انہوں نے کہا تھا ہم خواتین کو اسلامی انقلاب کا محسن سمجھتے ہیں اس لئے کہ ان کی قربانیاں مردوں سے بھی زیادہ ہیں' پھر جب دفاع کا دور آیا تو مائیں اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے میدان جنگ کی طرف بھیجتی تھیں۔ ایثار قربانی اور عمل کی تمام منزلیں خواتین ایران نے طے کر کے ثابت کر دیا اگر دنیا بھر کی عورتیں حضرت فاطمۃ الزہرا اور زینب کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ زندگی میں ایسے ایسے کارنامے انجام دے سکتی ہیں۔ جن پر تاریخ انسانیت جتنا فخر کرے کم ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران میں ملکی سطح پر تحفظ حقوق خواتین فاؤنڈیشن قائم کی گئی ہے۔ اس کی انچارج خانم شہلا حبیبی تجربہ کار اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں وہ ایرانی خواتین کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے نمایاں کارکردگی کے ذریعہ ملک کے تمام حلقوں سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ خواتین فاؤنڈیشن کی کارکردگی مندرجہ ذیل شعبوں پر محیط ہے۔

تحقیقی شعبہ

یہ شعبہ اندرون ملک اور بیرون ملک ایسی خواتین سے رابطہ قائم کرتا ہے جو علمی' تحقیقی اور فنی امور پر کامل دسترس ہوں۔ جب کوئی خاتون علمی کام کرتی ہے یا آرٹ کلچر کے بارے میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہے تو اس کا حکومت کی طرف سے اعلیٰ اعزاز کی سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ بہترین انعام سے بھی نوازا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے ایران کی عورت آج زندگی کے تمام شعبوں میں قابل رشک کام کر چکی ہے۔ ایران میں کوئی ایسا شعبہ نظر نہیں آتا کہ جس میں کوئی عورت کام نہ کر رہی ہو پردہ اور نسوانی حدود کے اندر رہ کر خواتین کو معاشرتی و اجتماعی کام کرنے کی کھلی اجازت ہے۔

تعلقات عامہ

خواتین فاؤنڈیشن کا یہ شعبہ عورتوں کو بے کار پڑے رہنے یا وقت ضائع کرنے سے نجات دینے کیلئے مختلف پروگرام تشکیل دیتا رہتا ہے

مثلاً دینی و تعلیمی اجتماعات کا انعقاد عورتوں کو مذہبی پروگراموں کی ترغیب دلانا' نماز جمعہ' نماز باجماعت اور مسجد کی طرف عورتوں کو لے آنا اس فاؤنڈیشن کے نصب العین میں شامل ہے۔ اگر کوئی عورت دستکاری میں دلچسپی کا اظہار کرے اس کو بغیر کسی معاوضے کے دستکاری اسکول میں ٹریننگ دی جاتی ہے فاؤنڈیشن کا اہم مقصد یہ ہے کہ ایران کی کوئی عورت اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع نہ کرے اور مختلف کاموں کے ذریعہ اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے کی سعی کرے یہ شعبہ ضرورت مند خواتین کی تمام ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔ خواتین فاؤنڈیشن کا یہ شعبہ بین الاقوامی سطح پر خواتین انجمنوں' اداروں سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ جو عورتیں علمی' اقتصادی اور فنی شعبون میں کام کر رہی ہیں۔

یہ فاؤنڈیشن ان سے بھرپور تعاون کرتی ہیں۔ اس فاؤنڈیشن کے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل ہے کہ سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح تک طالبات اور معلمات کے تبادل دورے کا اہتمام کیا جائے۔ خاص کر دینی و اسلامی سوچ رکھنے والی عورتوں کو ایک دوسرے سے قریب کیا جائے۔

عدالتوں میں خواتین کی نمائندگی

ایران میں عورتوں کو ملک کی تمام عدالتوں میں نمائندگی حاصل ہے جب کوئی جج کسی عورت کے بارے میں فیصلہ صادر کرتا ہے تو وہ اپنی خاتون مشیر سے بھی مشورہ کرتا ہے۔ چونکہ بہت سے ایسے نسوانی مسائل اور احساسات ہوتے ہیں جنہیں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہیں جان کر سکتا اس لئے عدالتی کارروائی دانشور اور پڑھی لکھی خواتین کے مشورہ کے بغیر انجام پذیر نہیں ہوتی اس طرح عورت پردہ اور حدود کے اندر رہ کر وکالت کا پیشہ اختیار کر سکتی ہے ایک مرد وکیل کے مقابلے میں عورت کے دلائل قوی ہوں تو عدالت اس کے دلائل کو اپنے فیصلہ میں شامل کرتی ہے۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں خواتین کی نمائندگی

ایران میں خواتین کو پارلیمنٹ میں بھی نمائندگی دی جاتی ہے۔ عورت کو پارلیمنٹ میں وہی مقام حاصل ہے جو کہ مرد کو ہے۔ اسی طرح خواتین بھی قومی و ملکی امور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہیں

تجاویز حکومت کے بڑے اہم پروگراموں میں شامل کی جاتی ہیں۔

شکایات سیل

اس فاؤنڈیشن نے خواتین کے مسائل کے حل کیلئے ایک شکایات سیل قائم کر رکھا ہے۔ مختلف شہروں اور قصبوں میں دفاتر قائم کئے گئے ہیں جو خواتین کی بروقت شکایات کا ازالہ یا فوری امداد کا اہتمام کرتے ہیں۔ علاقے کے مجسٹریٹوں، تھانے اور پولیس چوکیوں کو اعلیٰ حکومتی سطح پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خواتین کو ہر لحاظ سے تحفظ فراہم کریں۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کی خواتین بغیر کسی خطرے اور خدشے تنہا سفر کر سکتی ہیں خاندانی و معاشرتی امور میں بھی عورتوں کی شکایات کو نہایت اہمیت کے ساتھ سنا جاتا ہے۔

حکومتی امور میں خواتین کی مشاورتی کمیٹیاں

ایران میں تمام سرکاری دفاتر میں خواتین کی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں وہاں پر عورتیں چھوٹے دفتر سے لے کر بڑے دفتر تک خواتین مشیر کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ جیسا کہ خانم شہلا حبیبی، آقائی ہاشمی رفسنجانی صدر اسلامی جمہوریہ ایران کی مشیر برائے خواتین اور خانم بتول گشتی، مشیر وزیر داخلہ برائے خواتین کے طور پر کام کر رہی ہیں۔

خواتین کو قرض حسنہ کی فراہمی

خواتین فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام عورتوں کی فلاح و بہبود اور سہولت کیلئے امام خمینی فلاحی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو ضرورت مند عورتوں کو قرض حسنہ فراہم کرتی ہے، مثلاً کسی عورت نے کاروبار شروع کرنا ہے یا اپنے بچوں کی شادی کرنی ہے یا گھر بنانا ہے تو حکومت انہیں آسان قسطوں پر قرض فراہم کرتی ہے اس میں کسی قسم کا سود اور منافع نہیں ہوتا خدانخواستہ اگر کوئی عورت مر جائے یا کسی حادثہ کی شکار ہو جائے تو وہ قرض معاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ سہولت ایران کی تمام عورتوں کو باآسانی حاصل ہے۔

نرسوں اور مڈوائف عورتوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام

ایران میں نرسنگ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے جو لڑکیاں یا خواتین اس شعبہ میں کام کرتی ہیں ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایرانی لڑکی اس فیلڈ کو اپنانا چاہے تو والدین اسے خوشی کے ساتھ اجازت دے دیتے ہیں وہ مریضوں اور کراہتے ہوئے انسانوں کی خدمت کو اپنے لئے بڑا اعزاز سمجھتے ہیں، نرسوں کیلئے قیام و طعام اور ٹریننگ سنٹر میں ٹرانسپورٹ کی سہولیات کی فراہمی اور دیگر تمام اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ پھر جب کوئی لڑکی ٹریننگ حاصل کر لیتی ہے تو اسے فوراً ملازمت مل جاتی ہے۔ نرسوں کی تعیناتی کی وقت شہر، علاقے کی سہولت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ نرسوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو، کیونکہ جب ان کا ذہن مطمئن ہو گا تو وہ بہتر طریقے سے مریضوں کی خدمت کر سکیں گی۔

ایران میں ہسپتالوں میں کام کرنے والی نرسوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت ہر وقت حاصل ہے۔ مڈوائف (دایہ) عورتوں کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے شہروں، دیہاتوں میں دایہ عورتیں حکومت کی زیر سرپرستی کام کر رہی ہیں۔

زچہ و بچہ کو فوری و بروقت طبی امداد پہنچائی جاتی ہے۔ غرضیکہ تمام تر طبی سہولتیں حکومت فراہم کرتی ہے۔ نرسنگ کرنے والی لڑکیوں سے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی بلکہ ٹریننگ کے دوران لڑکیوں کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن "نرسوں کے دن" کی مناسبت سے حکومتی سطح پر منایا جاتا ہے۔

پر مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر کوئی عورت بغیر وارث کے زندگی گزار رہی ہے تو اس کے جملہ اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ یتیم بچیوں کی تعلیم اور شادی کے اخراجات بھی رہبر انقلاب فنڈ میں ادا کئے جاتے ہیں۔ عورتوں کو پردہ اور حدود کے اندر رہتے ہوئے ہر قسم کی جائز تفریحات کی اجازت ہے۔ مثلاً ریڈیو، ٹی وی کے پروگراموں اور کھیلوں میں مشغول ہونے میں خواتین کو مکمل آزادی ہے۔ غرضیکہ ہر وہ کام جو اسلامی شریعت کے خلاف نہ ہو اس میں خواتین پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اسلامی انقلاب کے بعد ایران میں جو سہولیات ایرانی خواتین کو حاصل ہیں۔ شاید دنیا میں کہیں نہ ہوں یہی وجہ ہے مرد اور عورت شانہ بشانہ زندگی کے تمام شعبوں میں یکساں حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

عورتوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے حکومت کے اہم اقدامات

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد حکومت نے عورتوں کے مسائل پر خاصی توجہ دی ہے مثال کے طور پر ان کیلئے الگ الگ شعبے قائم کئے گئے ہیں: خاندانی کمیشن، اجتماعی کمیشن وغیرہ وغیرہ۔

اگر کوئی عورت ریٹائرڈ ہونا چاہے تو بیس سال کے بعد ریٹائرڈ ہو سکتی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو دفتروں میں دو گھنٹے پہلی چھٹی دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے بچوں، یا گھر والوں کی بہتر طریقے سے خدمت کر سکیں۔ اسی طرح صبح کے وقت بھی دفتر میں حاضری کو بھی تاخیر کے ساتھ شمار کیا جاتا ہے۔ آرٹ اور کلچر جیسے شعبوں میں خواتین بڑی لگن کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ ان پڑھ عورتوں کو حکومت کے خر

4- قانون کی حاکمیت

صرف انقلاب ایران ایک ایسا انقلاب تھا کہ جس نے عوام الناس کی رائے کے پیش نظر حکومت کے انتخاب کی راہ ہموار کی اور تیزی سے ملک اور تمام اجتماعی امور پر قانون کی حاکمیت کا بندوبست کیا۔ اسمبلی، عدلیہ اور صدر جیسے تمام اہم اداروں نے انقلاب کی کامیابی کے

عزت مآب حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی صدر اسلامی جمہوریہ ایران کا تاریخی دورہ پاکستان

تفصیلی رپورٹ محمد صدیق القادری ایڈیٹر انچیف

اسلامی جمہوریہ ایران کے ہر دلعزیز صدر جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی پاکستان کے چار روزہ دورے پر تشریف لائے۔ اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے باہر ہزاروں پاکستانی اسلام کے اس عظیم مجاہد اور یار امام امت خمینیؒ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے منتظر تھے ایران کے معزز مہمان صدر کے لئے پاکستانیوں کے دلوں میں بے حد احترام و بے حد پرخلوص جذبات کا اظہار پایا جاتا تھا۔ صبح سے ہی راولپنڈی

... the 30th Anniversary of the Franco-German Friendship Treaty

H.E. Alfred Vestring Ambassador to Pakistan of the Federal Republic of Germany and H.E. Jean - Pierre Masset Ambassador to Pakistan of the French Republic Arrange the Beautiful Programme Auditorium at the German Embassy Islamabad on the Occasion of the Celebration for the 30th Anniversary of the the Franco-German Friendship Treaty.

Defence Minister of Pakistan Syed Ghous Ali Shah was The Chief Guest of this Esteened Ceremony.

Secretary General for Foreign Affairs Mr. Akram Zaki was among the Guests of Honour, Besides, Alage Number of Important Diplomates People of Belonging to Different Arenas of Life and Also Participated of the Natherland Ambassador, and The Staff of the Two (Germany, French) Embassies.

From Left to Right: Germany Ambassador H.E. Alfred Vestring and French Ambassador H.E. Jean - Pierre Masset

French Ambassador and German Ambassador Talking with Mohammad Siddique Al-Qadri Editor-in-Chief Youth International Magazine

Natherland Ambassador Talking with leader of People Party Mr. Shafqat Mahmood

Chief Guest Syed Ghous Ali Shah Talking with German and Frinch Ambassador

Mr. Ruediger Zettel Head of Press and Culture Germany Embassy Islamabad with M. Siddique-Al-Qadri Editor-in-Chief Youth International Magazine

Diplomates Couple

Secretary General Foreign Affair Mr. Akram Zaki with Mr. Al-Qadri Editor-in-Chief Youth International Magazine

Mr. Ruediger Zenel Head of Press and Culture Germany Embassy with French Ambassador H.E. Jean - Pierre Masset

... Ambassador H.E. Alfred Vestring ... Ambassador H.E. Alfred Vestring ... with Mohammad Siddique-Al-Qadri Editor-in-Chief Youth International Magazine

... People Seeing the Photographic

Diplomates of Twin Embassies.

French Press Attachi with Diplomate Guest

پاکستانیوں نے دل کی گہرائیوں سے ایرانی صدر اُن کے وفد فقید المثال استقبال کیا!

اسلام آباد کے علاوہ دیگر شہروں اور دیہاتوں سے لوگ بسوں، ویگنوں، موٹر سائیکلوں، کاروں، حتیٰ کہ سائیکلوں پر سوار ہو کر بلکہ بہت سے لوگ پیدل اسلام آباد ائیرپورٹ کی طرف بڑھتے دکھائی دے رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ تمام راستے عزت ماب حجتہ الاسلام ہاشمی رفسنجانی کے استقبال کے لئے ائیرپورٹ کی طرف جا رہے ہیں۔

نعرے لگا رہے تھے ائیرپورٹ سے ایوان صدر جانے والے راستوں کی دونوں طرف ہزاروں لوگوں کی بڑی تعداد نے کھڑے ہو کر کئی گھنٹے تک صدر رفسنجانی کی آمد کا انتظار کیا ائیرپورٹ سے اسلام آباد تک تمام راستوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا زیرو پوائنٹ اسلام آباد کے مقام پر ہزاروں

صدر رفسنجانی اور اُن کے وفد کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی

عزت ماب صدر رفسنجانی اور ان کے وفد کو لانے والا خصوصی طیارہ ٹھیک تین بج کر پچیس منٹ پر اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر اترا، اس موقع پر انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی ان کے ہمراہ آنے والے وفد میں ان کے اہل خانہ سمیت ایک سو ساٹھ افراد شامل تھے۔

ائیرپورٹ پر استقبال کرنے والوں میں صدر

خواتین نے صدر رفسنجانی کا استقبال کیا انہوں نے ایران اور پاکستان کی دیدہ زیب جھنڈیوں کے علاوہ ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر فارسی اور اردو زبان میں خیر مقدمی نعرے درج تھے سارے راستے کو صدر رفسنجانی کی تصویروں، رنگ برنگی جھنڈیوں، آرائشی محرابوں اور فارسی اردو کے خیر مقدمی بینروں سے سجایا گیا تھا۔

ایوان صدر اسلام آباد میں ایک پروقار

حجتہ الاسلام رفسنجانی کی شاندار خدمات کے اعتراف میں نشان پاکستان کا اعلیٰ ترین سول ایوارڈ دیا گیا

پاکستان جناب غلام اسحاق خان وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف قومی اسمبلی کے سپیکر جناب گوہر ایوب خان وفاقی وزراء اعلیٰ سرکاری حکام اور غیر ملکی سفیروں کے علاوہ پاکستان بھر سے آئے ہوئے چیدہ علمائے کرام اور سماجی سیاسی رہنما بھی شامل تھے۔ خوبصورت ننھے بچوں نے صدر رفسنجانی کو گلدستہ پیش کیا ائیرپورٹ کی دیدہ زیب تقریبات میں تینوں مسلح افواج کی مارچ پاسٹ بھی شامل تھی ایران کے صدر رفسنجانی نے گارڈ آف آنر کا معائنہ بھی کیا ائیرپورٹ کے باہر دور دراز علاقوں سے جناب رفسنجانی کے استقبال کے لئے آئے ہوئے لاکھوں پاکستانی پاک ایران دوستی زندہ باد اسلام زندہ باد اسلامی انقلاب زندہ باد وغیرہ فلک شگاف

تقریب کے دوران عزت ماب حجتہ الاسلام رفسنجانی کی علمی خدمات اور ایران و پاکستان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لئے ان کی کوشش کے اعتراف کے طور پر آپ کو پاکستان کا اعلیٰ ترین سول ایوارڈ نشان پاکستان دیا گیا۔

عزت ماب حجتہ الاسلام رفسنجانی نے صدر غلام اسحاق خان سے تفصیلی ملاقات کی علاقائی بین الاقوامی اور دونوں ملکوں کے مشترکہ مسائل پر تفصیلی بات چیت کی اس موقع پر وزیراعظم پاکستان جناب نواز شریف بھی موجود تھے بات چیت کے دوران اکثر اہم مسائل پر دونوں ملکوں میں ہم آہنگی پائی گئی۔ ایران کے ثقافت اور اعلیٰ تعلیم کے وزیر جناب مصطفےٰ معین اور سائنس و ٹیکنالوجی

کے پاکستانی وزیر جناب الٰہی بخش سومرو نے سائنس اور اعلیٰ تعلیم کے بارے میں تعاون اور مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے جس کے مطابق سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں دونوں ملکوں تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

صدر غلام اسحاق خان نے جناب حجتہ الاسلام رفسنجانی کے اعزاز میں ایک پرتکلف ضیافت دی اس ضیافت سے خطاب کرتے ہوئے صدر رفسنجانی نے مسلم امتہ پر زور دیا کہ مشترکہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ ہو جائے انہوں نے اقوام متحدہ سمیت عالمی اداروں پر زور دیا کہ بوسنیا کے مسئلہ کے حل کے لئے جلد اور موثر اقدامات کریں آپ نے کشمیری مسلمانوں کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کو حل کرنے پر زور دیا

حجتہ الاسلام رفسنجانی نے پاکستان پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خصوصی خطاب فرمایا اس موقع پر صدر وزیراعظم پاکستان کے علاوہ پنجاب اور سندھ کے وزرائے اعلیٰ، گورنر سرحد، وزیراعظم آزاد کشمیر اور پاکستانی مسلح افواج کے تینوں کمانڈو، وزراء حکام اور غیر ملکی سفراء کے علاوہ بڑی تعداد میں معززین پارلیمنٹ میں موجود تھے۔

تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز کیا سپیکر قومی اسمبلی جناب گوہر ایوب خان نے ایران کے معزز مہمان صدر رفسنجانی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ایران ہمارا دوست ملک ہے جس نے ہر آڑے وقت میں ہمارا کھل کر ساتھ دیا ہے انہوں نے کہا صدر رفسنجانی نے ماضی میں ظلم سہا ہے اور امام خمینیؒ کی قیادت میں انقلاب کے عظیم سپاہی کی حیثیت سے کام کیا ہے ہم ان کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں ان خیر مقدمی الفاظ کے بعد سپیکر

آگے صفحہ پر ایرانی صدر کا دورہ پاکستان

ہاشمی رفسنجانی

صدر اسلامی جمہوریہ ایران کا تاریخی دورہ پاکستان

اسلامی جمہوریہ ایران کے معزز مہمان صدر کو
صدر پاکستان خوش آمدید کہتے ہوئے

عزت مآب حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی گارڈ آف
آنرز کا معائنہ کرتے ہوئے

ایران کے برگزیدہ مہمان صدر کا صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان
کے ہمراہ ایئرپورٹ سے باہر روانگی کا منظر

وزیراعظم پاکستان ایران کے ہردلعزیز صدر کو پاکستان
میں خوش آمدید کہتے ہوئے

ایران کے معزز مہمان کی آمد پر پاکستانی بچے پھولوں کا تحفہ
پیش کرتے ہوئے

ایران کے صدر ایک پروقار تقریب سے خطاب
کرتے ہوئے

پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ دل کی گہرائیوں سے صدر ایران کا خطاب
سنتے ہوئے۔

حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی پاکستان کی پارلیمنٹ کے
اجلاس سے یادگار تاریخی خطاب کرتے ہوئے۔

ایران کے معزز مہمان کے اعزاز میں یادگار ڈنر۔ ایران کے صدر، صدر پاکستان
اور وزیراعظم پاکستان نمایاں نظر آ رہے ہیں!!

برگزیدہ ایرانی صدر اپنے وفد کے ہمراہ شاعر مشرق علامہ اقبال کے مزار پر
دعا مانگتے ہوئے ساتھ صدر پاکستان غلام اسحاق خان بھی کھڑے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر، صدر پاکستان، گورنر پنجاب
وزیراعلیٰ پنجاب کے ہمراہ۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر حجۃ الاسلام رفسنجانی، ایرانی سفیر
یحییٰ جواد اخلاقی کے ساتھ

[illegible] صدر پاکستان کے [illegible] ملاقات [illegible]
[illegible]

ایران کے معزز صدر، صدر پاکستان، گورنر پنجاب، وزیراعلیٰ پنجاب
کے ساتھ گورنر ہاؤس لاہور میں

عزت مآب حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی اپنے تاریخی دورہ کی یاد میں
پودا لگاتے ہوئے۔

صدر ایران لاہور میں فارسی کے فروغ کے ایک مرکز کا افتتاح
کرتے ہوئے ساتھ صدر پاکستان کھڑے ہیں۔

حجۃ السلام ہاشمی رفسنجانی اپنے اعلیٰ اختیاراتی وفد کے ہمراہ بادشاہی مسجد میں
ساتھ صدر پاکستان، گورنر پنجاب، وزیراعلیٰ پنجاب اور ایرانی سفیر نمایاں ہیں

ایران کے معزز مہمان صدر اہم اسلامی ثقافتی ورثے میں گہری
دلچسپی لیتے ہوئے۔

President Francois Mitterrand's visit to Sarajevo and from the 7,0000 French troops that went there to help Bosnia. Also Germany has generously welcomed a very large number of refugees from Bosnia. But the situation is a very tricky one and requires careful handling. The impression is incorrect that we are not taking real interest in solving the Bosnian problem.

AV: We don't see the conflict in Bosnia as a religious war as it is sometimes seen in other countries. We are dismayed at the ongoing conflict in Bosnia as this is the greatest challenge Europe has faced after the second world war. We had never thought that this was possible. I am personally not very optimistic about the outcome of the war. But we are sharing a great deal of the burden that the Bosnian conflict has put on all Europe. Already, we hae accommodated a quarter of a million refugees from Bosnia Herzegovina and every month tens of thousands of more are streaming in. We are doing our best.

Question: Some believe that Europe is Shrinking of responsibilities in handling the crisis in Bosnia?

AV: This is not true. If you look at the negotiating team dealing with the Bosnian crisis, both Americans and Europeans are represented there. Britain is also playing its part. How can Europe abdicate its responsibility in dealing wiht a problem that exists inside Europe?

Question: How do you look at the future of Franco German relations?

AV: Franco-German co-operation is very broadbased. It is based on the perceptions of a common destiny and on socio-economic and political realities. The groundwork for this co-operation was done after the World War-II, was given an instrument for future development by the treaty of 1963 and now has the support of all politicians in both the countries without any exception.

Today the situation is that there are 1600 partnerships among French and German farms and cities. So far four million five hundred thousand youth have benefitted from programmes organised by the German and French Youth Exchange Authority, subsidised by the two governments. And school students but also journalists and factory help the people of the two countries to study and learn the two languages.

As a result of all this, according to statistics revealed by public opinion polls, an overwhelming best friends in the world and vice versa.

J-PM: I cannot agree more with my colleague, France-German relations reveal a very positive state of mind. Let me quote some figures here.

Since the signing of the Elysee treaty, 60 summit meetings have taken place between the two the last of which was held in Bonn in last December. There have been 120 meeting between the ministers of foreign affairs and 360 consultations between deputy secretaries, incharge of political affairs, of the two countries. These endeavours have been very successful in putting an end to an era of 69 years of war

Since the signing of the Elysee treaty, 60 summit meetings have taken place between the two the last of which was held in Bonn in last December. There have been 120 meeting between the ministers of foreign affairs and 360 consultations between deputy secretaries, incharge of political affairs, of the two countries. These endeavours have been very successful in putting an end to an era of 69 years of war and conflict.

اسلامی انقلاب ایران کی چودھویں

سالگرہ کے موقع پر تکلف تقریب کی تصویری جھلکیاں

اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر عزت مآب جواد المنصوری

سیکرٹری جنرل خارجہ غیر ملکی سفارت کاروں سمیت ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے علما مشائخ، صحافیوں کی کثیر

ایران کے سفارت کاروں کو چودھویں جشن انقلاب اسلامی پر مبارکبادیں پیش کیں۔

ادارہ یوتھ انٹرنیشنل

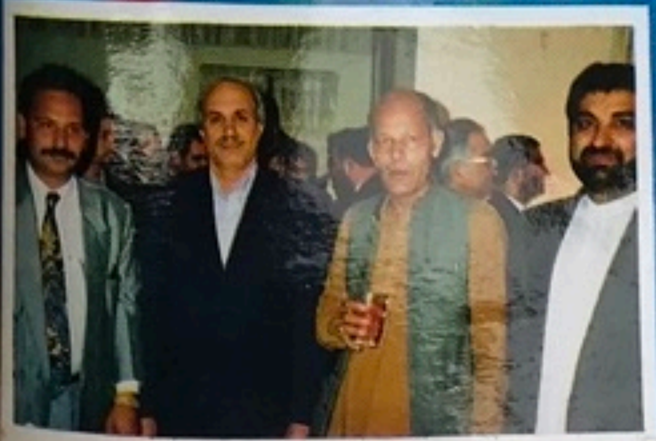

Both France and Germany realise that the future of Europe is closely tied to the success of their co-operation and they take equal interst in furthering this co-operation.

J-PM: The treaty of this type can be successful, as it is successful indeed, only if both sides take equal interest in making it successful. Also the signatories of a treaty have to be equals. We all know the weight of the Germany economy.But then France is also the fourth biggest economic power in the world, There is no real discrepancy between the two and their interests and perceptions converge on a host of issues.

AV: In any case circumstances have changed altogether. We no longer see the world the way we used to in the past. For my children who are grown up now, such questions do not enter their minds. They have a completely different way of thinking.

J-PM: Besides, the answer to your question is the extent to which integration has taken place in Europe. It is extraordinary, particularly from the Ist of January, 1993.

J-PM: In real democracies the expression of all kinds of views have to be accepted, no matter how extreme they

Europe, are a necessary part of our social structure just as farms are of our landscape, which we would not like to lose, Farm subsidy, we believe, is necessary for the upkeep of a very vital part of our society.

Question: Both France and Germany are experiencing the rise of the far right. Are the French and German governments considering to undertake joint ventures to tackle this problem?

AV: Yes the problem of the rise of far right is very serious. However, I want to draw your attention towards the fact that there is not a single extremist in parliament. In the last elections held in 1990, all extremist parties together could not poll even one per cent of the total votes cast. And don't think that the situation has basically changed since.

More importantly, the basis of our liberal democracy is completely untouched by the presence and actions of these extremist groups. And thought we are dismayed and suffering because of the rising number of acts of violence perpetrated by these groups, we feel strong enough to deal with them on our own.

are. This is the essence of democracy. I had the chance to spend three years in Bonn,

Continued from Page 12

and I know through experience that Germany is indeed a democratic country both in letter and spirit. And I share the view that both countries are strong enough to cope with the situation.

Question: It is believed that in the recent Gatt talks, is not the stand taken by France?

J-PM: I don't think so. In this field there is no doubt in anybody's mind that any decision regarding farmers industries can only be taken collectively. France was not taking any stand out of sync with other members of EC. Let me remind you that the eBelgain farmers, the German farmers, and Italian farmers all joined hands with the French farmers in demonstrating in the streets of Brussels against the state of affairs in this field. In Europe there is complete unanimity of views and policies on this issue.

AV: Both France and Germany believe that continuation of subsidies for the farm sector is necessary because we would not like to see our farmers being wiped out and crushed by international competition. Farmers, and I would include farmers of all

framework of this treaty France and GErmany would play a leading role in Europe.

J-PM: We have been preparing ourselves for a long time to shoulder our own responsibilities in the field of security and defence. In the past we had organised joint manoeuvres of our armies. A few years ago, a Franco-Germany Council on Security was created. Now we have a Common European Corp. Besides another framework, the WEU (West European Union) has also been actively involved in solving problems created by the disintegration of the former Yugoslavia. Germany and France are the two main producers of weapons and today have the same strategic interests. This co-operation makes us feel confident that we along with other members of the EC will be able, to handle our own problems besides contributing towards building peace in the world.

Question: Don't you think that more initiative and interest is needed from, both France and Germany in solving the crisis in Bosnia?

J-PM: We are extremely worried and concerned over the crisis in Bosnia. And our concern is evident from

Question: Both France and Germany are leading nations in the present world. With the withdrawal of the remaining American forces in Europe in the near future, managing Europe's security would largely become their responsibility. Do you think that they will be able to shoulder the burden of this responsibility?

AV: Not all American forces will leave Europe. Quite a number of them will continue to stay. Europe is closely tied to the United States by NATO and the Atlantic community. Nobody wants to change this arrangement. Within the European Community close French and German cooperation is an essential part of its strategic thinking.

France and GErmany have decided to put a common brigade for defence purposes, which in the case of need be put at the disposal of NATO. There you see how close are the ties between France and Germany on the one hand and NATO on the otherside.

Our aim is to strengthen the European pillar within the Atlantic community to give it more cohesion. Therefore the treaty of Maastricht envisages common foreign and security policies. Within the

for Germany to deal with the problem of neo-Nazism, it has to make it easier for the asylum seekers to become its citizens. But for Germany to do this becomes extremely difficult in the lgiht of the fact that other European states are tightening their immigration laws. Does this not add to Germany's problems?

J-PM: I do not think that rance's immigration policy adds to Germany's problems. It is true that we are repatriating some of the refugees but that too for genuine reasons. As for asylum seekers, not a single one has been refused asylum if the request was made on real political or human rights basis.

AV: The question of asylum seekers is indeed a real problem for us. We want to maintain our generous stand of admitting those fleeing their countries for political or other reasons. However, more than 95 per cent of the hundreds of thousands of foreigners who come to Germany each year seeking asylum are economic refugees. To distinguish between economic and political refugees is a gery difficult task. This adds to our problems. However, I do not think that France's policy on the issue creates any difficulties for us.

Great Military Strategist

The great leader President Kim Il Sung and the dear Comrade Kim Jong Il inspecting newly-devised machines

Today the revolutionary people of the world are highly praising Generalissimo Kim Il Sung, who founded the Korean People's Army and defeated two imperialisms in one generation by employing outstanding tactics based on the military idea of Juche, as a "talented military strategist" and an "ever-victorious iron-willed brilliant commander".

President Kim Il Sung is a great military thinker who has brilliantly illumined the way in military affairs of the working class by clearly identifying the demands of the times and the aspirations of the people and erating the military science of Juche.

What takes the most important place in the military science of Juche is the military idea of self-defence and on the basis of this idea, the revolutionary principles and ways of strengthening and developing the revolutionary army into an army of the leader, an army of the Party and a-match-for-a hundred army and the balance of forces between friend and foe

EDITOR IN CHIEF YOUTH INTERNATIONAL DISCUSSING WITH KOREA AMBASSADOR

Continue last page

throughout the whole period of the war, he correctly expounded the strategic and tactical stages of the war, drew up the policies suited to them and intelligently led the People's Army and the people in realizing them.

He put forward the militant slogan, "Everything for Victory in the war!" when the war broke out, placed all the work at the front and rear on a war footing and mobilized the human and material forces in the country for victory in the war.

Even in the period of the strategic retreat and counterattack and energetic defence, he analyzed the rapidly-changing war situation and adopted detailed military, political and economic measures. So the Korean people and the KPA were able to fight heroically with a correct fighting target and scientific methods throughout the whole period of the war.

who has been trained into a cadre army and a modern army, military theories which have clarified generally the matters of principle arising in strengthening the self-defensive military power, and military tactics which make it possible to overcome the enemy's numerical and technical superiority with political and ideological, strategic and tactical superiority of the army.

The president brilliantly embodied the military idea of Juche in founding the Korean People's Army, strengthened and developed the KPA into an invincible militant army and led the army to victory in the Fatherland Libreration War with his outstanding art of command and original war methods.

The President's outstanding strategic policies and war methods as well as his talented military command wrought military miracles and accomplished heroic achievements which were unprecedented in the history of war, and they are the main factors which allowed the Korean people to win victory in the war by smashing all the attempts by the enemy, including the "Christmas general offensive", the "summer offensives" and autumn offensives" and the "new offensive".

Thanks to his seasoned leadership, the Korean people and the People's Army inflicted serious military and political defeats on the US imperialists who had not suffered defeat in some 100-years of warfare and demonstrated again the dignity and honour of the nation, and opened the era of a fresh upsurge in the anti-imperialist, anti-US struggle.

Indeed, the President has devoted his whole life to the cause of human emancipation and his great and outstanding revolutionary exploits will be remembered for ever in the history of the revolutionary struggle of the working class.

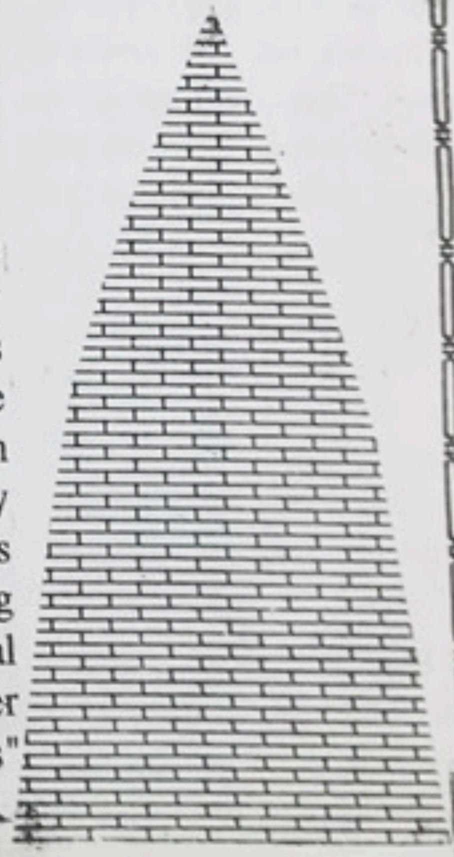

KIM IL SUNG

Ten-Point Programme of Great Unity of the Whole Nation for the Reunification of the Country

1. A unified state, independent, peaceful and neutral, should be founded through the great unity of the whole nation.

The north and the south should found a pan-national unified state to represent all parties, all groupings and all the members of the nation from all walks of life, while leaving the existing two systems and two governments intact. The pan-national unified state should be a confederal state in which the two regional governments of the north and the south are represented equally, and an independent, peaceful and nonaligned neutral state which does not lean to any great power.

2. Unity should be based on patriotism and the spirit of national independence.

All the members of the nation should link their individual destiny with that of the nation, love their nation passionately and unite with the single desire to defend the independence of the nation. They should display dignity and pride in being members of our nation and reject sycophancy and national nihilism that erode the nation's consciousness of independence.

3. Unity should be achieved on the principle of promoting co-existence, co-prosperity and common interests and subordinating everything to the cause of national reunification.

The north and the south should recognize and respect the existence of different beliefs, ideas and systems, and achieve joint progress and prosperity, with neither side encroaching on the other. They should promote the interests of the whole nation before regional and class interests and direct every effort to the accomplishment of the cause of national reunification.

4. All political disputes that foment division and confrontation between fellow countrymen should be ended and unity should be achieved.

The great leader President Kim Il Sung, together with the dear Comrade Kim Jong Il, takes a bird's-eye view of Pyongyang from the top of the Koryo Hotel

The north and the south should refrain from seeking or fomenting confrontation, end all political disputes between them and stop abusing and slandering each other. As fellow countrymen they should not be hostile to each other and, through the united efforts of the nation, they should counter foreign aggression and interference.

5. The fear of invasion from both south and north, and the ideas of prevailing over communism and communization should be dispelled, and north and south should believe in each other and unite.

Special Supplement on DPR Korea

The north and the south should not threaten and invade each other. Neither side should try to force its system on the other or to absorb the other.

6. The north and south should value democracy and join hands on the road to national reunification, without rejecting each other because of differences in ideals and principles.

They should guarantee the freedom of debate on and of activities for reunification and should not suppress, take reprisals against, persecute or punish political opponents. They should not arrest anyone because of their pro-north or pro-south tendencies and should release and reinstate all political prisoners so that they may contribute to the cause of national reunification.

7. The north and south should protect the material and spiritual wealth of individuals and organizations and encourage their use for the promotion of great national unity.

Both before reunification and after it they should recognize state ownership, cooperative ownership and private ownership and protect the capital and property of individuals and organizations, as well as all interests concerned with foreign capital. They should recognize the social reputation and qualifications of individuals in all domains including science, education, literature, the arts, public debate, the press, health care and sports, and continue to guarantee the benefits granted to people who have performed meritorious services.

8. Understanding, trust and unity should be built up across the nation through contact, exchange visits and dialogue.

All the obstacles to contact and exchange visits should be removed and the door should be opened for everyone without discrimination to undertake exchange visits. All the parties, groupings and people of all social standings should be given equal opportunities to conduct dialogue, and bilateral and multilateral dialogue should be developed.

9. The whole nation, north, south and overseas, should strengthen its solidarity for the sake of national reunification.

Things beneficial to national reunification should be supported and encouraged in an unbiased manner and things harmful to it should be rejected in the north, in the south and overseas, and all should assist and cooperate with one another, going beyond their

own narrow enclosure. All political parties, organizations and the people from all walks of life in the north, in the south and overseas should be allied organizationally in the patriotic work to achieve national reunification.

10. Those who have contributed to the great unity of the nation and to the cause of national reunification should be honoured.

Special favours should be granted to those who have performed exploits for the sake of the great unity of the nation and the reunification of the country, to patriotic martyrs and to their descendants. If those who had turned their back on the nation in the past return to the patriotic road, repentant of their past, they should be dealt with leniently and assessed fairly, according to the contribution they have made to the cause of national reunification.

پروپائٹر چوہدری ایسوسی ایٹس

پُرخلوص بے لوث جواں ہمت رہنما چوہدری غلام حسین

لاہور سے بات چیت

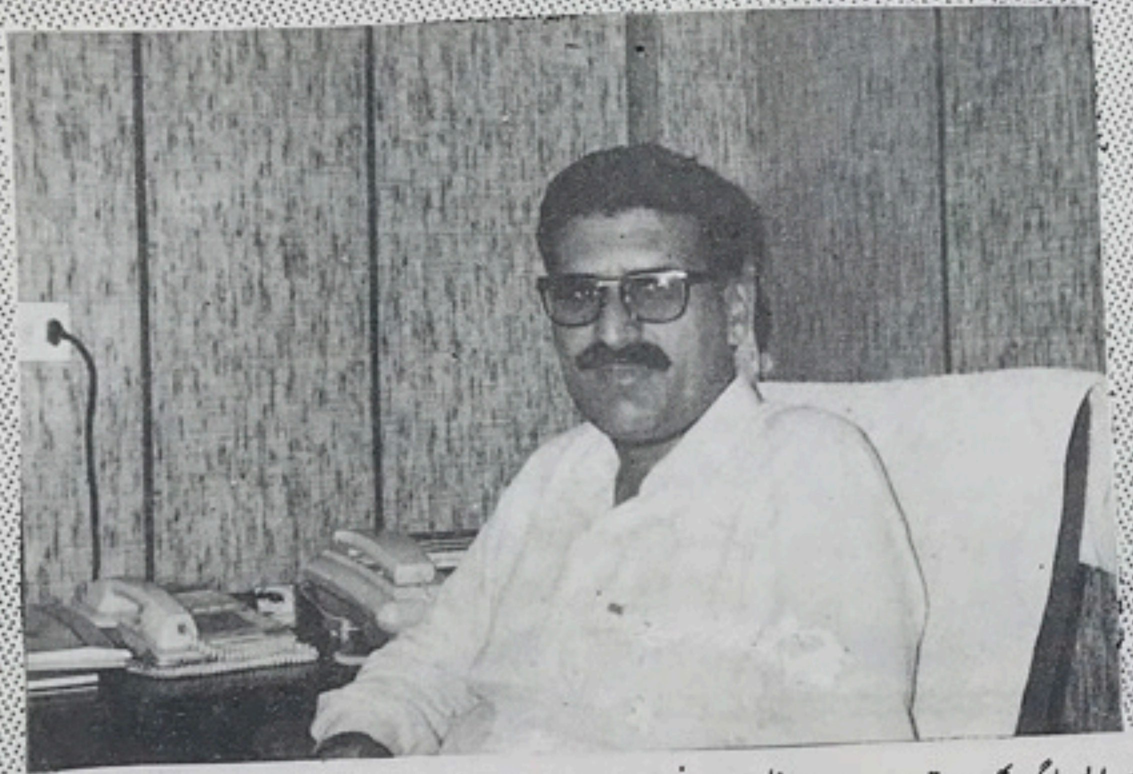

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو خدمت خلق، مہمان نوازی، بے لوث خدمات کسی شہرت و لالچ کے بغیر کر کے خوش ہوتے ہیں اسی جذبے کو اپنی زندگی میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں چوہدری غلام حسین کا شمار بھی ایسی ہی قابل تعریف شخصیات میں ہوتا ہے جو دوسروں کی خوشی و غمی میں شریک ہو کر اپنی دوستی کا بھرپور ثبوت دیتے ہیں کوئی ایسا لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے جس میں دوستوں کے کام آئیں ----

قومیں ایسے ہی زندہ دل جوانوں پر فخر کرتی ہیں جو اپنی بجائے دوسروں کے لئے زندہ رہتے ہیں چوہدری غلام حسین آزاد کشمیر بھمبر کے سیاسی و سماجی خاندان کے چشم و چراغ ہیں آپ کی فیملی کی علاقے کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات قابل ذکر ہیں جس کی بنا پر آپ کی فیملی کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے آپ کے والد علاقے کے بلدیاتی کونسلر اور بااثر شخصیت رہے ہیں سٹوڈنٹ لائف میں چوہدری غلام حسین بے باک نڈر طالب علم لیڈر رہے ہیں علامہ اقبال کالج کراچی سے بی اے کرنے کے بعد ء میں بیرون ملک باسلسلہ ملازمت سعودی عرب چلے گئے سعودی عرب سے واپسی کے بعد آپ چوہدری ایسوسی ایٹس کے نام سے مین پاور کی ایکسپورٹ کا بزنس کر رہے ہیں آپ نے دن رات محنت کر کے مین پاور کی ایکسپورٹ میں اچھا نام کمایا ہے پورے مڈل ایسٹ میں آپ کے دوستوں کا حلقہ کافی وسیع ہے قانونی ذرائع چار ہزار سے زائد لوگوں کو بیرون ملک سے ملازمت دلوا چکے ہیں پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن (اپیپا) لاہور زون کے سینئر وائس چیئرمین رہے ہیں آج کل ایگزیکٹو باڈی کے سینئر ممبر ہیں۔

یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ ایک خصوصی ملاقات میں چوہدری غلام حسین نے ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہماری ایسوسی ایشن نے پروموٹرز کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بے شمار کام کئے ہیں پروموٹرز کی سہولت کے لئے پروٹیکٹر آفس میں ایک کمرہ ایسوسی ایشن کے ممبران کے لئے وقف ہے وہاں فوٹو کاپیئر مشین رکھی گئی ہے تاکہ پروموٹر کو دشواری پیش نہ

وزیراعظم ریلیف فنڈ میں دو لاکھ روپے کا چیک ایسوسی ایشن نے پیش کیا

turned out to support the front. The workers surmounted unspeakable difficulties to produce war munitions such as weapons and bullets and guarantee wartime transportation, which the farmers supplied the front and the rear with provisions.

The three-year-long war resulted in a great victory for the KPA and the Korean people who enjoyed the support of moral and material aid from the peoples of the socialist countries and other peace-loving people the world over. Owing to the mass heroism displayed in the war the people of the world began to call the Koreans a heroic people.

The victory of the Korean people in the war made a great contribution to defending the independence of the country and the dignity of the nation and to safeguarding peace in Asia and the rest of the world.

Their victory proved that evne the people of a small country can emerge victorious if they gight bravely against the aggressors with a high degree of awareness of being the masters of the country and the government.

Four decades have elapsed since the war was suspended in Korea. But it is not peace that hovers over the Korean peninsula but the black cloud of war, and the tragedy of division continuus.

Far from drawing a lesson from her defeat in the Korean war and leaving south Korea, the United States is still stationing her troops there and is persistently manoeuvring to hinder the reunification of Korea and to provoke another war in Korea. While making a great fuss about the fictitious "doubt about the nuclear development of the north", the US and the south Korean authorities resumed of the late the "Team Spirit" joint military exercises to take the north-south dialogue to the state of freezing, thus aggravating the situation on the Korean penisula to the extreme.

Today when the confrontation between East and West has disappeared and there is a growing tendency as never before to reunify the country peacefully within the Korean nation, it is an anachronistic way of thinking to approach the Korean question from the position of strength, with the outdated viewpoint of the cold war age.

The United States as a party which is directly responsible for the Korean question should naturally play a positive role in realizing the reunification of Korea. To this end, she should respect the spirit of the points agreed by the north and south and withdraw her troops from south Korea at once, in keeping with the requirements of the situation in which the north and the south of Korea have adopted and ratified the historic "Agreement on Reconciliation, Nonaggression, and Cooperation and Exchange between the North and the South" and the "Joint Declaration on the Denuclearization of the Korean Peninsula."

51 صفحہ پر ایرانی صدر کا دورہ پاکستان

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کے فیصلے

گوہر ایوب خان نے جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی کو پاکستانی پارلیمنٹ کے تاریخی مشترکہ اجلاس سے خطاب کی دعوت دی جب جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی ڈائس پر تشریف لائے تو تمام ارکان پارلیمنٹ نے کھڑے ہو کر آپ کا پرجوش استقبال کیا۔

جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی نے اپنی تاریخی تقریر میں دونوں برادر ملکوں کے باہمی تعلقات، مشترکہ مسائل، ان کی راہ ہائے حل عالمی سامراج کی عالم اسلام امت مسلمہ کے خلاف سازشوں مسلم امہ کے اتحاد، کشمیر، بوسنیا، فلسطین اور افغانستان کے مسائل پر بڑی بے باکی سے اظہار خیال کیا آپ نے زور دے کر کہا کہ پاکستان اور ایران کی تقدیر ایک ہے دونوں ملکوں کے حالات اور مسائل ایک ہیں عزت ماب صدر رفسنجانی نے

مغرب والے عالم اسلام کے خلاف ناپاک سازشوں میں مصروف ہیں: صدر رفسنجانی

پاکستان اور ایران کے تاریخی برادرانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تاریخ، ثقافت اور دین مشترکہ ہے دونوں ملک اسلام کے مضبوط رشتوں میں منسلک ہیں، دونوں کے مفادات مشترکہ ہیں علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر یکساں موقف کہتے ہیں دونوں ملکوں کا نفع نقصان ایک ہے اگر پاکستان کو خدانخواستہ کوئی گزند پہنچے تو ایران بھی متاثر ہو گا حالات بھی دونوں ملکوں کے ایک سے ہیں مغرب اور استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کا ذکر کرتے ہوئے ایران کے گریٹ صدر نے فرمایا آپ نے امریکہ سے اسلحہ خریدنے کے لئے رقم ادا کر دی ہے ہمارے بھی بعض ملکوں کے ساتھ اسی طرح کے معاہدے ہوئے ہیں لیکن وہ اسلحہ دینے میں اس لئے پس و پیش کر رہے ہیں کہ وہ آپ کے ملک کو ایٹمی پروگرام کے سخت سزا دینا اشارہ کرتے ہوئے کہا شیعہ سنی اختلافات پاکستان اور ایران دونوں کے لئے مضر ہیں مٹھی بھر تفرقہ پسندوں کے علاوہ دونوں ملکوں کے عوام وحدت مسلمین کے حامی ہیں عالم اسلام کی بقا کا راز بھی مسلمان فرقوں کے اتحاد میں مضمر ہے جس کی طرف قرآن نے واضح طور پر اشارہ کیا ہے اور مسلمانوں کو آپس میں بھائی قرار دیا ہے۔

حجۃ الاسلام رفسنجانی کا پاکستان کی مشترکہ پارلیمنٹ میں تاریخی خطاب

آپ نے کہا کہ ہم کو ایمان کی طاقت اور اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ کرنا چاہئے اپنے مسائل کے حل کے لئے مغرب سے کوئی توقع نہ رکھیں بلکہ خود اعتمادی پیدا کرتے ہوئے ہر شعبے میں خود کفالت کی طرف بڑھنا چاہئے اس سلسلے میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں ہمارے پاس وسیع قدرتی ذخائر اور صلاحتیں موجود ہیں اس کے علاوہ ہم ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کر سکتے ہیں پاکستان اور ایران کے درمیان مواصلات اور اقتصادی شعبوں میں تعاون بڑھانے کی ضرورت ہے اس کے علاوہ ہر میدان میں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی نے پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے ان کا پرجوش تاریخی والہانہ استقبال کیا آپ نے کہا کہ مجھے یہاں آکر اجنبیت محسوس نہیں ہوئی۔ بلکہ میں اپنے دوسرے گھر میں آیا ہوں۔

جناب صدر رفسنجانی کے خطاب کے بعد وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے کہا ہر مشکل گھڑی میں ایرانی بھائیوں نے پاکستان کا دل کھول کر ساتھ دیا ہے جناب صدر کشمیر، بوسنیا، افغانستان اور فلسطین کے مسائل پر جس جرات مندی سے آپ نے اظہار خیال کیا ہے اس نے ہمارے دل موہ لئے ہیں وزیراعظم پاکستان نے پاکستان کے عوام اور حکومت کی طرف سے حجۃ الاسلام رفسنجانی کو پاکستان آمد پر جوش آمدید کہا۔

جناب نواز شریف نے مزید کہا کہ صدر محترم چاہتے ہیں اور ہمیں بھی بنیاد پرست کہہ کر اپنی دشمنی کا نشانہ بنا رہے ہیں مغرب والے ہمیں آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے وہ عالم اسلام کے خلاف ناپاک سازشوں میں مصروف ہیں اسرائیل کے خطرناک وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جناب رفسنجانی نے کہا مسئلہ فلسطین پر ہونے والے مذاکرات اس اہم مسئلہ کو ختم کرنے اور اسرائیل کو تقویت دینے کے لئے ہو رہے ہیں کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے بارے میں جناب حجۃ الاسلام رفسنجانی نے زور دے کر کہا کشمیر کا مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے اس مسئلے کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جانا چاہئے پاکستان کے ساتھ اس کی سرحدیں ملتی ہیں اور ہمارے ساتھ دل ملتے ہیں۔

بوسنی مسلمانوں پر سرب افواج کے وحشیانہ مظالم کو جناب صدر رفسنجانی نے بربریت کی ایک بھیانک مثال سے تعبیر کرتے ہوئے اقوام متحدہ اور عالمی اداروں پر زور دیا کہ وہ جلد از جلد اقدامات کر کے ان مظالم کو روکا جائے۔

جناب صدر رفسنجانی نے کہا افغانستان کے بارے میں ایران اور پاکستان کا موقف ایک ہے دونوں ملکوں نے ۱۲ سال تک افغان جہاد کی حمایت کی۔ لاکھوں افغان بھائیوں کو پناہ دی اب جب وہاں پر مجاہدین آپس میں لڑ رہے ہیں اس موڑ پر بھی دونوں ملکوں کی یہی کوشش ہے کہ وہاں جلد امن بحال ہو جائے انہوں نے وضاحت کی کہ مسئلہ افغانستان پر پاکستان اور ایران کے درمیان کوئی رقابت نہیں اور ایران وہاں کے اندرونی

اقوام متحدہ اور عالمی ادارے بوسنی مسلمانوں پر سرب افواج کے وحشیانہ مظالم کو روکیں: صدر رفسنجانی

ہماری ایسوسی ایشن نے بے شمار پروموٹرز کے مسائل حل کئے ہیں

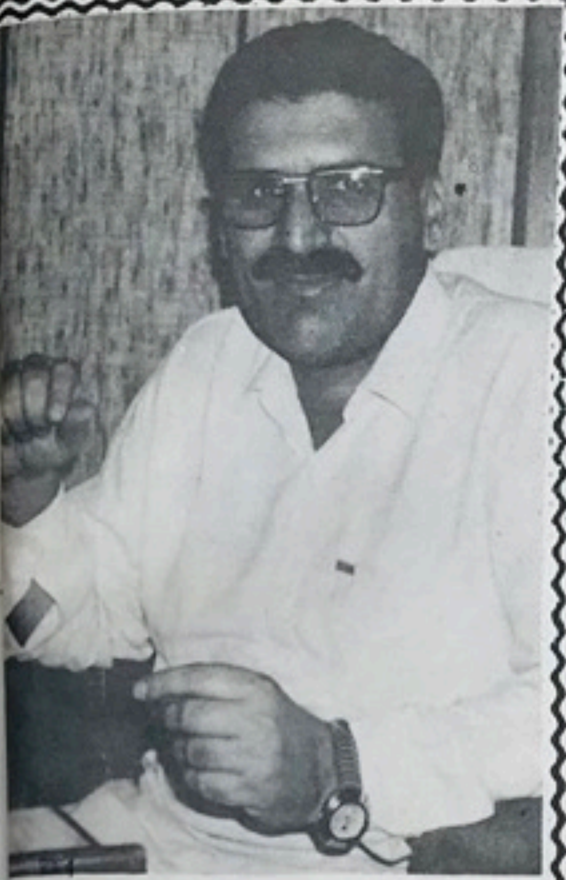

آئے۔ انہوں نے مزید بتایا ہماری ایسوسی ایشن صرف دو سال میں فعال ہوئی ہے اس سے قبل یہ ایسوسی ایشن صرف کاغذی گھوڑے دوڑاتی تھی ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں ہم نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اضافہ کیا ہے اس کا بڑا ثبوت یہ ہے ہم نے وزیراعظم ریلیف فنڈز میں ۲ لاکھ روپے کی کثیر رقم جمع کر کے ڈائریکٹر جنرل بیورو کی خدمت میں چیک کی صورت میں پیش کی۔ انہوں نے پروموٹرز برادری کے رویے پر افسوس کرتے ہوئے کہا ہمارے پروموٹرز کو ایسوسی ایشن سے کوئی دلچسپی نہیں جس کا نتیجہ گروپ بندی ہے گروپ بندی کی وجہ سے ایسوسی ایشن کے مشترکہ کاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے

منسٹر لیبر میاں زمان کی مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ملائیشیا کی مارکیٹ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے

گروپ بندیوں کی وجہ سے ایسوسی ایشن کا اصل مقصد فوت ہو گیا اب صرف ذاتی عناد اور عہدوں کے لئے آپس میں لڑائیاں رہ گئی ہیں یہ افسوسناک سلسلہ کسی بھی صورت میں پروموٹرز برادری کے مفاد میں ہرگز نہیں۔

چوہدری غلام حسین نے ملائشیا میں مین پاور کی سپلائی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان اور منسٹر آف لیبر کی مجرمانہ غفلت ہے کہ اس نے سرکاری سطح پر ملائشیا کے بارے میں نہ ہی میٹنگ بلائی اور نہ ہی اعتماد میں لیا گیا۔

وزارت مین پاور کی سرکاری سطح پر پروموٹرز کو بریفنگ نہ دینے سے ہمارے پروموٹرز ملائشیا کی نئی منڈی کے بارے میں کوئی زیادہ معلومات نہیں رکھتے ملائشیا کی نئی منڈی ہے اس کے لئے ہم پروموٹرز زیادہ رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ویسے بھی ملائشیا کی امیگریشن قوانین مڈل ایسٹ کی نسبت زیادہ سخت ہیں مڈل ایسٹ میں فارن لیبر کو ہر طرح کا تحفظ حاصل ہے مقامی ایمپلائر ایگریمنٹ کے مطابق بغیر کسی ٹھوس وجہ یا ثبوت کے نہ لیبر کو واپس بھیج سکتا ہے اور نہ ہی ملازمت سے نکال سکتا ہے مڈل ایسٹ میں فارن لیبر کو اس طرح کا مکمل تحفظ حاصل ہے جبکہ ملائشیا سے آنے والے لوگوں کی معلومات کے بارے میں وہاں فارن لیبرز کو حکومتی سطح پر کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے ملائشیا میں ایمپلائمنٹ ویزا کا حصول مڈل ایسٹ کے مقابلے میں زیادہ دشوار ہے اس کے لئے حکومت پاکستان کی ملائشیا کے لئے کوئی قابل ذکر پالیسی واضح نہیں ہوئی وہاں غیر قانونی طریقے سے بھجوائے گئے پاکستانیوں کی بے روزگاری، فاقہ کشی، اور جیلوں میں ڈالنے کے واقعات قومی اخبارات جرائد میں شائع ہوئے ہیں پاکستانی لیبر بھی ملائشیا جانے سے ڈرتی ہے وہاں کا ماحول بھی کلائمنٹ موسم اور مہنگائی پاکستانی لیبر کے مفاد میں نہیں ان حالات میں پروموٹرز کیسے رسک لیں ہمارے ساتھ بھی کئی ملائشین فرموں نے لیبر فراہم کرنے کے لئے رابطہ قائم کیا ہے مجھے ملائشیا کا وزٹ کرنے کی دعوت بھی دی ہے لیکن ہم ان خطرات اور عدم التحفظات کی وجہ سے ملائشیا کے لئے مین پاور بھیجنے کا رسک نہیں لے رہے۔ میرے تین چار دوستوں نے ملائشیا میں مین پاور بھیجنے کے لئے بڑی تگ و دو کی ہے ابھی تک کوئی لیبر قانونی ذرائع سے ملائشیا نہیں بھیج سکے۔

میں سمجھتا ہوں حکومت پاکستان وفاقی وزیر محنت اعجاز الحق صاحب کی قیادت میں پاکستانی پروموٹرز کا نمائندہ وفد ملائشیا بھیجے ملائشیا کی نئی مارکیٹ ہے وہاں مین پاور کی اشد ضرورت بھی ہے یقیناً وہ اپنی ضرورت بیرون ملک سے پوری کریں گے وہاں کے حالات کا قریبی مشاہدہ کرنے، ملائشیا حکومت کے ساتھ سرکاری سطح پر ایگریمنٹ کرنے اور پروموٹرز کی حکومتی سطح پر بھرپور حوصلہ افزائی سے اچھے اور خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے۔

کلامِ نور

ارشاداتِ امام خمینیؒ

دنیائے اسلام کی آزادی:

O— ہمیں امید واثق ہے کہ مستقبل قریب میں تمام اسلامی اقوام سامراجیت پر یلغار کریں گی اور ہم بھی اپنے موقف کے مطابق اگر اللہ نے چاہا تو کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

O— میں اپنے دلی تاثرات کا اظہار نہیں کر سکتا، میرے قلب پر دباؤ ہے جس دن سے میں نے ایران کے حالات کو سنا ہے میری نیند کم ہو گئی ہے میں بے حد پریشان ہوں میں اپنی قلبی بے چینی کے ساتھ دن گن گن کر گذار رہا ہوں۔ کسی بھی وقت موت آسکتی ہے۔ ایران میں اب کوئی عید نہیں ایران کی عیدوں کو سوگ میں بدل دیا گیا ہے اور اس سوگ میں بھی چراغاں کیا جا رہا ہے، رقص ہو رہا ہے۔ ہمیں اور ہماری آزادی و استقلال کا سودا کر دیا گیا ہے اس سودے پر چراغاں کیا جا رہا ہے، ہماری عزت ایران کی عظمت، مسلح افواج کی عظمت و آبرو اور سب کچھ پاؤں تلے روند اگیا۔ پارلیمنٹ میں ایک ایسا قانون لایا گیا جس کی بنا پر ایک امریکی چپراسی یا کوئی امریکی باورچی آپ لوگوں کے کسی مرجع تقلید کو بھرے بازار میں ظلم و ستم کا نشانہ بنائے یا اسے اپنے پاؤں تلے روند ڈالے تب بھی ایرانی پولیس کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اسے گرفتار کرے، نیز ایرانی عدالتوں کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ اس کے خلاف کارروائی کریں بلکہ اس کے قاتل کو امریکہ بھیجنا ضروری ہوگا تاکہ وہاں کے ارباب اقتدار اس کے بارے میں فیصلہ صادر کریں۔

نسلی امتیاز: "معزول شاہ ایران کے دور میں امریکیوں کو ناجائز مراعات دینے کے خلاف امامؒ کی صدائے احتجاج"

O— وہ اہم چیز جس نے اسلامی حکومتوں کو بیچارہ بنا دیا ہے اور قرآن حکیم کے سائے سے دور کر دیا ہے وہ نسل پرستی کا مسئلہ ہے (کہتے ہیں کہ) یہ ترک نسل سے ہے اسے ترکی زبان میں ہی نماز پڑھنا چاہئے۔ یہ ایرانی نسل کا ہے اس لئے الف با بھی اس طرح کی ہونی ضروری ہے، وہ عرب نسل سے تعلق رکھتا ہے اسلئے عربوں کو ہی حکومت کرنی چاہئے نہ کہ اسلام کو اسی طرح آریائی نسل کے لئے ضروری ہے کہ وہ حکومت کرے مگر اسلام کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

O— استعماری حکومتیں مسلمانوں کے ذخائر کو لوٹ کر لے جانا چاہتی ہیں، وہ اپنے مختلف حربوں اور حیلوں کے ذریعے اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کو غافل رکھنے کی سعی کر رہی ہیں، کبھی شیعہ کے نام سے اور کبھی سنی کے نام سے مذہبی اختلافات پیدا کیے جاتے ہیں، اسلامی حکومتوں اور مسلمان گروہوں کے درمیان اسلام کے نام پر ایسی چیزوں کو اچھالا جاتا ہے یا ایسے پروپیگنڈے کئے جاتے ہیں جو ان سب کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بنا ڈالیں۔ شیعہ، سنی اختلافات کو ہوا دی جاتی ہے تاکہ وہ آپس میں لڑتے رہیں اور یہ لوگ مسلمانوں کے ذخائر پر دسترس حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کو کوئی بھی کام کرنے کے قابل ہی نہ رہنے دیں۔

O— شرعی امور کی پابندی کے ساتھ خواتین کھیلوں میں شرکت کر سکتی ہیں۔

O— ہم ایسی فلموں کے مخالف ہیں جو، نوجوانوں میں اخلاقی بگاڑ پیدا کرتی ہیں اور اسلامی ثقافت کے منافی ہیں، لیکن ایسے پروگراموں کی حمایت کرتے ہیں جو تربیتی کردار کے حامل ہوں اور معاشرے کی علمی اور اخلاقی پیشرفت کے لئے مدد و معاون

عالمِ اسلام کی بقا کا راز بھی مُسلمان فرقوں کے اتحاد میں مضمر ہے!

معاملات میں مداخلت نہیں کر رہا ہے۔

انہوں نے افغانیوں کی آپس میں جنگ اور فارسی پشتو کے نام پر نسلی اور لسانی گروہ بندیوں کو دور جاہلیت اور جنگل کی زندگی کی علامت قرار دیا جناب صدر رفسنجانی نے اتحاد امت کی طرف جس مقام پر اس وقت آپ ہیں اسے ایک مقدس جہاد کے عمل سے گذر کر حاصل کیا ہے ہم بھی اپنے وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے پاکستان کی تعمیر نو کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اب ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ایران اور پاکستان کی برادر قومیں صدیوں سے پرانے تاریخی، ثقافتی اور دینی رشتوں میں منسلک ہیں دنیا کی کوئی طاقت ان رشتوں کو متزلزل نہیں کر سکتی ہم چاہتے ہیں کہ زندگی کے ہر شعبے میں دونوں برادر ملکوں کے مابین باہمی تعاون فروغ پائے۔

پاکستانی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے بعد عزت ماب صدر رفسنجانی نے قومی اسمبلی کے سپیکر جناب گوہر ایوب خان کے ساتھ ان کے چیمبر میں ملاقات کی۔

جناب صدر غلام اسحاق خان نے حجتہ الاسلام رفسنجانی کے اعزاز میں پروقار ضیافت دی اسلام آباد اور روالپنڈی میں صدر رفسنجانی کے ساتھ آئے ہوئے وفد کے ارکان نے انتہائی مصروف وقت گذرا انہوں نے مختلف پاکستانیوں کی مختلف تقریبات اور ضیافتوں میں شرکت کی۔

جناب صدر رفسنجانی نے پاکستان کے تہذیبی و تاریخی شہر پاکستان کا دل لاہور کا دورہ کیا اس دورے میں صدر پاکستان بھی آپ کے ہمراہ تھے اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کے علاوہ وفاقی وزراء دیگر حکام اور ممتاز سیاسی، سماجی شخصیات نے جناب رفسنجانی الوداع کہا۔

لاہور ایئرپورٹ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں، گورنر پنجاب جناب کے ایم اظہر، صوبائی وزراء اور مقتدر دینی و سماجی سیاسی رہنماؤں نے صدر رفسنجانی کا پرجوش استقبال کیا۔ ایئرپورٹ کے باہر اور سڑکوں پر ہزاروں لوگوں نے ایران کے صدر اور ان کا استقبال کیا راستے میں جگہ جگہ زندہ دلان لاہور کی ہزاروں کی تعداد میں صدر رفسنجانی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے منتظر تھے وہ اپنے ہاتھوں میں ایران اور پاکستان کی جھنڈیاں اور خیر مقدمی جملوں پر مشتمل پلے کارڈ اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے زندہ دلان لاہور نے صدر ایران کا والہانہ استقبال کرتے ہوئے ثابت کر دیا پاکستان کا بچہ بچہ چاہے وہ سنی ہے یا شیعہ ایران کی اسلامی قیادت کو دل کی گہرائیوں سے سلوٹ کرتا ہے ایئرپورٹ کے باہر اور شاہراہ قائداعظم پاک ایران دوستی زندہ باد انقلاب اسلامی ایران زندہ باد صدر رفسنجانی زندہ باد اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی لاہور میں قیام کے دوران گورنر پنجاب وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں اور دیگر سماجی سیاسی شخصیات نے صدر رفسنجانی سے ملاقات کی۔

صدر رفسنجانی نے تاریخی بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ دیکھا اور قلعے سے مینار پاکستان کا نظارہ کیا جناب صدر رفسنجانی نے اپنے وفد کے مفکر اسلام مصور پاکستان علامہ اقبال کے مزار پر حاضری دی پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی صدر پاکستان بھی آپ کے ہمراہ تھے بادشاہی مسجد کے باہر ہزاروں بچوں نے اقبال کی انقلابی نظم پڑھی

لاہور میں حجتہ الاسلام رفسنجانی نے سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں کے ایک وفد سے ملاقات کی جس میں اسلام آباد اور لاہور کے اساتذہ فارسی بھی شامل تھے۔

لاہور کے شہریوں کی طرف سے شالیمار باغ میں صدر ایران کے اعزاز میں خوبصورت ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا اس قابل دید تقریب میں تاخیر اور بارش کے باوجود بہت سے لوگوں نے شرکت کی راستے میں ہزاروں لوگ انقلابی برادر ملک کے سربراہ حکومت کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے کھڑے تھے جناب صدر رفسنجانی کی آمد کا اعلان بگل بجا کر کیا گیا۔

پروقار تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا میئر لاہور جناب میاں عبد المجید نے سپاسنامہ پڑھا انہوں نے معزز مہمان کو مینار پاکستان کا ماڈل، لاہور شہر کی چابی خوبصورت قالین کے تحفے پیش کئے۔ جناب حجتہ الاسلام رفسنجانی نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کیا لیکن اذان مغرب کی وجہ سے اپنی تقریر مختصر کی لاہور میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عزت ماب حجتہ الاسلام رفسنجانی نے فرقہ واریت اور مذہبی اختلافات سے پہنچنے والے نقصانات کی طرف بھرپور اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ سنی اختلافات پاکستان، ایران، افغانستان اور تمام ملکوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں، امت مسلمہ کو متحد ہو کر اپنے مشترکہ اہداف کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے انہوں نے ایران اپنے برادر اسلامی ملکوں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دیا چاہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں صدر رفسنجانی نے علاقے میں امریکی ریشہ دوانیوں کی مذمت کرتے ہوئے ہر قسم کی فوجی بالا دستی کی مخالفت کی۔ جناب صدر ہاشمی رفسنجانی اور ان کے ہمراہ آنے والا وفد پاکستان کے چار روزے دورے کے بعد عوامی جمہوریہ چین روانہ ہوئے اس طرح ان کا تاریخی دورہ پاکستان اختتام کو پہنچا ایران اور پاکستان کے درمیان نفرت اور فرقہ واریت کی دیواریں کھڑی کرنے والے اسلام دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے گی پاک ایران برادرانہ تعلقات امت مسلمہ کے اتحاد اور عاقائی و استحکام کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوں گے دورے سے پاکستان اور ایران کی دو برادر قوموں کے درمیان صدیوں سے موجود مضبوط دینی، ثقافتی اور تاریخی تعلقات میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو گا۔

نوجوانوں کے حسینؓ سیّد الشباب اہل جنتہ

تحریر: محمد اجمل چشتی

ابھی امام حسین بچپن سے لڑکپن کی منزل میں داخل نہ ہوئے تھے کہ سرور کائنات نبی الانبیاء احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جناب امام کے لئے وہ صداقت ظاہر ہوئی۔ جس کی امین یہ عالم آب و گل ہے۔ یہی حسینؑ ہیں کہ آپؐ نے ان کے متعلق فرمایا: "الحسین منی و انا من الحسین" یہ فرمودات محض اپنے عزیز نواسے کی عظمت کو ظاہر کرنے کا سبب نہ تھے بلکہ آئندہ جناب امام سے اسلام کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے جو کچھ سرزد ہونے والا تھا۔ اس کا اظہار تھا۔

خون نبی کو ایک نسل مزید آگے چلانا تھا۔ تاکہ وہ انسان کو درس دین سے سرفراز کر سکے یہ تھا وہ منشور جس کے تحت آپؐ نے بچپن میں سیدہ فاطمہ نے لڑکپن میں' اور سید نا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جوانی میں سامنے رکھ کر حسنین کریمین کی پرورش فرمائی۔

خلافت راشدہ کا دور سبط نبیؐ کا ترجیح دور تھا۔ اس زمانے میں آپ نہ صرف جوانی کی منازل کی طرف گامزن رہے بلکہ آئندہ زمانے میں ابھرنے والے فتنوں کی سرکوبی کی تربیت پاتے رہے۔ حتیٰ کہ زمانہ خلافت میں علی المرتضیٰ آگیا۔

امت میدان جنگ میں کود کر خود ایک

جنت کا سردار ہے" کے اظہار کا ابھی وقت نہیں آیا۔ جب وہ وقت آئے گا حسینؑ خود ہی اس کا مظہر بن کر میدان عمل میں ہو گا۔

آئیے تاریخ میں دھارے میں ہم جناب امام کے کردار کا جائزہ لیں۔ جناب عثمان غنیؓ پر افتاد پڑی ہے۔ آپ کا ناطقہ بند کر دیا گیا ہے۔ پانی کی بوند تک بیت خلافت میں پہنچانی ممکن نہیں۔ ایسے میں بلوائی دروازہ توڑ کر اندر جانے کی فکر میں ہیں مگر دونوں شیر دروازے پر پہرہ دے رہے ہیں۔ کسی کی جرت نہیں کہ دروازے تک رسائی پا سکے۔ اور پھر تاریخ شاہد ہے۔ کہ بلوائی دیواریں پھاند کر اندر گھسے ہیں اور شہادت حضرت عثمانؓ ایسے قبیح فعل کو سرانجام دے سکے ہیں۔

نبیؐ کا فرمان کہ حسینؓ جوانان جنّت کا سردار ہے

قرآن حکیم میں اہل بیت کی تعریف یوں ہوئی کہ ان کو رجس سے پاک کر دیا گیا ہے۔ اور رجس نام ہے۔ انسانی خیر میں حسد' بغض' ریا' نفاق' بدعہدی' غرضیکہ جملہ اخلاق ذمیمہ کا اور ان کو اخلاق حمیدہ کا مظہر عظیم بنا دیا گیا۔

جناب آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء اور پھر صلحا' صدیق' اصلاح انسانیت کی کوشش کرتے آئے۔ آپؐ کے بعد کا دور ایسا نہ تھا۔ کہ خاتم النبیین ہونے کے ناطے آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کی ضرورت نہ رہی۔ آپؐ کافتہ اللناس اور تمام عالم انسانیت کی طرف مبعوث پیغمبر ہیں۔ اور آپ کی بصیرت نے دیکھ لیا تھا کہ اولاد آدم کو ایک ایسی مثال کی بھی ضرورت ہے۔ جو اللہ کریم نہ صرف قیامت تک کے لئے ضرب المثل بنا دے بلکہ یہ بھی تھا کہ اس کا ظہور آپؐ پر ہوتا۔ اللہ کی الوہیت پر صرف لانے کے مترادف تھا۔ اس لئے

دوسرے کا خون بہانے لگی۔ سخت ابتلا کا دور ہے۔ حقائق کو مسخ اور مخفی کرنے کی بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں۔ اہل اسلام کی تلواریں' آپس ہی میں ٹکرا رہی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد بنو اسرائیل جس طرح سامری کے جال میں پھنس کر سیم و زر کی پرستش میں مبتلا ہو گئے یہی کیفیت ملت اسلامیہ پر طاری ہے اور جناب علی کرم اللہ وجہ کی قیادت میں خون مسلم سے ملت کی تزکیہ کی مہم جاری و ساری ہے۔ مگر آپ حسنین کریمین کو کسی جنگ میں خطرے سے

کیا یہ جوانوں کے لئے دعوت عمل نہیں ہے کہ اے جوانو! حسین کو آس ہے کہ کل بعد از مرگ جب میدان حشر ہو گا۔ لواء احمد لہرا رہا ہو گا۔ جوانان ملت جنت میں جانے کی امید رکھتے ہوں گے۔ تو ان کے سامنے جناب امام حسینؑ کا عمل ہو گا۔ ———— زندگی مشکلات سے بھرپور ہر لمحہ گن گن کر سانس لینا۔ کہ معلوم نہیں دشمن کس وقت اپنی 70 ہزار کی نفری کو دم تنہا پر یلغار کا حکم دے دے۔ ایسے میں تمہارا عمل کیا ہونا چاہئے ———— اپنے سردار کی اتباع۔ کہ

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

حسینؓ کا راستہ مسلم نوجوانوں کا راستہ ہے

دوچار نہیں ہونے دیتے۔ محمد بن حنفیہ' عباس اور دیگر صاحبزادگان کو جنگ میں بھیجنے سے گریز نہیں۔ مگر دونوں ابنائے فاطمہ کو بچا بچا کے رکھا جا رہا ہے۔ ایک سوال پر آپؐ نے وضاحت کی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "حسین جوانان

ذرا غور کیجئے آج ہمارے گھر سے ایک جنازہ اٹھے۔ ہماری کمر ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن یہ سردار جواناں 72 افراد کے اجسام کو میدان جنگ سے لا کر قبر کی زینت بنانے کے لئے ترتیب دیتا ہے۔ تین دن سے پانی کی ایک بوند اس کے منہ

ڈاکٹر اور نرس:

○— آپ کا پیشہ ایک عبادت ہے۔ اعلیٰ ترین عبادتوں میں سے ایک ہے لیکن ڈاکٹروں، نرسوں اور ہسپتالوں میں کام کرنے والے دوسرے لوگوں پر بھاری ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اگر نرسیں (مریضوں کے ساتھ) پیار و محبت اور انسانی ہمدردی سے پیش آئیں اور بھائی، بہنوں جیسا سلوک روا رکھیں تو ان میں اجنبیت کا احساس ختم ہو جائے گا۔
آپ عزیز بھائیوں اور بہنوں کو اپنے ماحول میں اسلامی احکام کی رعایت کرنا چاہئے۔۔ نرس اور ڈاکٹر کا کام بہت مشکل سہی لیکن نہایت شریفانہ پیشہ ہے۔

"ڈاکٹروں اور نرسوں کے وفد سے ملاقات کے دوران خطاب"

شادی بیاہ:

○— اسلام کے مطابق شادی سے پہلے اس کے نتائج کے بارے میں سوچنا چاہئے، اسلام یہ نہیں چاہتا کہ اس کے نتیجے میں جانوروں کی طرح کے انسان پیدا ہوں بلکہ چاہتا ہے کہ شادی کے نتیجے میں صحتمند اور مفید انسان پیدا ہوں۔ اسلامی قوانین کی رو سے لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے کے بارے میں سوچنے (انتخاب) کا حق حاصل ہے اسلام لڑکے اور لڑکی کی صفات کو اہمیت دیتا ہے، یہ خوبی کسی اور سرکاری قانون میں نہیں جب کہ اسلام میں یہ بات اہم ہے کہ لڑکی اور لڑکے کو شادی سے پہلے پسند کا حق ہے اور شادی کے بعد بھی زندگی کے تعلقات اور حالات پر فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

○— فقیہ (قاضی شرع) کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوک کرے تو وہ اسے نصیحت کرے، اگر اس سے بھی وہ باز نہیں آیا تو اس مرد کی تادیب کرے اور پھر بھی وہ راہ راست پر نہیں آیا تو طلاق جاری کرے۔۔۔ فقیہ (قاضی شرع) اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے تحت اگر سمجھے کہ طلاق کے سوا کوئی چارہ نہیں تو عورت کی درخواست پر اسے طلاق دے سکتا ہے۔ سہاگنوں کو اگر اپنے شوہروں سے مسائل درپیش ہوں تو ان عدالتوں سے رجوع کریں جہاں فقیہ (قاضی شرع) موجود ہے۔

"شہداء کے گھرانوں سے خطاب سے اقتباس"

تعلیم و تربیت:

○— تعلیم و تعلم ایک عبادت ہے۔

○— پورے ایران کو سکول میں تبدیل کریں۔

○— سکولوں سے ایسے انسان تربیت پا کر نکلنے چاہئیں جو آزاد ہوں، دوسروں پر انحصار نہ کریں ان میں اعتماد نفس ہو، اغیار سے وابستہ نہ ہوں اور اخلاقی و اسلامی بنیادی امور پر اعتقاد رکھتے ہوں۔ انہی کی وجہ سے مستقبل میں ہم فاتح رہیں گے اور ملک خود مختار اور آزاد رہے گا اور دوسروں کے دباؤ میں نہیں آسکے گا۔

مسلمانوں کی نجات:

○— جب تک ہم رسول اللہؐ کے اسلام کی طرف واپس نہیں پلٹیں گے ہماری مشکلات اپنی جگہ برقرار رہیں گی اور اس طرح ہم نہ تو فلسطین کے مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں اور نہ ہی افغانستان کا اور نہ ہی دیگر علاقوں کے مسائل کو۔ اس لئے تمام مسلمان اقوام کے لئے لازمی ہے کہ وہ زمانہ صدر اسلام کی طرف پلٹ جائیں۔

قدس کی آزادی:

○— فلسطین کی حمایت اور اسرائیل سے ہماری ناراضگی کوئی نئی بات نہیں ہے، ہم گذشتہ بیس برسوں سے لے کر اب تک انہی مسائل کے بارے میں بحث اور گفتگو کرتے رہے ہیں نیز ہم نے عرب اور تمام مسلمان حکومتوں کو اس سلسلے میں یہی نصیحت کی ہے کہ وہ ان مسائل کے بارے میں مشترکہ طور پر جدوجہد کریں۔ اگر عرب حکومتیں جن کی آبادی زیادہ ہے سب باہم متفق ہو جائیں تو پھر فلسطین اور قدس کو یہ مصائب و مشکلات درپیش نہیں رہیں گے۔

○— اے دنیا کے مسلمانو اور مستضعف لوگو اٹھو اور اپنے مقدر کے مالک بن جاؤ کب تک تم لوگ بیٹھے رہو گے اور تمہاری تقدیر کا فیصلہ واشنگٹن اور ماسکو والے کرتے رہیں گے؟ کب تک تمہارا قدس امریکہ کی غلیظ پیداوار غاصب اسرائیل کے ذریعے پامال ہوتا رہے گا؟ کب تک قدس فلسطین اور لبنان کی سرزمین نیز وہاں کے مظلوم مسلمان جرائم پیشہ افراد کے زیر تسلط رہیں گے اور تم لوگ تماشا دیکھتے رہو گے۔

commander. During the harsh war that was decisive of the life or death of the Korean people, the President, shouldering the heavy burdens of the front and the rear, inspired the whole Party, the whole army and the entire people to destory the enemy under the slogan, "Everything for victory in the war!" and led the people and soldiers to victory, always mixing with them.

The People's Army soldiers

The United States mobilized for the Korean war up-to-date weapons and large numbers. Thanks to the original tactics employed by the President and bold fighting spirit the People's Army soldiers were able to perform such exploits unprecedented in the history of war as sinking a heavy cruiser with a torpedo-boat and shooting down enemy planes with small arms, as well as to overcome the numerical and technical superiority of the enemy with their political and

hundreds of warships, the brave men of the People's Army who safeguarded every inch of the fatherland launching the movement of "My Height"__ all these were brilliant models of patriotic devotion.

The exploits of the heroic soldiers who destroyed enemy tanks with their bodies as human bombs and blocked enemy gun muzzles with their burning hearts to ensure victory in battle are still

It was a righteous war for the Korean people in which they waged a heroic struggel to defeat the armed invasion of the allied imperialist forces and defend the freedom and independence of their fatherland.

It was truly a miracle that the Korean people, who had rid themselves of Japanese colonial rule 5 years before, won the war against the powerful United States.

ideological, strategic and tactical superiority.

The defenders of Height 1,211 who fought like tigers, full of a belief in victory and optimism even when tens of thousands of shells and bombs were showering down on them every day, the soliders of the coastal artillery company on Wolmi Islet who fought to the end of their lives against a great force of the enemy 50,000 strong and

today encouraging the soldiers of the People's Army and the young people in the spirit of warm love for their socialist fatherland.

The Fatherland Liberation War waged by the Korean people was an all-people war of resistance in which the front and the rear, the soldiers and the people fought together as one body, and in which all the women, the elderly and the children

Continued on page

میں نہیں گئی۔ اکتوبر کی چلچلاتی دھوپ کربلا کا صحرا پانی کی نایابی۔ آل اولاد کی شہادت غرضیکہ ابتلا کا ہر تیر آزمایا جا رہا ہے۔ مگر جناب حسین کا پائے استقلال لرزہ نام کی چیز سے ناآشنا ہے۔ اللہ کریم نے قرآن حکیم میں فرمایا۔

ونبلونکم من الجوع والجوف

کہ ہم تمہیں آزمائیں گے تمہاری ۔۔۔۔

اور آج یہ امتحانیہ ابتلا مجموعی طور پر نافذ ہے۔ کسی پیغمبر کو صرف بھوک سے آزمایا گیا۔ کسی کو اس کے اصول میں نقص سے کسی کو اس کی ذات میں تکلیف پہنچا کر لیکن آج یہ ساری آزمائشیں یکدم نافذ ہیں اور جناب امام کا استقلال ہے۔ کہ فرشتے تک انگشت بدنداں ہیں۔

ایسے میں جناب امام دریافت کرتے ہیں۔ کہ اب کیا وقت ہوا چاہتا ہے اور یہ معلوم ہونے پر کہ نماز جمعہ کا وقت ہے۔ آپؑ بلا خطر خون سے تیمم کر کے سر بسجود ہو جاتے ہیں اور سجدہ میں سر رکھنے سے پہلے ایک لمحہ کے لئے بھی قوت عمل کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

اب ایک لمحہ کے لئے بھی انفعالیت (شرمندگی) کا شکار نہ ہوئے۔ بلکہ آخری سانس تک رضائے الہی کے لئے کوشاں رہے۔ اور یوں انتہائی فعال انداز میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ دشمنوں نے جانا کہ علی کے بیٹے کو ذوالفقار حیدری کے وارث کو آل اولاد اور جسم پر سینکڑوں زخموں کے وار دے کر بھی ان کی فعالیت سے نہیں روکا جا سکا۔ موقع غنیمت ہے حالت سجدہ میں ان کا سر تن مبارک سے جدا کر دو۔ اور حسین خوش ہیں کہ بالآخر وہ منزل پانے میں کامیاب ہوئے کہ ۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

یوں چودہ سو سال سے جوانان جنت کا سردار ملت کے جوانوں کو درس فعالیت، حرمت دے رہا ہے۔ اور اپنی تابندہ ابدی زندگی کے ترانوں سے ہمارے کانوں کو صدائے دلپذیر سنا رہا ہے۔ کہ ۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

سلام

اے حسینؑ ابن علیؑ اے حریت کے تاجدار
تیرے غم میں ہے عروس زندگی سینہ فگار

تو نے اپنے خون سے سینچا چمن اسلام کا
کیوں قیامت تک چلے سکہ نہ تیرے نام کا

تو نے انساں کو دیا یوں درس تسلیم و رضا
نیر مہر وفا کو پھر سے تاباں کر دیا

عالم علم لدنی، مخزن، اسرار دیں
ظاہر و باطن ترا تفسیر قرآن مبیں

کربلا میں روز عاشورہ کٹا کر اپنا سر
مہر حق کو اپنے خوں سے کر دیا تابندہ تر

وہ شریعت جو چلی نام رسولؐ پاک سے
اور بھی روشن ہوئی وہ کربلا کی خاک سے

محسن انسانیت تو ہے حسینؑ ابن علیؑ
حافظ وحدانیت تو ہے حسینؑ ابن علیؑ

ناصر زیدی

امام خمینیؒ اور انقلابِ ایران

اے حسینی جرأتوں کی سرزمیں تجھ کو سلام
تیری وادی میں جہادِ زندگانی خوش خرام
تیری ضربِ منکرے سے کا نقاب شرح فام
اے خطِ ضربِ امام

تیرے ذرّے کی چمک میں گم ضیائے آفتاب
تیرے سینے میں شعورِ زیست کی ضامن کتاب
تیرے استدلال سے کھاتا ہے مغرب پیچ و تاب
اے امینِ انقلاب

تیری ندیوں کے تموج میں متاعِ اضطراب
تیرے صحراؤں میں بگولوں نے کھلائے ہیں گلاب
تیرے کہساروں میں نغمہ زن ہے دینی انقلاب
اے دیارِ کامیاب

تیرا ہر لمحہ وقارِ زندگی کی پیش رفت
تیرا چہرہ عدل ہے تیری ادا جمہوریت
تیرے فرزندوں نے توڑے ہیں غرورِ تاج و تخت
اے نقیب بود و ہست

تیری مضرابِ سخن ہے آگہی کی داستاں
تیرے بام و در سے چھلکیں علم و فن کی کہکشاں
تیری عظمت کا ستارہ آسماں در آسماں
اے حسینی کارواں

تیرے پندارِ قیادت میں خودی ہے موجزن
تیرے جانبازوں میں ہے سبطِ پیمبرؐ کا چلن
تیرے غمخواروں نے پایا کربلا کا بانکپن
اے صفِ باطل شکن

تیرے میخواروں نے سیکھا میگساری کا شعور
تیرے میخانے میں اب ڈھلتے ہیں جامِ نور
تیرے ساقی نے کیا باطل کا شیشہ چور چور
اے فدائے سیلِ نور

تیری جانبازی ہی تیرے عہد کی تفسیر ہے
تیرے ہاتھوں میں قرآنِ پاک ہے شمشیر ہے
تیرا کب سے منتظر "بوسنیا" و "کشمیر" ہے
اے کہ تو دل گیر ہے

past and make a new beginning.

Mr. H.E. Alfred Vestring: Chancellor Adenauer and President de Gallue were great statesman. They fully realised the deep sentiments and desire for peace among the people of their countries. They correctly assessed the past and gave the direction for the future, anticipating the historical movement. The Elysee treaty is thus a document which embodies both the common desire for peace and the vision of two great statesmen. It provided the framework within which Franco-German friendship developed by leaps and bounds.

Question: The treaty was signed at a time when the Berlin wall had not fallen so East Germans were not part of the instrument. Is it right to presume that now all Germans feel the same way about the treaty?

AV: The inhabitants of the former GDR were in the difficult process of enhancing in whichever way they could, interaction with their brothers and sisters living across the artificial Iron Curtain. When they came to know about the beginning of a new chapter in Franco-GErman ties, they envied this development and deeply resented their exclusion from the peaceful and prosperous future that the treaty envisaged. The fall of the Berlin Wall was their unanimous vote in favour of the treaty and now they are part and parcel of it.

J-PM: Surprisingly, for many observers France was in favour of German unification. According to a very famous poll conducted in 1989 over 60 per cent of the French thought that the reunification was a good thing. Moreover immediately after East Germany was united with the Federal Republic of Germany, special attention was given by Bonn and Paris to the field of development of cultural and youth exchanges which has enormously helped to enhance understanding between the French and the people of United Germany.

Question: German-Frnech rivalry was legendary. How much of these painful memories and fears of the past have been removed by the Elysee treaty and how much still remain?

J-PM: One cannot erase the past between two great people but one can overcome fears and pain. And we have done it. Today the new generation of our countries neither knows of war nor hatred.

AV: I think we have to face history and not evade it. We also ought to examine the past, understand how it came about and draw the right conclusions from it.

There has been fierce rivalry between the two countries in the past corresponding with the flowering of th enation state and fuelled by the nationalism of the nineteenth and the twentieth century. But that phase is over now atleast in the European history. We have reached the stage where the concept of nation state has been supplanted by the strong feeling of commonness of fate.

Question: The French have strived for European integration as much out of the desire to fulfill an old dream as out of the concern that Germany has to be integrated into a multinational European forum lest it is isolated.

AV: Germany is deeply and permanently woven into the European framework. Also it is committed to seeking peaceful solutions to existing problems and to positive and constructive co-operation with its neighbours within the framework of the European Community.

Continued On Page No.28

Congratulations for the Korean People on the 40th Anniversary of Victory in the Fatherland Liberation War

July 27 is the 40th anniversary of victory in the Fatherland Liberation War by the Korean people.

On this occasion the peace-loving people of the world extend warm congratulations to them.

fully implemented the original strategies and tactics of the President, displaying a high degree of loyalty to the Party and the leader, and thus inflicted successive military and political defeats on the aggressors. The operation which annihilated the main units of the enemy in the first days of the war by frustrating the surprise attack by the enemy and delivering an instant counter-offensive to them, the operation for liberating Taejon in which the US 24th Division was surrounded and wiped out, th struggle of the second front units of the KPA that administered a telling blow to the enemy from the rear and the active positional warfare relying on tunnels— such operations and battles by the KPA soldiers fully demonstrated the might of the outstanding and seasoned military art of the President as the Supreme Commander, as well as the unrivalled heroism of the soldiers of the People's Army.

Korean People's Army and the people in the war against these allied enemies resulted from their struggle, closery united around President Kim Il Sung, the ever-victorious iron-willed brilliant of its three fighting forces equipped with sophisticated technology, and even mercenaries from 15 of its satillite countries, and it employed the cruelest and most brutal war methods.

The victory of the young

Franco - German Relations in a Strog Europe

On the 30th Anniversary of the Franco - Germany Treaty of Co-Operation, The French and German Enyoys in Islamabad French Ambassador H.E. Jean-Pierre Masset and Germany Ambassador H.E. Alfred Vestring Special an Interview the Youth International Magazine. Dicuss French - German Treaty and Other Important Issues.

By:
Mohammad Siddique-Al-Qadri
Editor-in-Chief Youth International Magazine.

Both France and Germany are leading actors on the European stage. The expected withdrawal of US forces from the Europe in the coming days would consequently put greater responsibility of managing Europe's security matters, on their shoulders. In a way they are tuming out to be the most important states of not only Europe but sound the globe. Their growing mutual cooperation, earlier two warring nations, is certainly a positive and productive sign to bring about an era of prosperity and security for the common good.

A few weeks back the envoys of the two countries Ambassadors H.E. Jean-Pierre Masset and H.E. Alfred Vesting arranged a grand exhibition of the pictures of 30 years of diplomatic relations in order to comemorate the 30th Anniversary of the signing of the Franco-German treaty of cooperation popularly known as the Elysee Treaty.

The exhibition was arranged in the most exquisite form in the anditorium of German Embassy Islamabad. Defence Minister of Pakistan Syed Ghous Ali Shah was the Chief Guest of this esteemed ceremoney. However, Security General for Foreign Affairs Mr. Akram Zaki was among the guests of honour, besides, a large number of people belonging to different arenas of life also participated in the ceremony. A unique sign of this ceremoney was the participation of the staff of the two Embassies which should the trust existing betweent he two countries for each other in vidly. It also expressed their eagemess to enhance their cooperation for better future as a United Europe.

On this auspicious occasion Muhammad Siddique ul Qadri arranged a joint sitting with the Ambassedors of Germany to Pakistan H.E. Alfred Vestring and H.E. Franco Jean Pierre Masset.

Following are the extracts from the joint sitting for the view of Youth the most valuable asset of our nation.

The French President, Francois Mitterrand is in Bonn to participate in the thirtieth anniversary of Franco-German co-operation which begain with the signing of the Elysee treaty in January 22. 1963. The treaty. a political and legal instrument of 19 articiles. marked the beginning of a new era of peace between two traditional adversaries. who had fought three wars in the last ninety years or so: the Franco-Prussian war of 1870 and the two world wars.

With a never again spirit, Charles de Gaulle of France and Germany's Konard Adenauer affixed their signatures to this historic document, whose vaguely defined clauses shaped the future of Franco-German relations and had a decisive impact on the politics of Europe.

As the two countries' ties changed from conflict to reconcilliation. cooperation and friendship. cemented by joint ventures in trade. economy. defence and a host of other fields, Europe's drive towards integration received tremendous fillip. today. both France and Germany are leading the movement for European integration and helping it reach its logical conclusion: a Europe without internal frontiers.

On the eve of the thirtieth anniversary of the Elysee treaty Youth International arranged a special sitting with the ambassadors of Germay to Pakistan. Alfred Vestring and France. Jean-Pierre Masset. in which the two dilated on the nature of the Franc-German cooperation. its evolution the existing state and future.

Following are excerpts from the joint sitting.

Question: How much has been determined by the Elusee Treaty and how much by the logic of history?

Answer: H.E. Jean Plerre Masset Naturally. geostrategic compulsions and other such factors shape relations among nations. In the case of Franco-German relations they also played a role. However. it can be said wotjpit any fear of contradiction that without the Elysee treaty Franco-German co-operation could not have been possible. The treaty. which was less a document and more a state of mind. provided an instrument to the two countries to bury the

1. Borders

The Islamic Republic of Iran has 5170kms of land boundaries and 2410kms of water borders with its neighbors.

In the north, Iran has 1740kms of common borders with the Soviet Union, 630kms of which are water boundaries.

The length of Iran's common border with Iraq, situated in the south-west, is 1270kms, and the length of Iran's common boundary with Turkey, in the north-west, is 470kms.

In the north-east of the country lies Afghanistan, with 850km of common border, and Pakistan which is situated in the south–east, has 830kms of common boundary with the Islamic Republic of Iran. In the south of the country the Persian Gulf and the Sea of Oman form the rest of the country's water boundaries, with a length of 1880kms.

2. Race and Population

Nearly 66% of the Iranian people are of Persian origin, and the remainder comprise 25% of Turkish origin, 5% of Kurdish origin, and 4% of Arab origin.

According to the census of 1986, the population of Iran now stands at more than 52 million, with a density of 27.2 persons per square kilometer.

51.8% of the population consists of urban dwellers, and the rest live in rural areas. 43.6% of Iranians are below 14 years of age, 52% are in the 15–49 years age group, and 4.4% are over 60 years of age. These figures show that Iran's population is relatively young.

3. Leader and Leadership in the Islamic Republic of Iran

According to the Constitution of the Islamic Republic of Iran, during the occultation of the Imam of the time (may God hasten His reappearance) the leadership devolves upon the just and pious jurisprudent who is abreast of the times, resourceful and possessed of administrative ability, and is accepted as leader by the majority of the people, as has been the case with Imam Khomeini.

Otherwise, an Assembly of Experts sanctioned by the people will appoint the leader.

The appointment of the jurisprudents of the Guardian Council, the appointment of the supreme judicial authority of the country, the supreme command of the armed forces (including the appointment and dismissal of the joint chiefs of staff, and the chief commander

of the Islamic Revolutionary Guards Corps, the formation of the Supreme Defence Council, the declaration of war and peace, and the mobilization of the armed forces on the recommendation of the Supreme Defence Council), the formalization of the election of the President of the Republic by the people, the dismissal of the President of the Republic after the Supreme Court holds him guilty of having violated his constitutional duties or after a vote of the Islamic Consultative Assembly testifies to his political incompetence, and pardoning or alleviating the sentence of convicts on the recommendation of the Supreme Court are among the duties and powers of the Leader.

Language and Scripts

The official language of Iran is Persian, and the Persian and Arabic scripts prevail in the country.

The Turkish, Kurdish, Arabic, Lori, Guilani, Mazandarani and Baluchi dialects are also in use as local languages.

5. Religion

98.8% of the Iranian people are Muslims; with 91% being followers of the twelve-Imam Shi'a sect. The remaining 1.2% of the population is composed of 0.1% Christians, 0.3% Jews, 0.1 % Zoroastrians and 0.1% followers of other religions.

Cultural Revolution

A fundamental cultural movement, which was later to be called the Cultural Revolution, was initiated in the wake of the Islamic Revolution in order to coordinate the curriculae and educational environment of the educational centers of the country with the Islamic Revolution. Useless subjects were eliminated, more basic courses were added and the level of knowledge was enhanced by adopting advanced teaching methods and publishing relevant textbooks. In this connection 20 research and planning groups were established to make the necessary changes in the subjects and the material to be studied.

Thus the Cultural Revolution High Council was established in view of the sensitive role played by culture in human societies and the necessity of preserving the genuine ideals of the Revolution, which have deep roots in the Revolution, which in turn have deep roots in the rich Islamic culture.

This council, composed of the highest authorities of the country, such as the President of the Republic, the Speaker of the Islamic Consultative Assembly, the Prime Minister, the President of the High Judicial Council, the Minister of Culture and Islamic Guidance, the Minister of Higher Education, the Minister of Education and a group of prominent university professors, is the highest decision-making body in cultural and educational matters.

Educational System in the Islamic Republic of Iran

In the Constitution of the Islamic Republic of Iran, particular attention has been paid to educational matters.

The government is bound to provide free education for all children and young adults up to the end of high school level. The Ministry of Education has undertaken this duty.

Numerous reforms have taken place in the Iranian educational system after the Islamic Revolution.

The Iranian educational program is divided into the following phases: preparatory school, primary school, orientation school, high school and university.

Presently over 10,000,000 students are attending pre-college level courses.

In preparatory schools the children receive the basic notions needed to enter primary schools, following which they study in orientation schools. Then they enter a high school or a technical vocational school for a four–year term. Also special schools have been provided for exceptionally gifted children.

Higher Education

Having completed their high school education, students can take university entrance examinations in order to proceed to advanced studies.

The courses presently offered in Iranian universities comprise Natural Sciences, Humanities, Medicine, Mathematics, Engineering, Agriculture, Arts and Literature, each having several specialized branches.

Students who complete these courses are accordingly awarded one of the following titles: Associate Degree, Master's Degree and Doctorate

Since the victory of the Islamic Revolution, new colleges have been opened, offering new specialization courses such as shipbuilding. Moreover, since 1987, master's and doctorate courses have been offered in 16 additional disciplines. The number of students, standing at 175,675 in 1979, has increased to more than 400,000 in 1986, including some 6000 medical students.

With the implementation of projects underway, the number of medical colleges will be raised from the present 25 to 40 in the near future.

Islamic Open University

In order to enable all talented, interested individuals to pursue their higher education, an Islamic Open University was established after the Revolution.

Its activities quickly expanded throughout the country, so that today thousands of students, in addition to those pursuing their higher studies in other universities and colleges, are benefitting from its high educational standards.

The sole requirement for an admission in this university is to pass an entrance examination, and no prerequisite degree or age limit has been set for this purpose.

The level of education in this university is on a par with other universities of the world.

Practical Training Project (KAD)

[illegible] (KAD) helps the students get acquainted with the industrial work and technical professions of the country. One day of the school week is meant for receiving practical training and professional experience due to this project. Thus, in the course of one year, one month is spent in learning the works of a trade or profession which will be of good stead for the students in the future as well as pave the way for the country's self sufficiency.

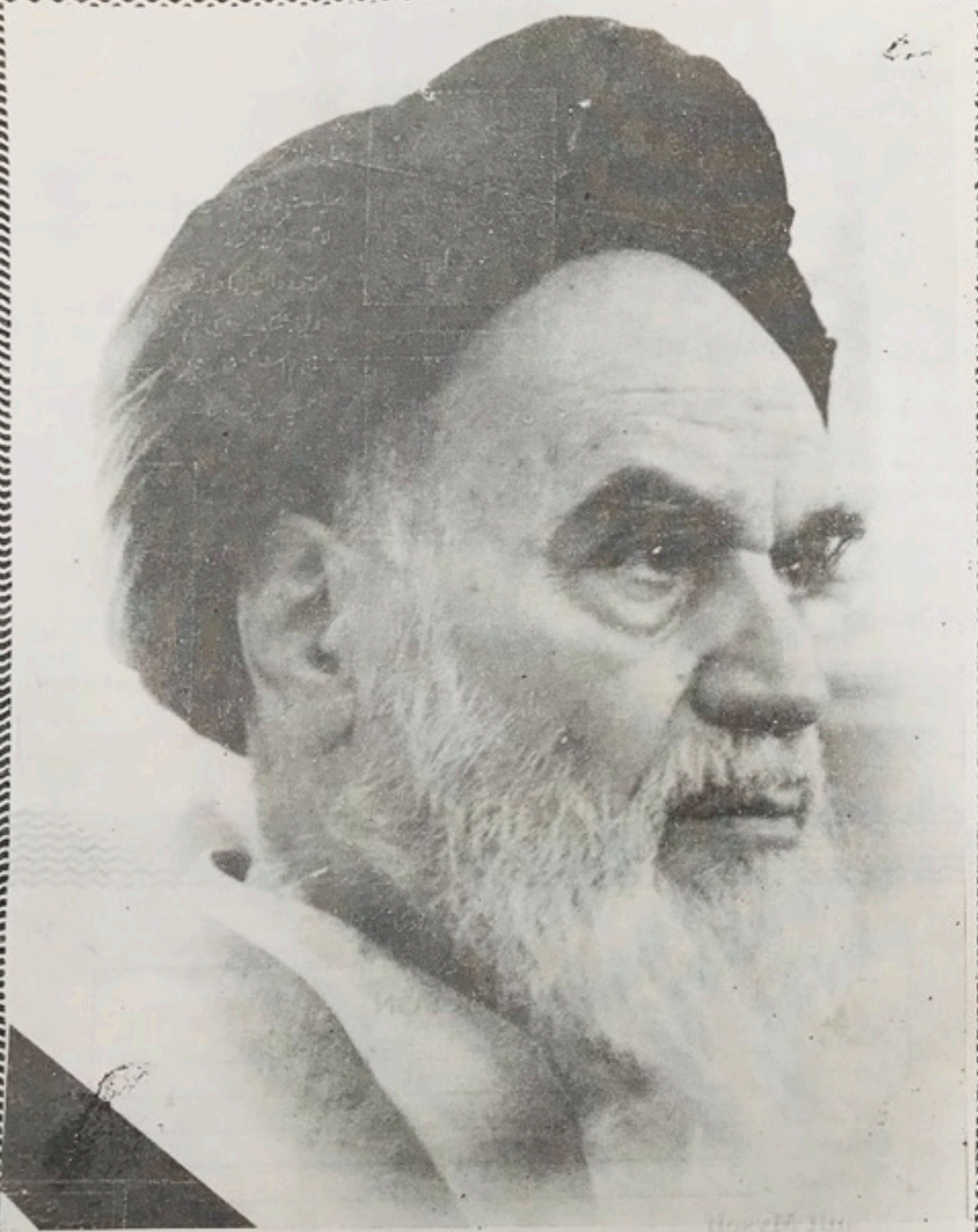

GREAT LEADER OF ISLAMIC RAVOLUTION OF IRAN HAZRAT IMAM KHOMEINI

A Glance at the Islamic Republic of IRAN

In the Name of the Most High

Foreword

On the Ira... plateau, the development of cultur. and civilization already had a past of some two thousand years when various tribes of Aryan origin, namely the Medes, the Parthians and the Persians, settled upon the land which was to be called Iran, meaning the land of the Aryans.

The beginning of the reign of Cyrus I in 550 B.C., and the ensuing advent of the Achaemenian dynasty, may be considered as the onset of the history of the hereditary monarchical system of government in Iran, which lasted until the downfall of the Pahlavi dynasty, the last despotic monarchical regime to rule the country.

On Bahman 22, 1357 (February 11, 1979), after many years of relentless struggle—under the leadership of Imam Khomeini—against the dictatorial regime in power, an end was put to a long history of monarchical tyranny.

And on Farvardin 12, 1358 (April 1, 1980), following a referendum which gained a 98. 2 % majority of positive votes, an Islamic Republic system of government was adopted.

In the Islamic Republic of Iran, the President of the Republic is directly elected by the secret ballots of the people for a four—year term, and may be re—elected for only one more term of the same duration.

The Prime Minister is nominated and introduced to the Islamic Consultative Assembly by the President of the Republic. Upon obtaining the required

REGD. NO. L 8503 VOL NO. ___ COPY NO. ___ MONTH OF ___ 199

Editor-in-Chief :
Mohammad Saddique Al-Qadri

Associates Editor
Prof. Waseem Bhatti
Prof. M. Ajmal Chishti
Tauseef Al-Qadri.
G.M. Qadri
Miss Robina

Art Editor:
Sheikh Nadeem Ahmed

Designer :
M. Maqsood

Commercial & Export Manager :
Tanveer Siddique

Circulation Manager :
Toheed Akhtar

UAE, Saudi Arabia, Bahrain, Qatar, Kuwait, Egypt, Jordan, Korea, Bangladesh, Brunel, China, Hong Kong, Indonesia, Malaysia, Thailand, France, Nepal, Phillipine, Singapore, Sri Lanka, Taiwan, America, England, Germany, Australia, Holland, Kenyia & Maldives

Aiwan-e-Auqaf Building,
(Near Old State Bank)
6th Floor P.O. Box: 2346
Lahore - Pakistan.
TELEPHONE No. (042) 354729

A PAPER OF YOUNG GENERATIONPUBLISHED IN ENGLISH & URDU.

APPROVED CENTRAL MEDIA LIST GOVT. OF PAKISTAN. ABC CERTIFIED (A.B.C)

CONTENTS

	Page
Pen Friendship	5
Special Supplement on 4th Bersy of Great Muslim Leader Amam Khumini	6
An Interview with French & German Ambassadors to Pakistan on 30th Anniversary Celebrations of Franco - German Treaty	10
Supplement on 40th Anniversary of Korean People on Victory in "Fatherland Liberation War"	13

Price Pakistan Per Copy Rs. 25/-

Printed by Tayyab Iqbal Printers Royal park Lahore, Published for Mohd Siddique Al-Qadri, Aiwan-e-Auqaf Building Lahore - (Pakistan)

Price in Pakistan Per copy___ Price in Abroad US$ ___ per copy Price in Saudi Arabia SR ___ per copy
Price in UAE DH___ per copy

PENPAL

I am a friendly & easy going girl.

Foazia Saleem (Miss) 16

Base Commander Rasidence, P.A.F. Base Faisal, Main Shahrah - e - Faisal, Karachi (Pak.)

Like correspendence, English Music. Dislike hypocrites.

A cute young lady of elegant smiles

Nawiko Ebisawa (Miss) 18

475, Gokomutsumi, Matsuda - Shi CHIBA, 270 Japan.
English literature, Friendship with Pakistani male / female.

I'm a friendly & humerous girl who stands at 1.63 m.

Ariel (Miss) 18

No. 7 Jalan Derum S (2775) Singapore.
Like reading & going to movies, listening to music, correspondence. Dislike irresponsible people.

An understanding, caring, friendly who treasures friendship & loves the neglected.

M. Waseem (Mr.) 25

67 - Bund Road Lahore. (Pak.) code : 5400
Like peaceful places, love songs, English Music, Martial Arts and making friends. Dislike smoking hypocrites and irresponsible people.

A shy girl who likes to make more friends.

Sallin Tan (Miss.) 16

35 Lor Manbony S (1027) Singapore.
Like music, shopping, watching movies, And writing letters. Dislike gangsters, smokers and gamblers.

A good looking humorous fellow

Syed Mubashar (Mr.) 20

A - 491, Block - D North Nazimabad, Karachi (Pak).
Reading, Stamp Collecting, Writing letters.

PENPAL COUPON

Name : ___ Age : ___ Sex : ___
Address : ___
___
Likes, ___
Dislikes : ___
About Myself ___
___

Please send the coupon in envelope

YOUTH INTERNATIONAL
6th Floor Aiwan-e-Auqaf Near High Court The Mall Lahore. Pakistan

WE PROVIDE SUITABLE
WORKERS FOR
PARTICULAR JOB

AFZAL ENTERPRISES

Ch. M. Afzal
Managing Director

OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTE[R]

OEPL No. MPD/1032/RWP

ADDRESS:- B - 343, FLAT No. 6
TINGO MARKET COMMERCIAL CENT[RE]
SATELLITE TOWN, RAWALPINDI
(PAKISTAN)

PHONE: 426842-425189
- FAX: 009251 - 426843
MOBAIL = 0351260538

WE EXTENDS HEARTIEST SALUT GREAT ISLAMIC BROTHERLY PEOPLE OF IRAN
&

LONG LOVE PAK IRAN FRIENDSHIP

With Compliments
from

M/s Al-Qadri Trading Corporation (Regd.)
M/s Jamil Textiles, Woollen Industries (Regd)
M/s Al-Qadro Garments Factory

Postal Address: P.O. Box No. 2441
Lahore - Pakistan
Factory Phone : 0435-2244
Office Phone : 042-354729

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

Special Supplement

ON 4TH BARSY

Great Islamic Leader Of Islamic Revolution Of Iran Imam Khomeini

On The 30th Anniversary

Franco - German Treaty Of Co-operaiton Relations Ambassadors Jean Masset And Alfred Vestring Special Interview With Youth International

Congratulations For the Korean Peoples On The 40th

Anniversary Victory in The Fatherland Liberation War